ازبلا

از

صاحبزادہ مفتی اِقتدار احمد خان نعیمی قادری رحمۃ اللہ علیہ

نعیمی کُتب خَانہ

کتاب ہذا کے جملہ حقوق بحق مفتی اقتدار احمد خاں محفوظ ہیں

تاریخ اسپین کا دلچسپ اور سچا واقعہ

ایک مسیحی جماعت کیوں مسلمان ہوئی

ازبلا

مرتبہ

صاحبزادہ اقتدار احمد خاں مفتی و مدرس مدرسہ غوثیہ نعیمیہ

و رکن تعمیر اہلِ سنت گجرات

ملنے کا پتہ

نعیمی کتب خانہ چوک پاکستان گجرات

سببِ اشاعت

ناظرین کو معلوم ہے کہ آج کل زمانہ کس پر آشوب اور پر فتن دور سے گزر رہا ہے ہر طرف الحاد اور بے دینی کی پرچار ہے انسان اپنے آپ کو خود مختار سمجھتا ہوا اپنی مرضی سے نئے نئے دین اور مذہب بناتا اور بگاڑتا ہے۔ دینی خود مختاری فقط اس لئے بھی کہ انسان جو عقل سلیم کا مالک ہے۔ سمجھ سوچ کر دین حق کو اختیار کرے نہ اس لئے کہ اپنی مرضی سے خود ساختہ نیا دین ایجاد کرے اور عقل سلیم کو چھوڑ کر ضد اور عناد و حسد اور بغض سے نئے مسائل گھڑے۔ حالانکہ ان کی عقلیں اور دل تسلیم کرتے ہیں۔ کہ مذہب برحق کون سا ہے۔ لیکن پھر بھی نہیں مانتے۔

یہاں تک کے مسلمانی کا لبادہ اوڑھ کر بھی مذہب حقہ سے روگردانی کرتے ہوئے کوئی رافضیت اور خارجیت کا پرچار کر رہا ہے اور کسی نے قادینیت اور چکڑالویت کا ڈھونگ رچا دیا ہے۔ ابھی ہم انہیں میں ہی الجھے ہوئے تھے۔ کہ عیسائیت کا خود ساختہ مذہب جس کو دین اسلام نے نیست و نابود کر دیا تھا۔ پھر مثل چنگاری کے ابھرنے لگا۔ اور اسلام کے مضبوط قلعہ سے ٹکر لینے کی بے فائدہ کوشش کرنے لگا۔ اور بھولے بھالے مسلمانوں کو دام تزویز میں پھنسانے لگا۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ کسی دین میں اسلام کے خلاف کوئی ایسی مضبوط دلیل نہیں جو اس مذہب کو اسلام کے ہوتے ہوئے حق اور کارآمد ثابت کرے۔ خود ساختہ تمام مذاہب میں پرچار اور تبلیغ کا واحد طریقہ لالچ ہے۔ کہ وہ لالچ

اور پیار محبت سے پھنسانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے تمام دلائل بوگس اور کمزور ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے بھی سنا کہ آس پاس کے علاقوں میں عیسائیوں کی تبلیغ زور پکڑتی جا رہی ہے۔ اور کئی مسلمان مسیحیت کو بے سوچے سمجھے قبول کر رہے ہیں۔ لہذا میں نے اس دن سے تہیہ کر لیا۔ اپنی تمام تر کوشش علم اور قوت گویائی عزت و دولت تبلیغ اسلام اور قطع باطل میں صرف کروں گا۔ اس لئے میں نے عیسائی حضرات کی بنائی ہوئی انجیلیں اور دیگر کتب کا از اول تا آخر نہائیت ٹھنڈے دل سے بغض و حسد کو دور رکھ کر مطالعہ کیا اور کئی پادری حضرات جن کے اسما یہ ہیں۔ مسٹر رینگ انگریز لاٹ پادری گجرات (۲) پادری صدیق آف بھمبر (۳) پادری رشید آف مشن سکول گجرات وغیرہ سے کافی گفتگو کا موقع ملا۔ جتنا ان کی کتب کا مطالعہ کرتا تھا۔ اتنی ہی مجھ پر اسلام کی نورانیت ظاہر ہوتی تھی۔ اسی دوران میں میں نے ایک اشتہار بعنوان مسیحی حضرات سے چند سوالات شائع کیا جس میں انہیں کی انجیلوں سے ثابت کر کے سات سوال ان پر کئے گئے تھے۔ لیکن باوجود جوابات کا مطالبہ کرنے کے اور گھر جا کر پوچھنے کے اور یہاں تک کہنے کے کہ تم اس پر جوابات لکھو۔ میں خود چھپواؤں گا۔ لیکن آج تک کسی نے جواب دینے کی ہمت نہ کی پھر ایک دفعہ پیر طریقت مرشد برحق سید معصوم شاہ صاحب مدظلہٗ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی ایسی کتاب تحریر کرو جو عیسائیوں کے خلاف ہر طریقہ سے جامع مانع ہو۔ اس ارادہ کو لے کر اپنی اور ان کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک کتاب سلطان پادری پال کی بنام (میں کیوں مسیحی ہو گیا) بھی نظر سے گزری

جس میں سوائے نادانی اور بیوقوفی کے کچھ نہ ملا۔ میرا خیال تھا کہ ایسی مختصر کتاب لکھوں جس میں ان کی تمام مصنوعی اور غیر مصنوعی کتب کا جواب دیا جائے اور ان کی عیاریوں کو طشت از بام کیا جائے۔ اسی عرصہ میں والد محترم استاذ العلماء سیدی وسندی حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب مدظلہ العالی ومدفیوضہ نے دو ٹریکٹ عیسائیوں کے مذہب کے خلاف شائع فرمائے جن کو انشاء اللہ اس کتاب کے آخر میں لکھا جائے گا۔ ان سے بھی مجھ کو کچھ مدد پہنچی اتفاقاً میری نظر سے یہ (اسپین کا واقعہ) کتاب گزری جس کے مطالعہ کے بعد میرے تمام عقدے حل ہو گئے۔ اور جو کچھ میں لکھنا چاہتا تھا وہ سب کا سب اس میں موجود پایا لہٰذا اسکی اشاعت مناسب سمجھی اسی لئے جگہ جگہ مشکل الفاظ کا ترجمہ اور نئے نئے اعتراضات کا جواب جو اس پر وارد ہو سکتے تھے۔ میں نے حاشیہ پر لکھ دیئے ہیں۔ میری تبلیغ اور اس کتاب کی اشاعت کا مقصد یہ نہیں کہ کسی کے خدا یا بزرگ یا کتاب کو برا بھلا کہوں۔ کیوں کہ ہمارے دین میں اس چیز کی سخت ممانعت ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ بھولے ہوئے مسلمان راہ راست پر آئیں اور مسیح حضرات ضد کو چھوڑ کر فلاح کی راہ پر قائم ہو جائیں اور عقل و شعور سے کام لیتے ہوئے مذہب حق کو اپنائیں۔ آخر میں اپنے ان بزرگوں اور مسلمان دوستوں سے افسوس کے ساتھ کہتا ہوں جنہوں نے ساری عمر کھیل کود اور اسلام سے بے خبری میں گزاری اور مسلمان ہو کر دہریت اور عیسائیت کا نمونہ پیش کیا۔ اور ان کے نقش قدم پر چلے کہ للّٰہ اپنے آپ کو سنبھالو اور فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَھُوْنَ

کا مصداق نہ بنو کہ جو چاہے آپ کو پکڑ لے جس کی بات سنی اسی کے ساتھ ہو لئے دوست و دشمن کو پہچانو۔ یہ سب باتیں اور کمزوریاں اسی لئے ہیں۔ کہ آپ نے قرآن مجید کی تعلیم کو بھلا دیا۔ اور احادیث شریفہ و علمائے کرام کی کتابوں اور قولوں کو نہ چھوا آپ نے اغیار کی کتب اور نقل و حرکت کو دیکھا آپ نے مفت کی اور خوبصورت اوراق کی کتب کو دیکھا مگر الفاظ پر غور نہ کیا آپ نے چمکدار گلاس کو دیکھا۔ اندر کے زہر قاتل کو نہ دیکھا۔ کچھ ہوش سے کام لیجیے۔ زمانہ بہت ترقی پر ہے۔ خواب غفلت کو چھوڑئیے اور دیکھئے زمانہ کس طرف جا رہا ہے۔ اغیار کا ہر فرد بذات خود مبلغ ہے۔ اور آپ بالکل بے بہرہ ہیں آپ تو شکاری تھے۔ لیکن اب شکار بن گئے۔ لہٰذا ان کتابوں کا مطالعہ کر کے دولت ایمانی کو محفوظ کرو اور اغیار کا نشانہ بنو

صاحبزادہ اقتدار احمد خان

بدایونی گجرات

پہلا باب

قرطبہ کا ایک خوش منظر باغ

اسپین کے ایک مشہور باغ میں جو اپنی نزہت و تروتازگی کے اعتبار سے رشکِ عدن تھا۔ اور جس میں صبح و شام تفریح کرنے والوں کا جھمگٹا لگا رہتا تھا۔ اس میں چند علماء ایک طرف بیٹھے ہوئے کچھ مذہبی مسائل پر نقد و تبصرہ کر رہے ہیں۔ اس وقت آفتاب رختِ سفر باندھ کر کسی لمبے سفر کی تیاری کر رہا ہے۔ نیلگوں آسمان پر سرخ دھاریاں پڑی ہوئی ہیں۔ چڑیوں کے چہچہے قدرتی ترنم کے ساتھ چلنے پھرنے والوں کو مسرور کر رہے ہیں اور ایک عیسائی لڑکی جس کا نام تاریخ میں ازبلا آتا ہے پاس ہی اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی قدرت کا نظارہ کر رہی ہے۔ لڑکی ازبلا کی عمر ۱۷ سال سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس کا باپ ایک پادری ہے جو اس کو انجیل مقدس کی تعلیم دلاتا ہے اس کا ارادہ ہے کہ لڑکی کی شادی نہ کرے۔ اور اس کو ننوں کے گروہ میں تجرد کی زندگی بسر کرنے دے اگرچہ حسن جمال اور قدرت کی بخششوں نے اس کو حورِ جنت بنا رکھا ہے اور بہت سے امراء اور پیشوایانِ دین اس سے شادی کرنے کے متمنی ہیں مگر ازبلا کا باپ اس کو مریم عذرا کے نقش قدم پر چلانے کی کوشش کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ کسی کے حبالہ عقد میں آئے۔

چوں کہ حسن و جمال کی دیوی ازبلا کو مذہبی تعلیم دی جاتی تھی اس لئے وہ مذہبی مسائل سے خاص انس اور شغف رکھتی تھی اور اس قسم کے مباحث میں ذوق و شوق سے حصہ لیا کرتی تھی۔ باغ کے ایک گوشہ میں گلاب کے پھولوں کی کیاریوں میں چند مسلمان جو بظاہر عالمِ دین معلوم ہوتے ہیں۔ بیٹھے ہوئے کسی مسئلہ پر گفتگو کر رہے ہیں۔

پہلا شخص:۔ پولوس رسول نے اپنے خط میں یہ لکھا ہے کہ شریعت ایک لعنت ہے۔ اور مسیح علیہ السلام نے آکر اس لعنت سے ہم کو چھڑایا آخر اس کا مطلب کیا ہے؟

دوسرا شخص:۔ (قہقہہ لگا کر) آپ اس مسئلہ کو مجھ سے سمجھنا چاہتے ہیں؟ حالانکہ خود عیسائی پادری بھی اس کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لڑکی ازبلا جو قریب ہی اپنی سہیلیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اس (خود عیسائی پادری بھی اس کو) کے جملہ کو سن کر چونک پڑی اور اپنی ایک تعلیم یافتہ سہیلی سے بولی

ازبلا :۔ دیکھو یہ مسلمان بیٹھے کچھ ہمارے مذہب کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں ذرا خاموشی سے ان کی بات چیت سنو۔

سہیلی :۔ جب سے یہ مسلمان یہاں آتے ہیں ہمارے مذہب کو ایک مستقل خطرہ لاحق ہو گیا ہے یہ کم بخت عیسائیوں کے منہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ازبلا :۔ تم نے تو گفتگو شروع کر دی اچھا خاموش رہو۔ اور ان کی باتوں کو سنو دیکھو تو کیا کہتے ہیں

پہلا شخص:۔ خود عیسائی پادری بھی اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں یہ آپ نے کیا کہا؟ کیا وہ بغیر سمجھے بوجھے یوں ہی عیسائیت کو مانتے جا رہے ہیں؟

دوسرا شخص:۔ جی ہاں۔ ذرا یہی سوال کسی بڑے پادری سے کر کے دیکھو کہ وہ تم کو کیا جواب دیتا ہے خیر یہ تو بعد کی بات ہے یہ بتاؤ کہ پولوس رسول کے اس فقرہ پر تم کو کیا اعتراض ہے۔

عمر لحمی:۔ (پہلے شخص کا نام) میرا اعتراض تو کوئی نہیں صرف اس فقرہ کا مطلب سمجھنا چاہتا ہوں اور چونکہ تم کو عیسائیوں سے گفتگو کا اکثر موقعہ ملتا رہتا ہے اور تم نے ان کی کتابوں کو پڑھا بھی ہے اس لئے میں تم سے اس کا مطلب سمجھنا چاہتا ہوں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جب شریعت ایک لعنتی چیز ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس لعنت سے عیسائیوں کو نجات دلانے کے لئے ہی آئے تھے تو پھر چوری زنا اور ماں باپ کی نافرمانی بھی جائز ہو جائے گی۔ حالانکہ کوئی عیسائی چوری اور زنا کے جواز کا قائل نہیں ہے۔

معاذ:۔ (دوسرے شخص کا نام) شریعت کے لعنت ہونے کو چوری اور زنا سے کیا تعلق؟ میں تمہارے مطلب کو نہیں سمجھا۔

عمر لحمی:۔ میرا مطلب یہ ہے کہ توریت ایک شریعت کی کتاب ہے جس میں یہ شرعی احکام لکھے ہیں۔ کہ تو چوری نہ کر۔ زنا نہ کر۔ اپنے پڑوسی کو نہ ستا۔ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کر وغیرہ اور جب شریعت ہی سرے سے لعنت ہو تو ان احکام پر عمل کرنا بھی لعنت ہو گا۔ کیوں کہ یہ احکام

بھی شریعت بلکہ عین شریعت ہیں۔ اگر پولوس رسول کا قول صحیح ہو تو پھر عیسائیوں کو زنا۔ چوری وغیرہ جرائم پر بھی عمل کرنا چاہیے اگر وہ ہماری طرح ان چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ تو گویا وہ شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ جو ایک لعنت ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ چوری زنا وغیرہ سے احتراز کرنے والے عیسائی سب ملعون ہیں۔ کیوں کہ وہ شریعت پر عمل کرتے ہیں۔

معاذ:۔ سبحان اللہ! آپ مجھ سے وہی اعتراض سمجھنا چاہتے ہیں۔ جو خود میں عیسائیوں پر پیش کیا کرتا ہوں۔

عمر لحمی:۔ ہیں! کیا آپ نے یہ اعتراض کبھی عیسائیوں پر بھی کیا ہے؟ پھر ان کی طرف سے اس کا کیا جواب ملا۔

معاذ:۔ پادری لوگ جواب کیا خاک دیتے۔ تاویلیں کر کے بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔

اتنے میں مغرب کی اذان ہو جاتی ہے اور یہ دونوں عالم قریب ہی ایک حوض سے وضو کر کے نماز پڑھنی شروع کر دیتے ہیں۔

لڑکی ازبلا نے اس دلچسپ گفتگو کو نہایت غور سے سنا اور چونکہ وہ بھی الٰہیات کے مسائل میں کچھ علم رکھتی تھی۔ اس لئے وہ اعتراض کے وزن کو سمجھ گئی اگر اس کے دماغ میں اس کا کوئی جواب آجاتا تو وہ فوراً معاذ اور عمر لحمی کے پاس جا کر ان کو سمجھانے کی کوشش کرتی مگر باوجود انتہائی غور و فکر کے کوئی جواب اس کی سمجھ میں نہ آیا اور یہ سوچ کر اپنی سہیلیوں کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی کہ ابا جان سے اس سوال کو حل کروں گی۔

رات کی تاریکی چھا چکی ہے ۔ لڑکی سہیلیوں کو ایک چوراہے پر چھوڑ کر قرطبہ کے مشرقی دروازہ میں داخل ہو گئی۔

دوسرا باب

ایک ناقابل حل معمّہ

نوجوان اور حسین لڑکی ازبلا نے قرطبہ کے مشرقی دروازہ سے داخل ہو کر اس سڑک پر قدم رکھا جو سیدھی قصر الشہداء کو جاتی ہے ۔ اس زمانہ میں اسلامی حکومت نے تمام اسپین کو آرائش و زیبائش کے بلحاظ دلہن بنا رکھا تھا۔ شہر کی سڑکیں طویل اور خوش نما بنائی گئی تھیں ۔ دو رویہ خوبصورت قمقمے لٹکائے گئے تھے ۔ جن کی روشنی میں (بقول ڈاکٹر ڈریپر) چلنے والا بیس بیس میل تک نکل جاتا تھا۔ قصر الشہداء کی صاف اور سیدھی سڑک پر قمقموں کی روشنی میں لڑکی ازبلا اپنے گھر کی طرف چلی جا رہی ہے اور اس کی چال ڈھال میں آج غیر معمولی وقار بھی پایا جاتا ہے اس کا معمول تھا کہ شام کی سیر و تفریح کے بعد جب وہ گھر واپس ہونے لگتی تو راستہ میں ایک دو جگہ اپنی سہیلیوں سے ضرور مل کر جاتی ۔ مگر آج وہ وقار اور خاموشی کے ساتھ سیدھی گھر جا رہی ہے اور کسی گہرے خیال میں محو تفکر ہے ۔ آدھ گھنٹہ کی مسافت طے کرنے کے بعد اب اپنے عالی شان مکان کے قریب پہنچ گئی ۔ جہاں اس کی ملازمہ انتظار میں کھڑی تھی ۔ ازبلا کو دیکھ کر ملازمہ نے جھک کر سلام کیا اور قدرے تاخیر سے پہنچنے کی وجہ دریافت کی ۔ ازبلا نے معمولی سا جواب

دے کر اس کو خاموش کر دیا ۔ اور گھر میں داخل ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ کر کتاب دیکھنے لگی ۔ ملازمہ نے سب سے پہلے دستر خوان پر کھانا چنا اور پھر ازبلا کو کھانے کے کمرہ میں بلایا ۔ لیکن ازبلا اپنے خیال میں اس قدر محو تھی کہ اس نے ملازمہ کی کسی بات پر توجہ نہ کی اور کتاب کو پڑھتی رہی۔

اس وقت جس کتاب کا وہ مطالعہ کر رہی تھی وہ انجیل مقدس تھی اور اس میں سے پولوس رسول کے اس خط پر غور کر رہی تھی ۔ جس میں شریعت کو لعنت لکھا ہے وہ بار بار اس عبارت کو پڑھتی تھی ۔ مگر مطلب سمجھ میں نہ آتا تھا اور جتنا اس پر غور کرتی تھی اتنا ہی اس اعتراض کو تقویت پہنچتی تھی جو اس نے شام کو ایک باغ کے ایک گوشہ میں دو مسلمانوں کی گفتگو میں سنا تھا ۔ آخر جب اس کا دماغ تھک گیا اور اس عبارت کا کوئی حل اس کی سمجھ میں نہیں آیا تو یہ کہہ کر کتاب رکھ دی کہ اباجان کے بغیر یہ معمہ حل نہیں ہو سکے گا اور ان ہی کے توسط سے یہ مشکل دور ہو گی ۔

اس نے اپنے دل ہی دل میں کہا اوہ توبہ ! بھلا اس قدر فکر کی کیا ضرورت ہے ۔ یہ مسئلہ بھی کوئی ایسا مسئلہ ہے جو حل نہ ہو سکے ۔ گو میں اس کو نہ سمجھ سکی جس کی وجہ سے یہ مسئلہ میری نظر میں اہم بن گیا ہے ۔ مگر اباجان اس کو پانی کی طرح صاف کر دیں گے کیوں کہ آج تمام اسپین میں علم الٰہیات میں ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ہے یہ کہہ کر وہ دستر خوان پر بیٹھ گئی اور کھانے سے فارغ ہو کر پھر انجیل مقدس کا مطالعہ کرنے لگی ۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ بستر پر دراز ہو کر سو گئی ۔ صبح اٹھتے ہی وہ گرجا گئی ۔ کیوں کہ آج اتوار کا دن ہے گرجا

سے واپسی پر لاٹ پادری نے اپنی پیاری بیٹی کو بلایا اور دریافت کیا۔

پادری :۔ (لڑکی کا باپ) آج مدرسہ الٰہیات میں انجیل میں کون سا سبق پڑھا ہے چونکہ تم انجیل مقدس کے اسرار پر آج کل عبور حاصل کر رہی ہو۔ اس لئے تمہاری نظر میں جو مسئلہ مشکل معلوم ہو۔ وہ مجھ سے دریافت کر لیا کرو۔

ازبلا :۔ (ہاتھ کو بوسہ دیکر) آج میں نے انجیل یوحنا باب ۳ کا ۲۱ واں درس پڑھا ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ سے ایک سوال کروں کیوں کہ وہ اب تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔

پادری :۔ بے شک بے شک! بیٹی! جو سوال ہو میرے سامنے پیش کرو۔ میں تم کو حل کر کے بتا دوں گا۔

ازبلا :۔ سوال یہ ہے کہ توریت میں ہمارے خداوند نے حضرت موسیٰ کی معرفت جو دوازدہ احکام دیئے ہیں وہ شریعت ہی سے متعلق ہیں نا؟

پادری :۔ ہاں شریعت لعنت ہے اور اس لعنت سے نجات دلانے کے لئے تو خداوند یسوع مسیح دنیا میں آئے۔ مصلوب ہوئے اور ہم کو شریعت کے عذاب سے نجات دے گئے۔

ازبلا :۔ اچھا تو معلوم ہوا کہ شریعت ایک لعنت ہے ایسی لعنت جس سے نجات دلانے کے لئے ہمارے خداوند کو مصلوب ہونا پڑا تو گویا اس کے معنی یہ ہوئے کہ شریعت پر عمل کرنا بھی لعنت ہے۔

پادری :۔ بالکل لعنت! اب مسیحیوں کو شریعت کے بجائے مسیح مصلوب پر ایمان لانے کی ضرورت ہے کیوں کہ شریعت اس وقت تک تھی جب

تک ہمارے خداوند مصلوب نہیں ہوئے تھے۔

ازبلا :۔ تو کیا ہم کو چوری کرنی روا ہے؟

پادری :۔ ہیں! اس سوال کو شریعت سے کیا تعلق؟ دیکھو بیٹی ذرا سوچ سمجھ کر اعتراض کیا کرو۔ ورنہ کوئی سنے گا تو ہنسی اڑائے گا۔

ازبلا :۔ شاید میں اپنا مطلب بیان نہ کر سکی۔ مطلب یہ ہے کہ توریت کے وہ احکام جن کو آپ نے ابھی شریعت میں داخل کیا ہے اس میں ایک حکم یہ بھی ہے کہ چوری نہ کرو۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ تم اپنے پڑوسی کو نہ ستاؤ تیسرا یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو۔ اب یہ کل احکام شریعت میں داخل ہیں اور شریعت بقول پولوس رسول لعنت ہے لہذا توریت کے احکام پر عمل کرنا یعنی چوری کرنا بھی لعنت ہوا جس کے صاف معنی یہ ہیں۔ چوری نہ کرنا۔ اور ماں باپ کو نہ ستانا بھی ایک لعنت ہے۔

پادری :۔ بیٹی! تم نے ابھی تک شریعت کی تقسیم کو نہیں سمجھا۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ آخر تم نے یہ اعتراض کہاں سے سنا اور کس شیطان نے تمہارے دل میں یہ وسوسہ ڈالا؟

باپ کے اس استفسار پر لڑکی ازبلا نے باغ کی وہ تمام گفتگو سنا دی جو عمر لحمی اور معاذ کے درمیان ہوئی تھی اور جس کو اس نے خود سنا تھا۔

پادری :۔ تم جانتی ہو کہ یہ مسلمان سخت کافر اور ہمارے مقدس دین کے دشمن ہیں۔ مقدس کتابوں کے متعلق ان کے اعتراض شیطانی خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں

بیٹی! فوراً توبہ کرو اور آئندہ سے کسی مسلمان کی بات نہ سنو۔ یہ لوگ ملحد اور سچے دین کو خراب کرنے والے ہیں۔ ان کے مذہب میں خونریزی عین ایمان ہے۔ دیکھو ہمارے ملک اسپین پر جہاد کر کے ان لوگوں نے کس طرح اپنے دین کی اشاعت کر رکھی ہے مجھے اب معلوم ہوا کہ مسلمانوں سے تم نے یہ اعتراض سنے ہیں۔ اگر خود تمہارے دل میں یہ اعتراض پیدا ہوتے تو میں ان کو دور کرنے کی کوشش بھی کرتا مگر ان کافروں کی کس کس بات کا جواب دیا جائے

اب لڑکی ازبلا بڑی پشیمان ہوئی اور دل دل میں کہنے لگی کہ میں نے مسلمانوں کا نام خواہ مخواہ لیا ورنہ آج ہی یہ مسئلہ حل ہو جاتا۔ اچھا کچھ ڈر نہیں اب میں یہی مسئلہ اپنے مقدس استاذ سے دریافت کروں گی۔ اور چونکہ ان سے دوران سبق میں ایسے مسائل دریافت کیا کرتی ہوں جو میری سمجھ میں نہیں آتے اس لئے نہایت صفائی سے یہ مسئلہ بھی ان کے سامنے پیش کروں گی۔

ازبلا نے دوسرے روز یہ اعتراض اپنے استاذ کے سامنے پیش کیا لیکن وہ بھی اس کو حل نہ کر سکے۔ اب تک ازبلا یہی سمجھتی رہی کہ میرے قصور فہم کی وجہ سے یہ اعتراض حل نہ ہو سکا ورنہ پیشوایان دین اس کو پانی کی طرح حل کر کے رکھ دیں گے مگر اب اس کو معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے چنانچہ اب اس کے دل میں شک وارتیاب نے جگہ پالی اور اس کو روز بروز تقویت حاصل ہوتی گئی۔

تیسرا باب

ایک خط

کئی روز کے بعد شام کے وقت ازبلا اپنی چند ہم سبق لڑکیوں اور سہیلیوں کے ہمراہ پھر اس باغ میں تفریح کے لئے گئی۔ جہاں اس نے دو مسلمان عالموں کو مصروف گفتگو پایا تھا۔ وہاں پہنچ کر وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔ اتنے میں عمر لخمی اور معاذ آ گئے اور مختلف موضوع پر گفتگو کرنے لگے۔

عمر لخمی: آج میں نے ایک عجیب خبر سنی ہے

معاذ: (چونک کر) وہ کیا؟

عمر لخمی: اس روز جو تم نے پولوس رسول کے خط کی ایک عبارت پر اعتراض کیا تھا وہ کسی طرح قرطبہ کے سب سے بڑے پادری کے کانوں میں بھی پہنچا دیا گیا جس کے باعث پادریوں میں ایک کھلبلی سی مچ گئی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض سعادت مند روحیں کچھ مذبذب بھی ہو گئی ہیں۔

معاذ: اجی یہ تو کوئی گپ معلوم ہوتی ہے ہماری گفتگو اس وقت کس نے سنی؟

عمر لخمی: ہماری گفتگو کس نے سنی؟ کیا بغیر ہماری گفتگو سنے پادریوں میں یونہی ہلچل مچ گئی

معاذ: آخر ہلچل مچنے کی کوئی وجہ؟ کیا ہمارے اعتراض کو پادریوں نے پہلی بار سنا؟

عمر لخمی :۔ وجہ تو میں بھی نہیں بتا سکتا۔ البتہ کل جو کچھ سنا اور جس چیز نے عیسائی حلقوں میں ایک ہلچل سی مچا دی ہے۔ وہ ہمارا ہی اعتراض تھا کیونکہ پادریوں میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے متعدد مجلسیں ہو چکی ہیں اس واقعہ کی خبر مجھے عیسائیوں کے ذریعہ پہنچی ہے۔

معاذ :۔ صرف ایک ہی اعتراض پر عیسائیوں میں ہلچل مچ گئی؟ حالانکہ عیسائیوں کے تمام عقائد خندہ آفرینی کی آپ ہی مثال ہیں۔ کیا یہ مسئلہ کہ گناہ کیا آدم نے اور سزا ملی سب کو اور اسکی وجہ سے تمام انسان گنہگار ہو گئے کچھ کم مضحکہ خیز ہے؟ کیا یہ مسئلہ بھی اپنے اندر کچھ معقولیت رکھتا ہے کہ گنہگاروں کے بدلہ میں ایک بے گناہ انسان کو سزا دی جائے اور ان گناہوں کو اٹھانے کے لئے خدا کا بیٹا دنیا میں آئے اور صلیبی موت مرے کیا ایک کمزور اور ضعیف انسان کو خدا بنا دینا بھی کچھ کم کمال ہے؟ اگر ان تمام اعتراضوں کا جواب عیسائیوں کے پاس ہے تو وہ آئیں اور ہم کو ان نامعقول باتوں کو سمجھائیں۔

عمر لخمی :۔ (قہقہہ لگا کر) اگر یہ نامعقول باتیں عیسائی ایجاد نہ کریں تو انکا کمال کس طرح ظاہر ہو معقول باتیں تو سب ہی کہتے ہیں مگر نامعقول اور بے سرو پا باتیں کہنے اور ایجاد کرنے والا بھی تو کوئی ہو۔

میرے خیال میں ہم کو اس ہلچل سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور اعلان کر دینا چاہیے کہ جو عیسائی شریعت اور لعنت کے باہمی تعلق کو سمجھا دیگا ہم اس کے ہاتھ پر بپتسمہ لے لیں گے

عمر لخمی :۔ تجویز بہت معقول ہے مگر اس کے ساتھ ہی ہمیں وہ تمام نامعقول باتیں بھی لکھ دینی چاہییں جو عقل و نقل اور فطرت انسانی کے خلاف ہیں۔

معاذ :۔ بہت ٹھیک۔ میرے خیال میں یہ طریقہ تمام اسپین کے عیسائیوں میں کھلبلی مچا دے گا۔ باغ کے ایک گوشہ میں قریب ہی لڑکی ازبلا اور اس کی دو سہیلیاں اس گفتگو کو بڑے غور سے سن رہی تھیں اور مارے غصہ کے دانت پیس کر رہ جاتی تھیں۔ آخر ازبلا نے معاذ کے ان الفاظ کو سن کر (جو عیسائی شریعت اور لعنت کے باہمی تعلق کو سمجھا دے گا۔ ہم اس کے ہاتھ پر بپتسمہ لے لیں گے) اپنی ایک ہم سبق سہیلی سے کہا۔

ازبلا :۔ اگر شریعت اور لعنت کے باہمی تعلق کو سمجھنے کے بعد یہ لوگ عیسائی ہو سکتے ہیں تو ضرور ان کو سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ شاید خداوند یسوع مسیح ان کو اپنی طرف کھینچ لیں۔ اور روح القدس ان کی دستگیری فرمائے۔ اگر یہ لوگ اس مسئلہ کو سمجھ کر عیسائی ہو گئے تو اسپین کے عیسائیوں کی یہ ایسی زبردست فتح ہو گی پھر مسلمان سر نہ اٹھا سکیں گے (آسمان کی طرف دیکھ کر) اے خداوند! ان کافروں اور دین مسیحی کے دشمنوں کو اپنی طرف کھینچ تاکہ تیری بزرگی دنیا پر ظاہر ہو۔

سہیلی :۔ اجی یہ کافر بڑے سخت ہیں۔ بھلا یہ لوگ شیطان کو چھوڑ کر خداوند یسوع مسیح کا دامن کس طرح پکڑ سکتے ہیں۔ مگر خرابی یہ ہے کہ ہمارے پادری بھی ان لوگوں سے ڈرتے ہیں۔ کل ہی کی بات ہے کہ میں نے تمہاری تشویش کو دیکھ کر شریعت اور لعنت کے اعتراض کو اپنے حلقہ

کے پادری صاحب کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ "ہم کو ان کافروں کی باتوں پر ہرگز توجہ نہیں کرنی چاہیے۔ ان کا علاج بحث و مباحثہ نہیں بلکہ تلوار ہے" بھلا جب ہمارے پادریوں کا یہ حال ہو تو پھر یہ مسلمان ہم پر کیوں شیر نہ ہوں؟

ازبلا: بات یہ ہے کہ ہمارے پادری ان کافروں کے منہ لگنا نہیں چاہتے اور خاموش ہو جاتے ہیں۔ ان کی خاموشی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ان دشمنان دین کے سوالات کو حل نہیں کر سکتے۔ البتہ جب انہیں یہ معلوم ہوگا۔ کہ اس سوال کے حل کرنے کے بعد بہت سے مسلمان عیسائی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ تو وہ بڑی خوشی سے ان کے سوالات کا جواب دیں گے۔

سہیلی: اچھا تو پھر ان مسلمانوں سے ایک تحریر لے کر ان کی اپنے پادریوں سے دوبدو گفتگو کرا دینی چاہیے۔ تاکہ ایک طرف مسیحی علماء جواب دینے پر مجبور ہو جائیں۔ تو دوسری طرف یہ کافر ہمارا مذہب قبول کر لیں۔

ازبلا: بہت خوب اگر ایسا ہو جائے تو کیا کہنا۔ مگر یہ مسلمان اس پر تیار ہو سکیں گے؟

سہیلی: کیوں نہیں۔ ابھی تم نے ان کی زبان سے کیا سنا؟

ازبلا: تو پھر تاخیر مناسب نہیں ان کو یہیں مطلع کر دو کہ ہمارے پادریوں سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو میں ایک تحریر لکھ دیتی ہوں تم جا کر ان کو دیدو۔ دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

سہیلی: پہلے اپنے علماء سے تو دریافت کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کافر تو تیار ہو جائیں اور ہمارے پادری تیار نہ ہوں

ازبلا: اگر یہ لوگ تحریر دے دیں گے کہ ہم جواب ملنے پر عیسائی ہو جائیں گے تو ہمارے علماء ضرور ان سے بحث کریں گے۔

اس کے بعد ازبلا نے ذیل کی تحریر لکھی جس کو سہیلی نے جا کر عمر لحمی کو دے دی تحریر یہ تھی۔

معاف فرمائیے آپ کی پرائیویٹ گفتگو کو ہم نے سنا مگر چونکہ ہم کو بھی مذہبی مسائل سے دلچسپی ہے۔ اس لئے آپ کو ہماری مداخلت بیجا معلوم نہ ہوگی آپ نے ابھی اپنے ساتھی سے فرمایا ہے کہ اگر عیسائی پادری شریعت اور لعنت کے تعلق کو سمجھا دیں گے تو ہم عیسائی ہو جائیں گے جس کے لئے آپ چیلنج بھی دینا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہم جو خداوند یسوع مسیح کی خادمہ ہیں آپ کے اس چیلنج کو قبول کرتی ہیں بشرطیکہ آپ بھی اس امر کا تحریری وعدہ فرمائیں۔

(مسیحی دین کی ایک خادمہ)

سہیلی نے جا کر اس تحریر کو عمر لحمی کے حوالہ کیا (اس زمانہ میں عیسائی اور مسلمانوں کا خلط ملط بہت زیادہ تھا اور سلسلہ مناکحت نے عیسائی اور مسلمانوں کو تہذیب و معاشرت کے اعتبار سے بالکل ایک کر دیا تھا) عمر لحمی نے فوراً یہ پرچہ معاذ کو دکھایا اور خوش ہو کر ذیل کا جواب دیا۔

آپ کی تکلیف فرمائی کا شکریہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آپکے بزرگوں

نے شریعت اور لعنت کے گورکھ دھندے کو سلجھا دیا تو میں معہ اپنے ساتھیوں کے عیسائی ہو جاؤں گا۔ فرمائیے کہ ہم کہاں اور کس وقت گفتگو کے لئے حاضر ہوں"

(اسلام کا ایک ادنیٰ خادم عمر لخمی۔ محلہ قصر الملوک)

ازبلا نے اس تحریر کو پڑھ کر یہ جواب دیا۔ "وقت اور مقام کے متعلق کل میں خود حاضر ہو کر اطلاع دوں گی" (خادمہ)

قرطبہ کے باغ سے نکلنے کے بعد ازبلا کو پہلی فکر یہ پڑی کہ وہ مسلمانوں سے گفتگو کے لئے کسی مسیحی عالم کو تیار کرے کیوں کہ اگر اس موقعہ پر عیسائیوں کی طرف سے انکار کر دیا گیا تو پھر بڑی ندامت اور خجالت اٹھانی پڑے گی آخر وہ گھر جانے سے پہلے اپنے شفیق استاذ کے پاس گئی اور اس کو تمام ماجرا سنایا استاد نے (جو خود بھی ایک پادری اور الٰہیات کا ماہر تھا) لڑکی کی پریشانی دیکھ کر اس کو بہت برا بھلا کہا اور فرمایا کہ یہ مسئلہ بھی کوئی ایسا مسئلہ ہے جس کے لئے اس قدر اضطراب کی ضرورت ہو۔ لڑکی نے عمر لخمی کی وہ تحریر بھی دکھا دی جو اس نے آج ہی شام کو باغ میں لکھ کر اس کے حوالہ کی تھی اور جس میں وعدہ کیا گیا تھا کہ اگر اس سوال کو حل کر دیا گیا۔ تو وہ معہ اپنے ساتھیوں کے عیسائی ہو جائے گا۔ اس پر لڑکی کے استاد نے معاملہ کو آگے بڑھانا چاہا اور چند شہرہ آفاق مسیحی علما کی امداد کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ انہوں نے لڑکی کو تسلی دے کر رخصت کیا اور کہا کہ کل دوپہر تک ہم گفتگو کے لئے وقت مقرر کر دیں گے۔

آج کی رات ازبلا نے بڑی بے چینی سے گزاری ہر وقت اس کے دماغ میں یہی سوال گھومتا۔ اور رہ رہ کر خیال آتا تھا۔ کہ اگر ہمارے علماء سے اس سوال کا جواب نہ بن پڑا تو تمام اسپین کے عیسائیوں کی ناک کٹ جائے گی۔ اور پھر ایسی صورت میں کہ شہر کے ذی علم طبقہ میں اس کا چرچہ بھی ہو گیا۔ خدا خدا کر کے سپیدۂ صبح نمودار ہوا اور لڑکی معمولات سے فارغ ہو کر انجیل مقدس کا مطالعہ کرنے لگی۔ عین دوپہر کے وقت اپنی دو سہیلیوں کے ساتھ لڑکی نے پادری صاحب کے گھر کا رخ کیا۔ اور وہاں جا کر دیکھا بڑے بڑے پادری جمع ہیں اور کسی کے پہنچنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اتنے میں ایک اور پادری صاحب آئے جن کو صدر نشین بنایا گیا۔ اس کے بعد لڑکی کے استاذ نے کھڑے ہو کر پہلے تو "خداوند یسوع مسیح" کی حمد و ثنا کی۔ اور پھر اس اجتماع کی غرض و غایت بتائی۔ آپ نے تمام مسیحی علماء سے مطالبہ کیا کہ وہ ہمت سے کام لے کر مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور کافروں کو مسیحی بنانے میں ان کی امداد کریں۔

ایک پادری:۔ میں تو خیال کر رہا تھا کہ خبر نہیں ہم کو کس لئے طلب کیا گیا ہے۔ کوئی اہم معاملہ ہو گا۔ مگر یہاں آکر معلوم ہوا کہ معاملہ نہایت معمولی ہے۔ ابھی اسی وقت "کافروں" کو بلا لیجیے۔ ہم میں سے کوئی شخص ان کی تسلی کر دے گا۔

دوسرا:۔ بات یہ ہے کہ معاملہ تو کچھ زیادہ اہم نہیں ہے کیوں کہ مسلمانوں سے ہمارے ہمیشہ مناظرے ہوتے ہی رہتے ہیں۔ مگر چوں کہ یہ خبر مشہور کر دی گئی

ہے کہ عیسائیوں کے پاس مسلمانوں کے اس اعتراض کا کوئی جواب نہیں اس لئے معاملہ اہم ہو گیا ہے ۔ اچھا تو گفتگو کے لئے کوئی وقت مقرر کر دیجئے

ایک شخص :۔ کل اتوار ہے اور بڑے گرجا میں تمام مسیحی جمع ہوں گے اس لئے مسلمانوں کو گرجا ہی میں صبح کے وقت بلا لیا جائے شائد روح القدس ان کی رہنمائی کریں

ایک پادری :۔ تجویز تو معقول ہے (ازبلا کی طرف دیکھ کر) مگر صاحبزادی کے والد بزرگوار جو اسی بڑے گرجا میں نماز پڑھاتے ہیں موجود ہوں گے شائد وہاں کسی بات کے دریافت کرنے میں ہم کو دقت پیش آئے کیوں کہ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان گفتگو کا واسطہ آپ ہی ہیں۔

دوسرا :۔ صاحبزادی کے والد تمام اسپین کے لاٹ پادری ہیں ۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ آج ان سے بڑھ کر کوئی شخص بھی مسیحی دین کے اسرار و غوامض کا شناسا نہیں ہے اس لئے اس موقعہ پر ان کو ضرور شامل رہنا چاہیے ۔

میکائیل :۔ (لڑکی کا استاد) بے شک ۔ بے شک ۔

غرض تمام لوگوں نے اس تجویز کو منظور کیا ۔ اور گفتگو کے لئے اتوار کا روز مقرر ہوا ۔ ازبلا کے کہنے سے میکائیل نے ایک رقعہ بھی عمر لخمی کے نام لکھ کر دے دیا تاکہ وہ بلا تذبذب گرجا میں آسکیں۔

آفتاب غروب ہونے میں ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے ۔ ازبلا باغ جانے سے

پہلے ضروری کاموں سے فارغ ہو رہی ہے اتنے میں اس کی دونوں سہیلیاں بھی آپہونچیں اور وہ ان کو ساتھ لے کر باغ کی طرف خوشی خوشی روانہ ہوئی ۔

باغ میں پہنچ کر جہاں عمر لخمی اور معاذ بیٹھے ہوئے ہیں اور آج غیر معمولی طور پر کچھ اور لوگ بھی ان کے ساتھ ہیں ۔ ازبلا نے خود اپنے ہاتھ سے پادری میکائیل کا رقعہ معاذ کو دیا اور سب نے اس کو کھول کر پڑھا ۔

معاذ :۔ (ازبلا کی طرف دیکھ کر) آپ کی تکلیف فرمائی کا بہت بہت شکریہ اگر جانبین میں سے کسی کو بھی ہدایت ہو گئی ۔ تو اس کا اجر سب سے پہلے تم ہی کو ملے گا ۔

عمر لخمی :۔ (دوسروں سے مخاطب ہو کر) یہ خاتون مسیحی فلسفہ کی ماہرہ اور علم الٰہیات کی فاضلہ ہیں ۔ دیکھو! کتنا اچھا شوق ہے اور کیسا اچھا جذبہ ہے کہ ہم کو کفر کی تاریکی سے نکالنے کی کوشش کر رہی ہیں ۔

ازبلا :۔ میں اپنے خداوند یسوع مسیح کی ایک ادنیٰ خادمہ ہوں اور اس پر آپ سب کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہماری دعوت کو قبول کر لیا ۔

ایک مسلمان :۔ (خداوند یسوع مسیح کے الفاظ سن کر) استغفر اللہ ۔ (دیکھو عیسائی کیسے مشرک ہیں! حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں؟ یقیناً ان کی عقل ماری گئی ہے ورنہ چلتا پھرتا انسان .....

عمر لخمی :۔ آپ نے تو یہیں بحث چھیڑ دی ۔ اس کا فیصلہ تو کل بڑے گرجا میں ہو جائے گا ۔

(ازبلا سے مخاطب ہو کر) آپ ہماری طرف سے پادری صاحب کو

اطمینان دلا دیں۔ کہ ہم صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر بڑے گرجا میں حاضر ہو جائیں گے۔

یہ سن کر ازبلا اپنی سہیلیوں کے ساتھ روانہ ہو گئی اور حسب معمول آج باغ میں نہیں بیٹھی۔ کیوں کہ اس کو گھر جا کر کل کی مجلس کے لئے بہت سے انتظامات اور مشورے کرنے ہیں۔

چوتھا باب

کیتھڈرل کی پہلی مجلس

ادھر تو ازبلا اپنے مکان پر پہنچی اور دوسری طرف عمر لحمی اور معاذ نے گھر جا کر انجیل مقدس اور قرآن حکیم کا مطالعہ کیا اور جن ضروری امور پر اظہار خیال کرنا تھا ان کو یادداشت کی کتاب میں لکھ لیا۔ صبح اتوار کو معلوم ہوا کہ اس گفتگو کی شہرت تمام شہر میں پھیل گئی ہے اور عیسائیوں نے انتظام کیا ہے کہ سوائے چند مسلمانوں کے اور کسی کو گرجا میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے چنانچہ صبح کو ایسا ہی ہوا اور تمام مسلمانوں کو گرجا سے واپس آجانا پڑا۔

عمر لحمی معاذ اور قرطبہ کے چند علماء اسلام گرجا گھر پہنچے اور اجازت ملنے پر اندر داخل ہوئے۔ اندر جا کر معلوم ہوا کہ قرطبہ کے بڑے بڑے پادری جمع ہیں اور مسلمانوں کی ہدایت کے لئے دعا مانگ رہے ہیں۔ آخر تھوڑی دیر کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔ لڑکی ازبلا بھی دیگر خواتین کے ساتھ اس مجلس میں

شریک ہے۔

میکائیل:۔ (ازبلا کا استاذ) معلوم ہوا ہے کہ آپ کو عیسائیت کے متعلق چند شکوک ہیں جن کے ازالہ کے لئے آپ تشریف لائے ہیں اور آپ نے وعدہ بھی فرما لیا ہے کہ شافی جواب ملنے پر آپ اسلام کو ترک کر کے مسیحی مذہب اختیار کر لیں گے۔

عمر لحمی:۔ ہمیں عیسائی عقائد و تعلیم کے متعلق کوئی شک نہیں بلکہ کامل یقین ہے کہ وہ سراسر بے بنیاد ہیں۔ اگر ہماری تسلی کر دیں گے اور اپنے عقائد کو سمجھا دیں گے تو بے شک ہم سب عیسائی ہو جائیں گے

اس کے بعد میکائیل نے پادریوں میں سے ایک معمر شخص کو گفتگو میں حصہ لینے کا اشارہ آتے ہی عمر لحمی کے قریب آ بیٹھے۔ آپ کا اسم گرامی پطرس تھا۔ عربی علوم اور اسلامی کتب کے خاص ماہر سمجھے جاتے تھے اسلام کے خلاف متعدد کتابیں لکھنے کا بھی آپ کو فخر حاصل تھا۔ غرض تمام اسپین میں مسلمانوں کے مقابلہ میں آپ ہی کو قابل ترین متکلم سمجھا جاتا تھا آپ نے عمر لحمی سے ذیل کے الفاظ میں خطاب کیا۔

پطرس:۔ (بزرگانہ اور ساتھ ہی تحکمانہ لہجہ میں) میں نے سنا ہے کہ آپ کو اس بات پر بڑا اعتراض ہے کہ پولوس رسول نے شریعت کو لعنت کیوں کہا؟ خیر یہ تو ایک ضمنی اور فروعی مسئلہ ہے۔ پہلے بنیادی اور اصولی مسائل پر گفتگو ہونی چاہیے آپ مسلمان ہیں اور قرآن پر آپ کا ایمان ہے۔ بس خداوند یسوع مسیح اور دین مسیحی کا آخری فیصلہ اسی قرآن پر ہونا چاہیے۔

عمر لحمی :۔ میں نے تو اپنے پرچہ میں بحث کو متعین کر دیا تھا جیسا کہ آپ کو بھی اقرار ہے۔ لیکن اب آپ دوسرے مباحث میں پڑنا چاہتے ہیں۔ جب میں نے لکھ دیا کہ صرف اسی مسئلہ کے حل ہونے پر میں بپتسمہ لے لوں گا تو پھر آپ کے لئے کیا عذر باقی رہ گیا۔

پطرس :۔ ہم آپ کے اصل سوال کا جواب بھی دیں گے مگر پہلے اصولی بات تو طے ہو جائے اور پھر وہ بھی آپ کے مسلمات سے کیا قرآن میں ہمارے خداوند یسوع کو روح اللہ کلمۃ اللہ نہیں لکھا۔ کیا ان کے متعلق یہ نہیں آیا کہ وہ خالق تھے اور خالق طیور کیا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے مردوں کو زندہ نہیں کیا؟ پس اگر آپ کا ایمان قرآن پر ہے تو آپ کو خداوند یسوع مسیح کے ابن اللہ ہونے میں کیا شبہ رہ گیا ہے؟

عمر لحمی :۔ آپ نے تو ایک علیحدہ بحث چھیڑ دی ہے جس کا میرے مقصد سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ میں تو شریعت اور لعنت کے مفہوم کو سمجھنا چاہتا ہوں اگر آپ اس کے لئے تیار ہوں تو بحث کیجیے ورنہ ہمیں رخصت دیجیے۔

پطرس :۔ میں تو قرآن کو آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور چاہتا ہوں۔ کہ پہلے اصولی بحث طے ہو جائے۔ لیکن آپ اصول سے گریز کر کے فروعات میں پڑنا چاہتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآن کی ان باتوں کا آپ کے پاس کوئی جواب نہیں۔

عمر لحمی :۔ بہت خوب! آپ اصولی بحث بھی کرنا چاہتے ہیں مگر اپنے مذہب سے ہٹ کر اور قرآن کریم کی پناہ لے کر! اگر اصولی بات کرنی ہے

تو سنئے :۔ یہ کام اور انبیاء نے بھی کیا اس کا ثبوت قرآن مجید میں موجود ہے۔ تو آیئے پہلے ہم اس امر پر بحث کریں کہ آدم نے گناہ کیا تھا یا نہیں۔ اگر ان کا گناہ ثابت ہو جائے تو پھر اس پر بحث ہو گی کہ وہ گناہ نسلاً بعد نسلٍ انسانوں میں ہوا یا نہیں۔ یعنی آدم نے گناہ کرنے سے تمام انسان فطرتاً گناہ گار ہوئے یا نہیں۔ اگر گناہگار ہو گئے تو پھر اس پر گفتگو ہو گی کہ ان کے گناہوں کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے پھر حضرت مسیح کی عصمت (از روئے اناجیل) پر بحث ہو گی۔ اس کے بعد آپ کو یہ ثابت کرنا ہو گا کہ مسیح خدا تھا۔ اور خدا ہی انسان کے گناہ اٹھا سکتا ہے جب یہ تمام امور ثابت ہو جائیں تو پھر آپ کو ثابت کرنا ہو گا کہ مسیح مصلوب ہوئے اور تمام بے گناہوں کے بدلہ تین تین دن جہنم میں رہے نہ یہ کہ قرآن حضرت مسیح کے بارے میں یہ کہتا ہے

پطرس :۔ یہ تمام باتیں فضول ہیں۔ ہم قرآن سے ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مسیح روح اللہ کلمتہ اللہ تھے اور آپ نے مردوں کو زندہ کیا۔ پس مسیحی مذہب حق ہے۔

عمر لحمی :۔ (ازبلا کی طرف اشارہ کر کے) اچھا میں اس معاملہ میں آپ کو حکم تسلیم کرتا ہوں اور آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ ہم کو یہاں کس لئے بلایا گیا ہے (ازبلا کو مخاطب کر کے) بہن اس وقت تم کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ میں نے اپنے پرچہ میں کیا لکھا تھا اور تم کس لئے ہم کو یہاں لائی ہو؟

ازبلا :۔ اصل گفتگو تو اسی بات پر ہے کہ شریعت لعنت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو عیسائی اس کو اختیار کر کے ملعون کیوں بنتے ہیں۔ مگر مقدس باپ

(پطرس) کا بھی اعتراض بجا ہے لیکن اس میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ آپ کے اعتراض کو اٹھایا جائے اور اس کے بعد مقدس باپ آپ سے قرآن کی رو سے کچھ سوالات کریں۔

عمر لحمی :۔ یہ میری مرضی پر موقوف ہے کہ میں آپ کے لئے وسیع میدان چھوڑ دوں۔ اچھا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جس وقت آپ نے میرے سوال کو حل کر دیا۔ اسی وقت میں آپ کو عام سوالات کی اجازت دے دوں گا۔ ہاں حسب وعدہ تو میں عیسائی ہو جاؤں گا۔ پھر مزید گفتگو کی کیا ضرورت!

پطرس :۔ اچھا جناب اپنے سوال کو ذرا وضاحت سے بیان کیجیے کہ اس سے آپ کا مطلب کیا ہے۔

عمر لحمی :۔ آپ میری ایک ایک بات کا جواب دیتے جائیے۔ اس طرح مطلب خوب واضح ہو جائے گا۔ بتایئے توریت کا یہ حکم کہ تو زنا، نہ کر، چوری نہ کر، قتل نہ کر۔ اپنے پڑوسی کو نہ ستا وغیرہ شرعی احکام ہیں اور کیا ان کا شریعت سے تعلق ہے؟

پطرس :۔ ضرور! تمام احکام کا شریعت ہی سے تعلق ہے؟

عمر لحمی :۔ اور شریعت کے متعلق پولوس رسول کا کیا فتویٰ ہے۔

پطرس :۔ کیا فتویٰ ہے؟ میں نہیں سمجھتا!

عمر لحمی :۔ آپ خوب سمجھ گئے ہیں مگر جواب دینے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ بتایئے کہ کیا پولوس نے شریعت کو لعنت کہا ہے؟

پطرس :۔ پولوس رسول نے اس لحاظ سے شریعت کو لعنت کہا ہے کہ شریعت کا مغز خود خداوند یسوع مسیح کی صورت میں آگیا۔ مغز کو چھوڑ کر چھلکے پر منہ مارنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟

عمر لحمی :۔ میرا بھی یہی مطلب ہے کہ پولوس نے حضرت مسیح کو روح اور شریعت کو جسم قرار دے کر شریعت کو لعنت کہا ہے اور چوں کہ بقول آپکے توریت کے اس حکم کا تعلق شریعت سے ہے۔ لہذا قتل اور زنا سے پرہیز کرنا بھی لعنت ہوا۔

پطرس :۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ بغیر روح القدس کی تائید کے ان اسرار کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور یہ کچھ ضروری نہیں کہ جس مسئلہ کو آپ نہ سمجھ سکیں وہ فی نفسہ غلط بھی ہو پولوس رسول نے جسمانی شریعت کو لعنت کہا ہے۔ نہ کہ ہر قسم کی شریعت کو۔

عمر لحمی :۔ تسلیم! بے شک پولوس نے جسمانی شریعت کو لعنت کہا ہے اب آپ فرمایئے کہ زنا کرنا۔ چوری سے پرہیز کرنا۔ ماں باپ کو نہ ستانا۔ وغیرہ جسمانی شریعت کے احکام ہیں۔ یا باطنی روحانی اور اخلاقی شریعت کے۔

پطرس :۔ آپ تو ایک بات پر اڑ گئے ہیں۔ سنو! پولوس کے مقابلہ میں خداوند یسوع مسیح کا قول مقدم ہے اور خداوند نے فرمایا ہے کہ تم توریت کے احکام پر عمل کرو۔

(دیکھو انجیل متی ۵/۱۹ تا ۱/۲۵)

عمر لحمی: گویا حصول نجات کے لئے توریت پر عمل کرنا ضروری ہے اگر یہ بات سچ ہے تو پھر آپ نے خدا کے بیٹے کو صلیب پر مار کر کفارہ کا مسئلہ کیوں گھڑا؟ یعنی جب توریت پر عمل کرنا ہی ضرور ٹھہرا تو پھر کفارہ کا یہ طوفان کیوں کھڑا کیا گیا۔ کیا مسیح کے کفارہ کے بعد بھی توریت کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔

پطرس: ہم کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے کہ ہمارے خداوند نے توریت پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ البتہ بغیر کفارہ کے محض شریعت پر عمل کرنے سے نجات نہیں مل سکتی۔

عمر لحمی: تو موسیٰ۔ داؤد۔ سلیمان۔ ایوب۔ یوسف۔ نوح اور تمام انبیاء نجات سے محروم رہ گئے ہوں گے۔ کیوں کہ ان کے پاس نجات کا ذریعہ صرف شریعت کی تعمیل تھی۔ نیز ان انبیاء کی امتیں بھی نجات سے محروم ہو گئی ہوں گی۔

پطرس: مسیح سے پہلے نجات کا ذریعہ تو شریعت ہی تھی۔ لیکن خداوند کے کفارہ نے اس طریق کو بدل دیا اور اس کے بجائے کفارہ نجات کا ذریعہ ٹھہرا۔

عمر لحمی: پہلے آپ نے پولوس رسول کے قول سے انکار کیا کہ شریعت لعنت نہیں اور پھر شریعت کے مدار نجات ہونے سے انکار کر دیا۔ کیا آپ اپنے اس قول کے ثبوت میں کہ پولوس نے جو شریعت کو لعنت کہا ہے ٹھیک نہیں ہے، کسی بزرگ کا قول پیش کر سکتے ہیں؟

ایک شخص: حضرات! اصل بات یہ ہے کہ مسائل پر گفتگو کرنا سراسر الحاد

اور کفر ہے۔ یہ تمام باتیں اسرار آلہیہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ پولوس رسول نے بے شک شریعت کو لعنت کہا اور ہے بھی شریعت لعنت لیکن آپ ان بھیدوں کو سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ ہماری نجات کا ذریعہ خداوند یسوع مسیح کی الوہیت اور کفارہ ہے کیوں کہ آپ گناہوں سے پاک اور خدائے مجسم تھے۔ جنہوں نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے بدلہ میں صلیب کے مصائب اٹھائے اور ہم کو نجات دے گئے۔

دوسرا شخص: آپس میں تو نہ لڑو! آپ نے مقدس پطرس کی تردید کرنی شروع کر دی۔

عمر لحمی: غلط اور بے بنیاد باتوں کا حشر یہی ہوا کرتا ہے اب دوسرے صاحب نے کفارہ اور الوہیت کا مسئلہ چھیڑ دیا۔ پہلے شریعت اور لعنت کی بحث تو ختم ہو جائے۔

پطرس: آپ کو شافی جواب دے دیا گیا۔ آپ کو آٹھ روز کی مہلت دی جاتی ہے اگر اس کے اندر بھی آپ کے شکوک زائل نہ ہوں تو آپ پھر یہاں آ سکتے ہیں!

عمر لحمی: آپ شریعت کو لعنت نہیں سمجھتے اور آپ کے بھائی نے بیان کیا کہ شریعت لعنت ہے اور پولوس نے سچ لکھا ہے بتلایئے دونوں میں سچا کون ہے؟

پطرس: یہ ابھی مدرسہ الٰہیات کا ایک طالب علم ہے اس کو مسیحی دین کے اسرار کا علم نہیں ہے اس لئے آپ اس کی باتوں کی طرف کوئی توجہ

نہ دیں۔

عمر لحمی :۔ (ازبلا کو مخاطب کر کے) آپ فرمائیے ان دونوں میں سچا کون ہے؟ اور پولوس رسول نے شریعت کو لعنت لکھنے میں کوئی غلطی کی ہے؟

ازبلا :۔ میں تو آپ کی گفتگو سننے کے لئے یہاں آئی ہوں اس لئے میں کسی کے معاملہ میں دخل نہیں دے سکتی۔ البتہ اپنے استاذ میکائیل سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ اپنی علمی قابلیت سے اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کریں کیوں کہ ہمارے معزز مہمان تو کیا میں خود بھی اس کو اب تک نہیں سمجھ سکی!

ازبلا کے ان الفاظ نے تمام مجلس میں ایک بجلی سی دوڑادی اور ہر شخص ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگا اتنے میں میکائیل اٹھے اور مجمع کو مخاطب کر کے یوں گویا ہوئے۔

میکائیل :۔ بھائیو! یہاں ہم ایمان کی چھان بین کے لئے جمع ہوئے ہیں اور بے شک یہ بڑا مبارک کام ہے مگر شرط یہ ہے کہ دل میں خلوص اور سچائی کو قبول کرنے کی تڑپ موجود ہو۔ ایمان کا معاملہ ایسا ہے کہ جس میں انسان اپنی کوشش سے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا اس کی دستگیری نہ کرے۔ پس چاہیے کہ ہم اور آپ خدا کے حضور میں عاجزی کے ساتھ دعا کریں کہ روح القدس کی تائید سے ہم پر اصل حقیقت منکشف کر دے اور دین مسیحی کے اسرار ہم کو سمجھا دے (تمام عیسائیوں کی طرف سے با آواز بلند۔ آمین) بزرگو! شریعت لعنت ہے

یا نہیں یہ ایک بیکار سی بات ہے اصل میں بات یہ ہے کہ ہمارے محمدی بھائیوں کو عیسائیت کے اصول وعقائد کا علم نہیں ہے اس لئے وہ بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔ ہمارے مذہب کا خلاصہ دو لفظوں میں آجاتا ہے خداوند یسوع مسیح کی الوہیت اور کفارہ جس نے ان دو باتوں کو سمجھ لیا وہ گویا دین مسیحی کے کل اسرار سمجھ گیا۔ خدا باپ کی یہ کتنی بڑی مہربانی ہے کہ اس نے ہماری نجات کے لئے اپنے اکلوتے بیٹے کو بھیجا۔ جس نے دنیا میں آکر ہماری خاطر تکلیفیں اٹھائیں اور بالآخر صلیب پر مارا گیا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو۔ پس میں اپنے دوست عمر لحمی اور ان کے ساتھیوں سے درخواست کروں گا کہ وہ شریعت اور لعنت کی فضول بحث کو چھوڑ کر خداوند یسوع کی ذات مقدس اور ان کے بے مثل کفارہ پر غور کریں اور دین مسیحی پر ایمان لائیں۔

عمر لحمی :۔ یہاں ہم باتیں بنانے کے لئے نہیں آئے۔ ہم ایک اصول کے پابند ہیں اور اصولی گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے پہلے ہی اپنے پرچہ میں موضوع بحث کو متعین کر دیا تھا جس کی شاہد ہماری بہن ازبلا ہیں۔ اب آپ چاہتے ہیں کہ اصل موضوع بحث کو چھوڑ کر مسیح کی الوہیت اور کفارہ پر تبادلہ خیالات کروں میں تو اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ بشرطیکہ آپ یہ لکھ دیں کہ شریعت کی بحث کو چھوڑ کر مسیح کی الوہیت اور کفارہ پر گفتگو کی جائے۔

لطرس :۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ آپ ان مسائل پر گفتگو نہ کریں بلکہ مقصد

یہ ہے کہ ان اصولی باتوں پر آپ غور کریں

عمر لحمی :- پھر ہم کو آپ نے یہاں کیوں بلایا ہے؟ غور کرنے کے لئے گرجا اور مسجد کی ضرورت کوئی نہیں۔ اگر آپ گفتگو کرنا نہیں چاہتے - تو صاف صاف فرما دیجئے تاکہ ہمارا وقت خراب نہ ہو۔

میکائیل :- آپ کو مقدس پطرس کی تقریر سے غلط فہمی ہو گئی ورنہ ان کا یہ مطلب نہیں کہ گفتگو کا سلسلہ بالکل منقطع کر دیا جائے مطلب صرف یہ ہے کہ آپ اصولی باتوں پر غور کر کے سوالات کر سکتے ہیں اچھا اب دوپہر ہو گئی ہے آپ کو کھانا بھی تناول کرنا ہو گا اس لئے فرمائیے دوبارہ کب تشریف لائیں گے۔

عمر لحمی :- بس یہی وقت بہت موزوں ہے۔ کیا معلوم آئندہ یہ مبارک موقع ملے یا نہیں۔

میکائیل :- آپ کو نماز بھی تو پڑھنی ہو گی۔

عمر لحمی :- نماز ہم اسی گرجا میں ادا کر لیں گے اسلام میں نماز کے لئے مسجد کا ہونا شرط نہیں ہے۔

پطرس :- میرے خیال میں آئندہ اتوار کو بحث پھر شروع کی جائے۔

عمر لحمی :- میرا خیال تو یہ ہے کہ اس بحث کو ہرگز منقطع نہ کیا جائے۔ شائد خدا تعالےٰ ہم کو ہدایت دیدے۔

میکائیل :- اچھا کل اسی وقت پھر بحث شروع ہو اور دوپہر تک ختم کر دی جائے

انربلا :- اگر بحث کو کل پر ملتوی کیا جاتا ہے تو دوپہر تک نہیں بلکہ شام تک اس کو جاری رہنا چاہیئے تاکہ کوئی نتیجہ تو نکلے۔

میکائیل :- ہرگز نہیں۔ کیا ہمیں اور کوئی کام کرنا نہیں ہے؟

انربلا :- میرے خیال میں اس کام سے زیادہ ضروری اور کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

غرض طے پایا کہ کل صبح سے لیکر دوپہر تک پھر یہ اجتماع ہو یہاں یہ پہلی مجلس ختم ہو جاتی ہے اور عمر لحمی تمام عیسائیوں کا شکریہ ادا کر کے اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ پادری اور انربلا ابھی تک گرجا ہی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

ایک پادری :- افسوس ہے کہ آپ حضرات نے ان "کافروں کو معترض بننے کا موقع دیدیا اور دین مسیحی کا مذاق اڑایا۔ ان ملحدوں کا علاج صرف یہ ہے کہ ان کے سامنے قرآن کو پیش کیا جائے مقدس پطرس نے ابتدا میں یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔ مگر افسوس کہ وہ اپنی چالاکیوں سے نکل گئے۔ اور شریعت کی بحث لے بیٹھے۔ اگر کل بھی یہی طریقہ جاری رہا۔ تو ہم کو سخت ذک اٹھانی پڑے گی۔ کیوں کہ جو چیز وہ دریافت کرتے ہیں وہ اسرار الٰہیہ میں سے ہے جس کو سوائے راہبوں کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔

میکائیل :- اصل میں بحث کی ابتدا ہی خراب ہو گئی ورنہ قرآن سے ہی ان پر الزام دیا جاتا کیا قرآن میں مسیح خداوند کو خالق اور زندہ کرنے والا نہیں لکھا؟ کیا اسی قرآن نے ان کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ نہیں کہا؟

پطرس :۔ مگر اب توکل کے لئے بحث بھی متعین ہو گئی ہے ۔ کہ الوہیت مسیح اور کفارہ پر بحث ہو گی اور دیکھو میں نہایت خوبی سے اس راستہ سے ان کو ہٹانا چاہتا تھا۔ مگر میکائیل نے ان کو جما دیا ۔

میکائیل :۔ آپ مجھ پر الزام نہ لگایئے یہ سب کچھ کیا کرایا آپ ہی کا ہے !

دوسرا :۔ آپس میں لڑنے سے کیا فائدہ ؟ کل اگر خداوند کی الوہیت پر بحث ہو گی تو دیکھا جائے گا۔ یہ مسیحی دین کوئی کچا دھاگا تو نہیں ہے کہ ہاتھ لگایا اور ٹوٹ گیا ؟

غرض آپس کی ان گفتگوؤں کے بعد یہ تمام عیسائی مجمع گرجا سے نکلتے ہی چاروں طرف پھیل گیا۔ ان ہی کے ساتھ ازبلا اپنی سہیلیوں اور ہم سبق لڑکیوں کے ساتھ گرجا سے نکل کر چلی ۔ اور راستہ میں اپنی ایک سہیلی سے یوں گویا ہوئی ۔

ازبلا :۔ دیکھا ! مسلمانوں کی غیبت میں تو کہا جاتا ہے کہ وہ ہمارا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے۔ مگر سامنے سب کی حقیقت ظاہر ہو گئی ۔ افسوس میرے والد نماز پڑھاتے ہی ایک ضروری کام کے لئے گھر تشریف لے گئے کیونکہ ان کو میکائیل اور پطرس کی علمی قابلیتوں پر اعتماد تھا ورنہ وہ ان کافروں کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیتے ۔

سہیلی :۔ بات اصل یہ ہے کہ سوال ہی بڑا سخت ہے اس میں آپکے والد صاحب ہی بھلا کیا کر لیتے ؟

دوسری سہیلی :۔ میرے خیال میں تو ہمارے عقائد و اصول ہی کچے ہیں

ورنہ ہمارے تمام پادریوں کا اسقدر ذلت کیوں اٹھانی پڑتی ۔

ازبلا :۔ توبہ توبہ آپ تو صرف ایک ہی بحث میں مذبذب ہو گئیں ؟ اجی ہمارے عقائد تو بڑے پکے ہیں ۔ مگر ان کو کوئی سمجھانے والا بھی تو ہو۔ اچھا کل خدائے یسوع مسیح کی الوہیت پر گفتگو ہو گی ۔ اس میں دیکھنا ان کافروں کی کیا گت بنتی ہے ۔

اتنے میں یہ تمام لڑکیاں ایک چوراہے پر پہونچ گئیں اور وہاں سے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئیں

پانچواں باب

دوسری مجلس

پیر کے روز گرجا میں پادریوں کی پھر آمد و رفت شروع ہو گئی ۔ اور آج ازبلا کے ساتھ بہت سی مسیحی خاتونیں تشریف لے آئیں ۔ تاکہ وہ بھی اس بحث کو سن کر لطف اندوز ہوں ۔ تھوڑی دیر کے بعد عمر لحمی ۔ معاذ اور دیگر چند علماء اسلام بھی آ پہنچے ۔ ان کے آتے ہی پادریوں کے چہرے متغیر سے ہو گئے ۔ اور وہ ایک دوسرے سے نہایت خاموشی کے ساتھ باتیں کرنے لگے اتنے میں عمر لحمی نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا ۔

عمر لحمی :۔ جیسا کہ کل طے ہو چکا ہے آج مسیح کی الوہیت اور کفارہ پر بحث ہو گی ۔ چونکہ بیک وقت ان مسائل پر پوری بحث نہیں ہو سکتی اس لئے ان دونوں میں سے پہلے کسی ایک مسئلہ کو منتخب کر لیا جائے

پطرس: یہ دونوں مسئلے درحقیقت ایک ہی ہیں اور دونوں کا آپس میں شدید تعلق ہے آپ جس مسئلہ پر چاہیں تقریر کریں۔

عمر لحمی: نے پہلے قرآن شریف سورۂ فرقان کی چند آیات تلاوت کیں جن کے اثر سے ازبلا کے چہرے پر تغیر کے آثار نمایاں ہوگئے۔ اور آخر میں تو اس پر اس قدر رقت طاری ہوئی کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ فوراً تمام سہیلیوں نے اسے پکڑ کر اٹھایا پطرس اور میکائیل نے بیہوشی کی وجہ دریافت کی مگر ازبلا بجائے جواب دینے کے اپنے سرخ رخساروں پر آنسوؤں کی گرم گرم بوندیں ٹپکا رہی تھی۔

بڑی مشکل سے ازبلا کو ہوش میں لایا گیا۔ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ مجھ پر ایک ماہ سے غشی اور بیہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کیجئے اور بحث ونظر کی کاروائی کو جاری رکھیئے۔ بعض پادریوں کو شبہ ہوگیا تھا کہ شائد ازبلا پر اسلام کا کچھ اثر پڑ گیا ہے۔ مگر ازبلا کی اس تصنع آمیز گفتگو سے یہ شبہ چند روز کے لئے زائل ہو گیا اور اب مجلس کی کاروائی پھر شروع ہوئی۔ عمر لحمی سکون کے بعد پھر کھڑے ہوئے۔

عمر لحمی: صاحبان ہم سے کہا گیا ہے کہ مسیحی عقائد کا اصل اصول مسیح کی الوہیت اور کفارہ ہیں۔ اس وقت میں صرف کفارہ کے متعلق ایک بات دریافت کرنی چاہتا ہوں۔ اسی میں مسیح کی الوہیت کا مسئلہ بھی حل ہوجائے گا وہ بات یہ ہے کہ کفارہ کے لئے خدا کے بیٹے کی کیا ضرورت تھی اس مقصد کے لئے کسی نیک انسان کو منتخب کر لیا جاتا

جو تمام گناہگاروں کے بدلہ میں صلیب پر چڑھ کر جان دیدیتا۔ آخر خدا کے بیٹے کو ہی کیوں مصلوب کیا گیا۔

اس سوال کا جواب دینے کے لئے مقدس پطرس کو پھر منتخب کیا گیا۔ مگر ان کی حالت سخت زبوں تھی انتہائی تذبذب کے عالم میں کھڑے ہوئے اور یوں ارشاد فرمایا۔

پطرس: کفارہ کے لئے خدا کے بیٹے ہی کی ضرورت تھی کیونکہ تمام انسان خواہ وہ نبی ہوں یا رسول گنہگار ہیں اور ظاہر ہے کہ گنہگار گنہگاروں کا شفیع نہیں بن سکتا۔ چونکہ خداوند یسوع مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے اور گناہوں سے پاک تھے۔ اس لئے ان ہی کو گناہگاروں کی خاطر مصلوب کیا گیا۔

عمر لحمی: بہت خوب! اگر یہ اور فرما دیجئے کہ مصلوب کیا چیز ہوئی یعنی مسیح کی الوہیت مصلوب اور کفارہ ہوئی یا مسیح کی انسانیت اگر مسیح کی خدائی مصلوب ہوئی تو معلوم ہوا کہ خدا کی ذات واحد نے صلیب کی تکلیفوں کو برداشت کیا۔ اور خدا ہی کی ذات پر موت وارد ہوئی۔ گویا خدا مر گیا۔ اگر کہو کہ مسیح کی انسانیت مصلوب ہوئی اور اس نے تمام تکلیفیں برداشت کیں تو پھر آپ کا جواب بیکار ہو گیا کیونکہ اس صورت میں کسی انسان ہی کو صلیب پر چڑھانا مناسب تھا نہ کہ خدا کو۔ اس لئے کہ دونوں صورتوں میں صرف انسانیت ہی کو مصلوب ہونا تھا نہ کہ خدائی کو۔

پطرس :۔ بے شک خداوند یسوع مسیح کامل خدا اور کامل انسان تھا۔ یعنی
اس میں دونوں چیزیں بوجہ کمال موجود تھیں۔ لیکن اس کی انسانیت
بھی اس کی الوہیت کی طرح گناہوں سے پاک تھی۔ اس لئے ان کا
کفارہ ہونا ضروری تھا چونکہ دوسرے انسان سب کے سب گنہگار
ہیں اس لئے وہ کفارہ نہیں ہو سکتے۔

عمر لحمی :۔ گویا صرف اسلئے کہ دنیا میں کوئی بے گناہ انسان موجود نہ تھا جو کفارہ
ہوتا، آسمان سے خدا ہی کو نیچے آنا پڑا۔ اور یہاں آکر بھی اس کی
خدائی مصلوب نہ ہوئی۔ اگر کفارہ کے لئے کسی بے گناہ انسان
کی تلاش تھی تو خدا نے خود آنے کے بجائے ایک ایسا انسان پیدا
کیوں نہ کر دیا جو بیگناہ ہوتا اور بجائے خدا کے خود صلیب پر مر کر کفارہ ہو جاتا۔

پطرس :۔ خدا کے بھید خدا ہی جانتا ہے۔ ہم کچھ نہیں بتا سکتے کہ اس نے
ایسا کیوں نہ کیا اور خود کیوں اس کام کے لئے دنیا میں آگیا۔ البتہ
ایک بات معلوم ہوتی ہے۔ یعنی خدا کا کفارہ کے لئے دنیا میں آنا اس
کے کمال محبت وشفقت پر دلالت کرتا ہے گویا خدا نے اپنے بندوں
سے ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بھیج دیا جو دوسروں کے
بدلہ میں اپنی جان فدیہ میں دے گیا۔ خدا کے بجائے کسی انسان کے
بھیجنے سے یہ مقصد ہرگز پورا نہ ہو سکتا۔

عمر لحمی :۔ اگر خدا کو اپنے بندوں سے ایسا ہی پیار کرنا تھا تو اس نے دنیا
کے آغاز میں ہی اپنے بیٹے کو کیوں نہ بھیج کر سولی پر مار دیا؟ کیا حضرت

عیسے سے پہلے کی مخلوق سے خدا کا کوئی تعلق نہ تھا؟ پھر اس نے اپنی
محبت کا اظہار ہزاروں برس بعد کیوں کیا؟

پطرس :۔ اس راز کا ہم کو علم نہیں خدا کے بھید خدا ہی جانتا ہے۔

عمر لحمی :۔ میرا سوال بدستور باقی ہے۔ خدا کا بھید۔ بھید کہنے سے کچھ نہیں
بنتا ہاں تو فرمائیے کہ جب مصلوب انسانیت ہی ہوئی تو خدا کا خود آنا
بیکار ثابت ہوا۔ کسی اور ہی انسان کو بھینٹ چڑھا دیا جاتا۔

پطرس :۔ میں جواب دے چکا کہ انسان گنہگار ہونے کی وجہ سے کفارہ نہیں
ہو سکتے تھے مسیح کی انسانیت اس لئے کفارہ ہوئی کہ وہ معصومیت
اور بے گناہ کا پیکر تھی۔

عمر لحمی :۔ یہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت مسیح حضرت مریم صدیقہ کے پیٹ
سے پیدا ہوئے۔ تو اس پیدائش کا تعلق انسان سے تھا یا خدا سے یعنی
خدا پیدا ہوا یا انسان؟

پطرس :۔ خدا تو پیدائش سے پاک ہے مسیح کے اندر جو انسانیت
تھی۔ اس کی پیدائش ہوئی۔

عمر لحمی :۔ اور صلیب پر کون مرا۔ خدا یا انسان۔

پطرس :۔ خدا مرنے سے بھی پاک ہے صلیب پر انسان ہی مرا۔ یعنی
مسیح کی انسانیت۔

عمر لحمی :۔ گویا پیدائش اور موت کا تعلق مسیح کی انسانیت سے ہے نہ کہ
الوہیت سے۔

پطرس :۔ بے شک ۔ بے شک ۔

عمر لحمی :۔ (بائبل کی کتاب ایوب کو ہاتھ میں لیکر) دیکھیے ایوب کی کتاب ۱۵/۱۴ میں لکھا ہے کہ جو عورت سے پیدا ہوا وہ گناہگار ہے اور چوں کہ بقول آپ کے پیدائش الوہیت کی نہیں ہوئی بلکہ انسانیت کی ہوئی تھی۔ اس لئے حضرت ایوب کے فیصلہ کے مطابق مسیح کی انسانیت بھی گناہگار ہوئی اور دیکھیے رومیوں ۶/۲۳ میں لکھا ہے کہ "گناہ کی مزدوری موت ہے" یعنی موت اس بات کا ثبوت ہے کہ مرنے والا گناہگار ہے اور چوں کہ بقول آپ کے حضرت مسیح کی الوہیت یا خدائی مصلوب نہیں ہوئی بلکہ مسیح کی انسانیت مصلوب ہوئی تھی اس لئے وہی انسانیت گناہگار بھی ثابت ہوئی۔ پس آپ کا یہ فرمانا کہ مسیح کی انسانیت مصلوب ہو کر کفارہ ہوئی تھی جو (ہمارے ثبوت کے مطابق) گناہگار تھی اس لئے پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے کسی اور گناہگار انسان کو مصلوب کیوں نہ کیا تاکہ خدا کی خدائی تو محفوظ رہتی۔ دوسرے بقول آپ کے گناہگار انسان گناہگاروں کا کفارہ نہیں ہو سکتا اس لئے مسیح بھی کفارہ نہ ہوئے ۔

پطرس :۔ (گھبرا کر اور پسینہ پسینہ ہو کر) ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ سب خدا کے بھید ہیں خدا نے جس طرح چاہا کیا ہم یا آپ اعتراض کرنے والے کون ؟

عمر لحمی :۔ اگر خدا کے بھید پر ہی آپ کے مذہب کا دار و مدار ہے تو ہم کو آپ نے یہاں کیوں بلایا اور دو ہفتوں سے ہمارا اور اپنا قیمتی وقت

کیوں ضائع کیا ؟

چوں کہ ازبلا الٰہیات کے مسائل سے خاص دل چسپی رکھتی تھی۔ اس لئے اس نے تمام گفتگو کو بڑے غور سے سنا اور دل ہی دل میں پادریوں پر دانت پیستی رہی ۔ کہ جب ان سے جواب نہیں بن پڑتا تو خدا کے بھیدوں میں پناہ لینے لگتے ہیں ۔ اتنے میں پادری میکائیل اٹھے ۔ اور یوں گویا ہوئے ۔

میکائیل :۔ صاحبو! آج دین مسیحی اور دین محمدی کا مقابلہ ہے مگر تم جانتے ہو کہ دین محمدی کیا ہے ؟ دین محمدی نے چار چار عورتوں سے نکاح ضروری قرار دیا ۔ اس نے غیر مسلموں کو عام طور پر قتل کرنے کا حکم دیا اسلام کے پیغمبر نے گیارہ گیارہ عورتوں سے شادیاں کیں اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

عمر لحمی :۔ اگر آپ کو ہمارے سوالات کا جواب بن نہیں پڑتا تو صاف صاف فرمائیے پھر اسلام کے متعلق جو کچھ آپ کو اعتراضات ہوں پیش کیجیے۔ ہم سب کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں کیا آپ کے یہی اخلاق ہیں کہ گھر پر بلا کر جواب دینے کے بجائے دل آزار تقریریں کرتے ہیں ؟ (ازبلا کی طرف اشارہ کر کے) آپ ہی فرمائیے کہ کیا پادری صاحبان کا یہ طریقہ مناسب ہے ؟ یہ سنتے ہی ازبلا سے نہ رہا گیا۔ فوراً کھڑی ہو گئی اور اس نے بھرائی ہوئی اور مرعوب آواز میں چند الفاظ کہے ۔

ازبلا :۔ میں نے اول سے لیکر آخر تک اس گفتگو کو سنا اور مجھے افسوس

ہے کہ نہ تو مقدس پطرس نے ان سوالات کا کوئی جواب دیا اور نہ میکائیل نے عمر لحمی کا مطالبہ بالکل صحیح ہے یا تو ان کے سوال کا جواب دیا جائے یا اپنی شکست کا اقرار کر لیا جائے مگر میرے خیال میں آپ سے نہ تو اقرار ہو گا۔ نہ انکار اس لئے اس بحث کو یہیں ختم کر دیا جائے تاکہ عیسائی مذہب کی ہنسی نہ اڑے اور آپ حضرات کی رہی سہی علمیت کا پردہ بھی فاش نہ ہونے پائے۔ حیرت کی بات ہے کہ ......

پطرس :۔ ازبلا! تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے؟ تم اس قدر بیہودہ سرائی پر کیوں اتر آئی ہو (لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر) اس لڑکی کے سر پر شیطان سوار ہو گیا ہے۔ وہ خداوند یسوع مسیح سے دور جا پڑی ہے اور تعجب نہیں کہ یہ پاگل ہو گئی ہو۔

ازبلا :۔ مجھ غریب پر غصہ اتارنے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ آپ یا تو مسلمانوں کے سوالات کا جواب دیں یا گفتگو بند کر دیں۔ مجھ پر جتنے الزام لگائے گئے ہیں۔ میں ان کا یہاں جواب دینا نہیں چاہتی۔ لیکن اگر میری حق گوئی کا یہی صلہ ہے تو چلو تم مجھے پاگل تصور کر لو۔

میکائیل :۔ (ازبلا کا استاذ) لڑکی! خاموش نہیں رہتی بک بک کئے چلی جاتی ہے؟ ہم نے مسلمانوں کے جملہ سوالات کے جواب دیدئے۔ اگر تجھ کو ہمت ہے تو میدان میں آکر جواب دے لے!

ایک پادری :۔ اجی معلوم ہوتا ہے کہ اندر ہی اندر کافرہ ہو گئی ہے بھلا یہ مسلمانوں کے سوالات کا کیا جواب دیگی اس گستاخ لڑکی کے والد

محترم کو کل واقعات کی اطلاع کر دینی چاہیئے اس کو اس کے کیفر کردار تک پہونچانا چاہیئے۔

کیتھرائن :۔ (ازبلا کی سہیلی) افسوس ہے کہ تم لوگوں نے انصاف سے کام نہیں لیا۔ بیچاری ازبلا پر سب ٹوٹ پڑے۔ کوئی اس کو پاگل ثابت کر رہا ہے اور کوئی اس کو دھمکی دے رہا ہے مگر اصل بات پر کوئی توجہ نہیں کرتا۔ اجی ازبلا بالکل ٹھیک کہتی ہے کہ تم لوگوں سے عمر لحمی کے سوالات حل نہیں ہو سکے مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ مسیحی دین جھوٹا ہے۔ بلکہ تم لوگ ناقابل ہو اور اپنی ناقابلیت سے مسیحی دین کو بدنام کرنا چاہتے ہو۔

پطرس :۔ ان لڑکیوں کو یہاں سے باہر نکال دو۔ ان کمبختوں کو کس نے کہا ہے کہ ہماری باتوں میں دخل دیں۔

عمر لحمی :۔ اگر آپ مجھے بولنے کی اجازت دیں تو میں آپ حضرات کو ازبلا کا مطلب سمجھا دوں۔

میکائیل :۔ آپ ہماری باتوں میں دخل نہ دیجیئے یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے

دوسرا پادری :۔ اگر ازبلا اور کیتھرائن دونوں کافرہ ہو گئی ہوں تو؟

میکائیل :۔ خیر ابھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ میرے خیال میں یہ لڑکیاں نادان ہیں۔ چاہتی ہیں کہ گفتگو کا جلد فیصلہ ہو جائے حالانکہ ان معاملات کے تصفیہ کے لئے مہینوں بلکہ برسوں کی ضرورت ہے۔

غرض مجلس میں ان دو لڑکیوں پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہونے

لگیں اور ان پر الزامات تراشے جانے لگے - اس ہنگامہ کو دیکھ کر عمر لحمی نے اپنی سریلی آواز میں سورہ مریم کی چند آیات تلاوت کیں جن کو سن کر تمام مجلس میں سناٹا چھا گیا۔ بڑے بڑے پادریوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں کہ کہیں قرآن حکیم کا دل پر اثر نہ ہو جائے ۔ چوں کہ سورہ مریم میں سیدنا مسیح اور ان کی والدہ مطہرہ کی تعریف کی گئی ہے اور ان الزامات سے ان کو بری قرار دیا گیا۔ جو ان پر یہودی عائد کرتے تھے اس لئے تمام عیسائیوں پر اس کے سننے سے خاص اثر پڑا۔ خصوصیت سے ازبلا کا چہرہ تمتما اٹھا لیکن اس نے اس دفعہ ضبط سے کام لیا اور استقلال کے ساتھ بیٹھی رہی تلاوت قرآن کریم کے بعد ازبلا اٹھی اور یوں گویا ہوئی ۔

ازبلا :۔ حضرات آپ گواہ رہیں کہ میں مسیحی دین پر قائم ہوں ۔ میں پکی مسیحی ہوں اس لئے نہیں چاہتی کہ مسیحی ذلیل ہوں میرا مطلب نہیں کہ مسلمانوں کے سوالات کا ہمارے پاس کوئی حل نہیں ہے بلکہ ہمارے مقدس پادری جواب دینے کی طرف توجہ نہیں فرماتے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ مسیحی عقائد کے سمجھنے کے لئے روح القدس کی تائید کی ضرورت ہے حالاں کہ مسلمان اس بات کو کمزوری پر محمول کرتے ہیں ۔ امید ہے کہ ان الفاظ سے میری نسبت غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی اب میری درخواست ہے کہ گفتگو کا سلسلہ جاری کیا جائے

ایک پادری :۔ ہم کو ہرگز ہرگز ان کافروں سے گفتگو کی ضرورت نہیں ہے موجودہ گفتگو سے ہی ہمارے ایمان میں خرابی پیدا ہو گئی ہے میرا منشاء تو یہ ہے کہ ان کافروں کو اس گرجا سے فوراً نکال دیا جائے۔

دوسرا :۔ جوش میں گفتگو نہ کیجئے غور و فکر کے ساتھ معاملہ کو طے کیجئے میری بھی یہی رائے ہے گفتگو کو ختم کیا جائے کیوں کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ۔

عمر لحمی :۔ اے میرے بزرگو ! تم کو اپنے خداوند کی تعلیم پر بڑا ناز تھا ۔ کہ گال پر طمانچہ مارنے والوں کے سامنے دوسرا گال بھی پھیر دیا جائے ۔ یہ کیا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں ؟ کیا ہم زبردستی یہاں آئے ہیں کیا آپ نے ہم کو یہاں نہیں بلایا ؟ اب بھی اگر آپ صفائی سے کہہ دیں کہ آپ گفتگو کرنا نہیں چاہتے تو ہم فوراً یہاں سے چلے جائیں گے ۔ لیکن میں آپ کو بتا دوں کہ ہم اتمام حجت کر چکے ہیں اور خدا ہماری کوششوں کو ضائع نہیں فرمائے گا ۔ اب بتائیے ہم جائیں یا آپ گفتگو کرنا چاہتے ہیں ؟

پطرس :۔ مولوی صاحب بات یہ ہے کہ آپ مسیحی دین کی حقیقتوں کو سمجھنے والے نہیں ہیں نہ آپ اس غرض سے یہاں آئے ہیں ۔ اگر آپ کو گفتگو کا سلسلہ جاری رکھنا ہے تو اب آپ کو ہمارے سوالات کا جواب دینا پڑے گا ۔

عمر لحمی :۔ بہت اچھا ! میں آپ کو پوری آزادی کے ساتھ اجازت دیتا ہوں کہ آپ جو چاہیں سوال کریں ۔ ہم ٹھنڈے دل سے جواب دیں گے ۔

پطرس :۔ کیا قرآن میں انجیل کی تعریف بیان ہوئی ہے ؟ کیا آپ کا ایمان انجیل مقدس پر ہے ؟

عمر لحمی :۔ بے شک انجیل کی تعریف قرآن شریف میں آئی ہے اور ہم سب

مسلمانوں کا ایمان، انجیل، توریت اور زبور پر ہے۔

پطرس:۔ پھر آپ ہماری انجیلوں کو تسلیم کیوں نہیں کرتے؟

عمر لحمی:۔ اس لئے کہ یہ انجیل نہیں ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی افسانہ کا نام انجیل رکھ دے تو اس کو ماننا اس لئے لازم نہیں آتا کہ اس کا نام انجیل ہے قرآن حکیم نے جس انجیل کی تعریف کی ہے اس کو ہمارے سامنے پیش کرو

پطرس:۔ کیا قرآن کی انجیل اور ہے اور ہماری انجیل اور؟ اس کا ثبوت؟

عمر لحمی:۔ اس لئے کہ قرآن حکیم نے اصل انجیل کی تعریف کر کے اس انجیل کی تکذیب کی ہے اور اس کی غلط بیانیوں کی اصلاح فرمائی ہے۔

پطرس:۔ مثلاً ہماری انجیل کی وہ غلط بیانیاں کیا ہیں۔

عمر لحمی:۔ مثلاً متی کی انجیل ۱۲/۴۶ + ۵۰ میں حضرت مریم کو کافرہ لکھا ہے مگر قرآن کریم ان کو "صدیقہ" کے لقب سے یاد کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کافرہ نہ تھیں بلکہ مومنہ اور صالحہ تھیں۔ اسی طرح انجیل متی ۱۲/۴۶ + ۵۰ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے۔ کہ وہ سخت گستاخ اور اپنی ماں کی بے ادبی کرنے والے تھے۔ حالاں کہ توریت میں ماں کی تعظیم و تکریم کا سخت حکم ہے مگر قرآن کریم اس کی تردید کرتا ہوا کہتا ہے کہ وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ یعنی حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ کہ میں اپنی والدہ کا تابع دار ہوں اور مجھے ان کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم ہوا ہے یا مثلاً انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح ملعون تھے اور اسی لعنت کی وجہ سے وہ صلیب پر چڑھا دئے گئے۔ مگر قرآن کریم

نے ان کو روح اللہ کلمۃ اللہ اور وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (یعنی دین اور دنیا دونوں میں صاحب عزت) قرار دیا ہے (مسیح کے ملعون ہونے کے ثبوت میں کتاب گلیتون میں ۳/۱۳)

ایک آواز:۔ آپ غلط کہتے ہیں۔ انجیل میں تو ان کو خداوند لکھا ہے

عمر لحمی:۔ بے شک لکھا ہے اور اسی پر تعجب بھی ہے کہ آپ کے نزدیک خدا بھی ملعون ہو سکتا ہے۔ گویا آپ نے مسیح کو خدا مان کر ان پر لعنت بھیجی اور ذرا خیال نہ کیا کہ خدا تعالیٰ جو تمام حسنات کا جامع اور تمام کمالات کا منبع ہے وہ کس طرح لعنت کا مستحق ہو سکتا ہے۔ حقیقی لعنت کا مستحق تو شیطان ہے نہ کہ خدا۔ لیکن اسلام نے حضرت مسیح کو خدا نہیں۔ بلکہ انسان مانا مگر ساتھ ان کی طہارت و معصومیت کا بھی اظہار فرمایا۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ ملعون خدا بہتر ہے یا معصوم اور مطہر انسان؟

پطرس:۔ بحث تو اس پر ہے کہ آپ اناجیل کو کیوں نہیں مانتے آپ نے لعنت کی بحث چھیڑ دی۔ اگر آپ کے پاس اصل انجیل ہے جس کی قرآن نے تصدیق کی ہے تو اس کو ہمارے سامنے پیش کیجیئے۔

عمر لحمی:۔ آپ کو ہم سے مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ہاں پہلے آپ اپنی اناجیل کو موضوع جعلی اور بناوٹی تسلیم کیجیے۔ اس کے بعد اصل انجیل کا مطالبہ کیجئے۔ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن حکیم موجودہ اناجیل کا مصدق نہیں بلکہ مکذب ہے اور اس نے ان تمام غلطیوں کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ جو موجودہ اناجیل میں موجود ہیں بھلا بتائیے

وہ اناجیل بھی قرآنی اناجیل ہو سکتی ہیں جس میں مسیح کو خدا بتایا گیا ہو اور پھر ان کو سولی پر چڑھا کر مار بھی دیا گیا ہو؟ قرآن کہتا ہے مسیح نے فرمایا اِنِّی عَبْدُ اللّٰہ۔ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ۔ مسیح نہ قتل[1] کئے گئے اور نہ سولی پر چڑھائے گئے۔ تو قرآن نے آپ کی انجیلوں کی تصدیق کی یا تکذیب؟

پطرس:۔ کیا قرآن میں خداوند مسیح روح اللہ اور کلمۃ اللہ نہیں لکھا؟ کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ انسانیت سے بالاتر تھے؟

عمر لحمی:۔ بے شک لکھا ہے کہ مسیح کلمۃ اللہ تھے۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ اللہ کے کلمے بے شمار ہیں چنانچہ فرمایا کہ اگر سمندر سیاہی بن جائے۔ اور درخت قلمیں تب بھی اللہ کے کلمے نہیں لکھے جا سکتے کیوں کہ وہ بے شمار ہیں پس حضرت مسیح بھی خدا کے بے شمار کلمات میں سے ایک کلمہ ہیں

---

[1] یہ عبارت آیت مذکورہ کا ترجمہ نہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ اس کا ترجمہ ہے نہ ان یہودیوں نے مسیح کو قتل کیا۔ ورنہ سولی دی۔ اس پر خواجہ پادری نے یہ اعتراض کیا ہے کہ واقعی یہودیوں نے قتل نہیں۔ رومی حاکموں نے حاکموں نے قتل کیا اور آیت میں قتل یہود کی نفی ہے۔ نہ کہ مطلقاً قتل۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ کیوں کہ جب مدعا ثابت ہو گیا اور انہیں واقعات سے ہوا تو قاتل کوئی بھی کیوں نہ ہو۔ نفی درست نہیں ہوتی اور رومی حاکم خود بھی یہودی ہوں یہ بھی ہو سکتا ہے۔ متی انجیل میں لکھا ہے کہ یہودیوں کے حکم سے ہی رومی حاکم نے سولی دی (اقتدار احمد)

رہا مسیح کا روح اللہ ہونا۔ سو اس سے بھی یہ لازم نہیں آتا کہ وہ انسانیت سے بالاتر یعنی خدا تھے۔ کیوں کہ حضرت آدم کے متعلق بھی یہی الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ۔ جب میں نے آدم کو پورا بنا لیا تو پھر میں نے اس میں اپنی روح پھونکی۔ پس حضرت مسیح بھی آدم ہی کی طرح ہیں۔ اگر وہ خدا ہیں تو حضرت آدم اور ان کی تمام ذریت بھی خدا ہے!

پطرس:۔ اگر قرآن میں آدم کو بھی روح اللہ کہا گیا ہے تو یہ قرآن کی غلط بیانی ہے۔ خداوند یسوع کے سوا کوئی روح اللہ نہیں ہے۔

عمر لحمی:۔ آپ کے نزدیک تو سارا ہی قرآن غلط ہے! چوں کہ آپ نے قرآن حکیم سے حضرت مسیح کی خدائی کو ثابت کرنا چاہا تھا اس لئے میں نے قرآن سے ہی بتایا کہ مسیح خدا نہیں اگر روح اللہ ہونے سے وہ خدا ہو سکتے ہیں۔ تو حضرت آدم بھی خدا ٹھہرتے ہیں اگر آپ کے نزدیک یہ قرآن کی غلطی ہے تو آپ قرآن کو پیش ہی کیوں کرتے ہیں؟

ازبلا:۔ مگر آپ محمدؐ صاحب کو خدا کیوں مانتے ہیں؟ حالاں کہ انہوں نے دنیا میں خونریزی کی بنا ڈالی اور کافروں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔

عمر لحمی:۔ استغفر اللہ! میں اس عقیدہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! ہم اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف انسان مانتے ہیں۔ مگر تمام انبیاء کے سردار اور تمام نیکیوں کے سرتاج ہمارے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یعنی اللہ ایک ہے اور

محمد اللہ کے رسول ہیں۔ جو آنحضرت کو خدا جانے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے۔ رہا یہ کہ حضور نے دنیا میں خونریزی کی بناڈالی ؟ سو یہ بالکل غلط ہے۔ البتہ حضور نے کفار سے جہاد ضرور کیا۔ اور اسلئے کیا کہ کفار آپ کو اور آپ کے لائے ہوئے مذہب کو نیست و نابود کرنا چاہتے تھے۔ اور جو لوگ ایسے نہیں تھے ان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ قرآن کریم تو کہتا ہے وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ اللہ کے راستے میں صرف ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں (پادریوں نے ایک مدت تک یورپ کو اسلام کی نسبت غلط فہمی میں مبتلا رکھا ہے اور اس پر طرح طرح کے الزامات لگائے گئے ہیں یہی پادری مسلمانوں کو یہ کہہ کر بدنام کیا کرتے تھے۔ کہ وہ آنحضرت کو خدا مانتے ہیں ازبلا کا مندرجہ بالا سوال اسی غلط فہمی کا نتیجہ تھا۔

میکائیل:۔ آپ بار بار کہتے ہیں کہ ہماری انجیلیں اصلی نہیں ہیں حالانکہ انکو ان حواریوں نے روح القدس کی تائید سے لکھا۔ جن کی قرآن بھی تعریف کرتا ہے اور ان کو مومن قرار دیتا ہے اور پھر ان انجیلوں کی صداقت پر تمام دنیا کے عیسائی گواہی دیتے آئے ہیں پھر بھلا آپکی بات کو کس طرح صحیح تسلیم کیا جاسکتا ہے

عمر لحمی:۔ سوال تو یہی ہے کہ جن حواریوں کی طرف یہ انجیلیں منسوب ہیں انہوں نے ہی انکو مرتب کیا ہے۔ یا بعض مشرکین نے از خود لکھ کر انکی طرف منسوب کر دیا ہے۔ خود عیسائیوں کا اتفاق نہیں ہے کہ حواریوں نے ہی ان انجیلوں کو مرتب کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ خواہ حواری مرتب کریں یا کوئی رسول مرتب

کرے اسلام ان مرتب شدہ انجیلوں کا قائل نہیں ہے وہ تو اس انجیل کی تعریف کرتا ہے جو براہ راست حضرت مسیح کو خدا کی طرف سے بذریعہ وحی دی گئی چنانچہ قرآن کہتا ہے۔ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ ہم نے حضرت مسیح کو انجیل دی۔ خود حضرت مسیح فرماتے ہیں آتَانِيَ الْكِتَابَ مجھ کو خدا نے کتاب دی ہے اس کے مقابلہ میں آپ خود اقرار کرتے ہیں کہ ان انجیلوں کو حواریوں نے مرتب کیا۔ مگر قرآن انجیل کا براہ راست خدا کی طرف سے حضرت مسیح پر نازل ہونا بیان کرتا ہے۔ گفتگو یہیں تک ہونے پائی تھی کہ ازبلا کے والد صاحب (لاٹ پادری تشریف لے آئے اور انہوں نے آتے ہی پادریوں کو مندرجہ ذیل الفاظ میں ڈانٹ بتائی۔

لاٹ پادری:۔ تم لوگوں نے یہ کیا اکھاڑا جمایا ہے؟ کافروں سے مقدس گرجا گھر میں بیٹھ کر گفتگو کرتے ہو اور عیسائیوں کے عقائد اور ایمان کو خراب کرتے ہو؟ روزانہ میرے پاس عیسائی آکر آپ کی ناقابلیت کا رونا روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بہت سے مسیحی تذبذب میں ہو گئے ہیں۔ اور خود تمہاری لڑکی ازبلا میں آزادی پیدا ہو گئی ہے۔ (ازبلا کی طرف دیکھ کر) لڑکی تجھ کو کس نے یہاں آنے کے لئے کہا اور تجھ کو ان مباحث سے کیا غرض؟ تو چھپ چھپ قرآن کا مطالعہ کرتی ہے ہم کو تیری تمام حرکتیں معلوم ہیں۔ خیر یہ تو نادان لڑکی ہے لیکن تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ گرجا میں بیٹھ کر ان کافروں کے منہ لگتے ہو اور خداوند مسیح کی روح کو ناخوش کرتے ہو اگر آئندہ تم نے پھر یہ حرکت کی تو میں تم کو معزول کر دوں گا۔

لاٹ پادری کی اس ڈانٹ ڈپٹ سے تمام پادریوں کے حواس باختہ ہو گئے اور از بلا کا چہرہ فق ہو گیا کسی کی مجال کیا کہ وہ لاٹ پادری صاحب کو سمجھاتا۔ آخر ایک عیسائی نے جرأت کی اور لاٹ پادری صاحب کو مخاطب کر کے یوں گویا ہوا۔

ایک پادری :۔ میرے مقدس باپ! آپ نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل درست ہے۔ واقعی ان کافروں سے گفتگو کرنے میں سوائے نقصان کے اور کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن اے باپ! کیا آپ ہم کو تمام اسپین میں ذلیل کرانا چاہتے ہیں؟ کیا آپ کا منشا یہ ہے کہ اسپین میں عیسائیت کا خاتمہ ہو جائے؟ خدا کی قسم اگر اس موقعہ پر ہم نے ان کافروں کی مدافعت نہ کی تو ہم تمام ہسپانیہ میں شکل بھی کیا نہ دکھا سکیں گے۔ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ مسلمانوں کے اعتراضات کا ہم سے کوئی جواب نہ دے سکا۔ اگر آپ میری عاجزانہ درخواست کو قبول فرمالیں تو میں عرض کروں گا کہ بغیر آپ کی امداد کے مسلمانوں کے سوالات حل نہیں ہو سکتے کیوں کہ آج تمام اسپین میں آپ کی مقدس ذات کے سوا کوئی ایسا مسیحی خادم نہیں ہے جو اس فرض کو انجام دے سکے اور جواب دیکر کافروں کا منہ توڑ دے اگر آپ نے اسوقت مسیحی دین کی حمایت نہ کی تو اے مقدس باپ اس کا نتیجہ ہمارے اور مسیحی دین کے لئے خطرناک نکلے گا اور ہمارے منادہر جگہ ذلیل و خوار کئے جائیں گے کیا میں امید کروں کہ آپ خداوند یسوع مسیح کی امداد سے ان مسلمانوں کے سوالات کو حل کرنے پر آمادہ ہوں گے؟

لاٹ پادری : تم نے ان مسلمانوں کو بلا کر خود اس معاملہ کو اہم بنا لیا ہے اور مجھے افسوس ہے کہ تم لوگ مسلمانوں کے لچر سوالات کا بھی جواب نہ دے سکے اور الٰہیات کے مسائل پڑھ پڑھ کر . . . . . جاہل بن گئے۔ کیا یہ مسلمان صحیح جواب پانے پر راہ راست پر آ سکتے ہیں۔

میکائیل :۔ جی ہاں! وعدہ تو ان کا یہی ہے۔ کہ وہ اسلام کو ترک کر کے عیسائی مذہب اختیار کر لیں گے۔ اور اس مطلب کی ایک تحریر بھی انہوں نے لکھ کر ہم کو دے دی ہے۔

لاٹ پادری :۔ (عمر لخمی سے مخاطب ہو کر) فرمائیے آپ کے سوالات کیا ہیں؟

عمر لخمی :۔ اگر جناب اطمینان کے ساتھ میری باتوں کو سنیں تو عرض کروں آپ نے ہم غریبوں سے جو سلوک کیا ہے۔ اور جس مسیحی خلق کا آپ نے مظاہرہ کیا ہے۔ اس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ میں آپ سے کوئی بات نہ کروں مگر چوں کہ میں حق کی تلاش میں ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ کے وسیلہ سے ہدایت کی روشنی حاصل کروں اس لئے آپ سے گفتگو کرنے کا خواہشمند ہوں۔ بشرطیکہ آپ اطمینان سے میری گفتگو سنیں مجھے آپ کی ذات سے امید ہے کہ میرے شکوک کا یقیناً ازالہ فرمادیں گے

لاٹ پادری :۔ جناب آپ ہماری تلخ گوئی سے رنجیدہ نہ ہوں اگر آپ کو ہماری باتوں سے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو میں سب کی طرف سے معافی چاہتا ہوں بے شک آپ حق کے گرویدہ معلوم ہوتے

ہیں اور یقیناً خداوند مسیح کی ذات آپ کی دستگیری اور رہنمائی کرے گی اچھا آپ میرے مکان پر کل کسی وقت تشریف لائیں وہاں اطمینان سے آپ کے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جائے گا (پادریوں کی طرف مخاطب ہوکر) آپ حضرات بھی ضرور آئیے تاکہ آپ کو مسلمانوں کے سوالات کے جوابات کا علم ہو جائے۔ اور آپ ان کو جواب دے سکیں (عمر لحمی سے) بس آپ کل صبح آجائیے میرا غریب خانہ آپکے لئے کھلا ہے۔

چھٹا باب

لاٹ پادری کے مکان پر تیسری مجلس

ناظرین کرام! کو یہاں یہ بھی بتا دینا چاہیے کہ لڑکی ازبلا مجالس مناظرہ کے علاوہ اس سلسلہ میں کیا کرتی رہی اور اس کا کیا شغل رہا۔ اس دوران میں ازبلا کا مشغلہ سوائے زیر بحث مسائل کے اور کچھ نہ تھا مطالعہ کتب سیر و تفریح۔ سہیلیوں سے ملاقات وغیرہ سب اس مشغلہ کی نذر ہو گئی تھیں۔ عمر لحمی اور پادریوں کی گفتگو سے وہ اس نتیجہ پر پہنچ گئی کہ مسلمانوں کے سوالات کا جواب پادریوں کے پاس نہیں ہے اور ان کے عقائد کی بناء اس ریت پر ہے جو معمولی سی ہوا سے فضاء بسیط میں منتشر ہو جاتا ہے غرض وہ عیسائیت کی طرف سے پوری مذبذب ہو گئی۔ اور کوئی دلیل اس کو اس کے عقیدہ پر قائم نہ رکھ سکی اس دوران میں وہ کئی دفعہ عمر لحمی سے

مخفی طور پر ملی اور مذہب اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرتی رہی عمر لحمی اور ازبلا کے باپ (لاٹ پادری) کی گفتگو بھی اس کے مکان پر ختم ہو گئی اور اس پر ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔ مگر وہ برابر تحقیق میں مشغول رہی کئی دفعہ عمر لحمی کی وساطت سے اس نے قرطبہ کے قاضی اسلام زیاد ابن عمر سے ملاقات کا بھی شرف حاصل کیا اور ان سے اپنی تسلی کرتی رہی۔ زیاد بن عمر اسلام کے ایک متبحر عالم ہونے کے علاوہ بڑے زاہد مرتاض۔ شب زندہ دار اور خدا ترس بزرگ تھے اور اسپین کے مسلمان ان کو ولی اللہ سمجھتے تھے ان سے کئی بار کی ملاقات نے ازبلا کے قلب پر خاص اثر کیا اور اسکو اسلام سے محبت ہو گئی اور اجمالی طور پر سمجھ گئی کہ اسلام دین حق ہے۔ اور عیسائیت بطالت اور ضلالت کا مجموعہ ہے۔

یہ تو ڈیڑھ ماہ بعد کے واقعات ہیں۔ ہم یہاں لاٹ پادری اور عمر لحمی کی گفتگو کا حال درج کرتے ہیں۔

قرطبہ کے بڑے گرجا (کیتھڈرل) میں لاٹ پادری نے عمر لحمی سے کہا تھا۔ کہ تم کل میرے مکان پر آنا اور ساتھ ہی تمام پادریوں کو بھی دعوت دیدی تھی۔ اس لئے دوسرے دن صبح کو عمر لحمی اپنے چند رفقا اور علماء کے ہمراہ لاٹ پادری کے مکان پر پہنچ گئے (لاٹ پادری ازبلا کے والدہیں) پادری صاحب نے ان کو بڑی عزت سے ایک خاص کمرے میں بٹھایا۔ اور گفتگو سے پہلے فواکہات سے تواضع کی۔ اس اثنا میں بہت سے

زائد دیگر مسیحی علماء بھی آن پہونچے۔ تھوڑی دیر کے بعد لاٹ پادری نے عمر لحمی سے یوں خطاب کیا۔

لاٹ پادری:۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا سوال کریں گے۔ لیکن فروعات اور طویل طویل بحث میں نہیں پڑوں گا۔ میں تو دو ایک بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ دنوں کی بجائے گھنٹوں میں اور گھنٹوں کے بجائے منٹوں میں نتیجہ نکل آئے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اسلام اور مسیحیت کو ان کی تعلیم پر پرکھا جائے۔ جس کی تعلیم اعلیٰ ہو وہ مذہب سچا کیوں ٹھیک ہے نا؟

عمر لحمی:۔ مجھے کسی بات میں عذر نہیں ہے آپ جس معیار پر چلنا چاہیں چلیں میں بھی اس کا متبع کروں گا بے شک اسلام اور مسیحیت کی تعلیم سے ہی حق و باطل کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

لاٹ پادری:۔ شاباش! شاباش! یقیناً روح القدس کی تائید تمہارے شامل حال ہے اور تم بہت جلد گمراہی سے نکل کر ہدایت کی طرف آجاؤ گے۔ اچھا تم نے میرے مقرر کردہ معیار کو تسلیم کر لیا ہے اب میں آگے چلتا ہوں۔ دیکھو مذہب میں ایک تو تفصیلات ہوتی ہیں اور دوسرے اصول یا اس کا خلاصہ میں مسیحی مذہب کا خلاصہ تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں جو ایک لفظ سے زیادہ نہیں ہے اس کے مقابلہ میں تم کو بھی ایک ہی لفظ میں اسلام کا خلاصہ پیش کرنا ہوگا کیا تم کو یہ منظور ہے؟

عمر لحمی:۔ آپ فرمائیے مجھے آپ کی ہر بات منظور ہے۔

لاٹ پادری:۔ (پادریوں کی طرف دیکھ کر) دیکھو گفتگو اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی لفظ میں فیصلہ ہو جائے (عمر لحمی سے) اچھا سنو مسیحی مذہب کا خلاصہ ہے۔ "محبت" دیکھو محبت ایک لفظ ہے جس میں مسیحی مذہب کا خلاصہ آگیا ہے۔ اب تم کو بھی ایک ہی لفظ میں مذہب اسلام کا خلاصہ پیش کر دینا چاہیے۔

عمر لحمی:۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اسلام نے بھی اپنی تعلیم کا خلاصہ ایک ہی لفظ میں بتایا ہے اور جو تمام اصول اور فروع پر حاوی ہے۔ اسلامی تعلیم و احکام کا خلاصہ ہے "توحید"۔

لاٹ پادری:۔ اگر اسلامی تعلیم کا خلاصہ توحید ہے تو محبت اس سے خارج ہو گئی۔ نیز توحید کو تو ہم بھی اپنے مذہب کا خلاصہ کہتے ہیں؟۔

عمر لحمی:۔ اگر توحید آپ کے مذہب کا خلاصہ ہے تو آپ کو یہی پیش کرنا چاہیے تھا آپ نے توحید کے بجائے "محبت" کو عیسوی مذہب کا خلاصہ کیوں بتایا؟ رہا یہ کہ توحید کو مذہب کا خلاصہ تسلیم کرنے سے محبت خارج ہو جاتی ہے۔ سو یہ بالکل غلط ہے۔ درحقیقت محبت پیدا ہی ہوتی ہے توحید سے اگر توحید کو اس کی شرائط کے ساتھ تسلیم نہ کیا جائے تو محبت بے معنی چیز رہ جاتی ہے۔ صرف محبت کو خلاصہ مذہب قرار دینے کے معنی یہ ہیں کہ توحید کا بالکل انکار کر دیا جائے یا اس کو مذہب کا خلاصہ قرار نہ دیا جائے۔

لاٹ پادری:۔ بات یہ ہے محبت سے ہی توحید پیدا ہوتی ہے نہ کہ توحید سے محبت!

عمر لحمی:۔ یہ آپ کی الٹی منطق ہے۔ اگر محبت سے توحید پیدا ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ محبت ایک بے معنی لفظ ہے کیوں کہ بغیر توحید کے یعنی بغیر خدا کی معرفت کے جو محبت پیدا ہوگی اس میں خدا کی محبت تو شامل نہ ہوگی۔ کیوں کہ خدا کی محبت موقوف ہے اس کی معرفت پر اور حقیقی معرفت کا نام ہی توحید ہے۔ لہذا خالی خولی محبت سے خدا کی محبت ہر گز ثابت نہیں ہو سکتی۔

لاٹ پادری:۔ آپ نے طویل طویل گفتگو شروع کر دی میرا مطلب تو یہ ہے کہ اسلام میں محبت کا کوئی درجہ نہیں۔

عمر لحمی:۔ آپ غلط فرماتے ہیں۔ اگر اسلام میں محبت کا کوئی درجہ نہیں تو سمجھو کہ دنیا میں محبت ہے ہی نہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ عیسائی مذہب میں محبت کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ صرف صرف زبانی محبت محبت کا دعویٰ ہے۔ لیکن اس کا نہ تو کوئی معیار ہے اور نہ ثبوت۔

لاٹ پادری:۔ دیکھو ہماری آسمانی کتابوں کا یہ مشہور مقولہ ہے کہ خدا محبت ہے کیا یہ محبت کا ثبوت نہیں؟

عمر لحمی:۔ یہ سب زبانی جمع خرچ ہے جب تک محبت کا کوئی معیار مقرر نہ کر دیا جائے اس وقت تک محبت کے نظریہ کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

لاٹ پادری:۔ وہ معیار ذرا آپ ہی بیان فرمائیے؟ کیا ہماری کتابوں

میں خدا کو باپ نہیں کہا گیا؟ کیا باپ کو اپنی اولاد کی محبت نہیں ہوتی۔

عمر لحمی:۔ بات یہ ہے کہ محبت محبت کہنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ اس کی کل شرائط ثابت نہ ہو جائیں اگر کسی شخص کو کسی سے محبت ہے تو جب تک مصائب اٹھا کر اور اپنی جان و مال کی قربانی کر کے وہ اپنی محبت کا ثبوت پیش نہ کرے گا۔ اس وقت تک اس کو محب صادق نہیں کہا جا سکتا اس لئے اسلام نے محبت کا معیار اطاعت اور پیروی کو قرار دیا جو جانی اور مالی قربانی کا دوسرا نام ہے۔ قرآن مجید میں باری تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ؕ اے نبی کہہ اگر تم خدا کی محبت کا دعویٰ ہے۔ تو میری اتباع کرو۔ اس امتحان میں پورا اترنے کے بعد خدا تم سے محبت کرے گا۔ پس اس آیت نے محبت کا ایک معیار قرار دیدیا ہے جس نے جھوٹی اور سچی محبت میں خط امتیاز کھینچ دیا لیکن آپ کے ہاں محبت کا کوئی معیار ہی نہیں۔ ہر ابوالہوس اٹھ کر کہہ سکتا ہے کہ مجھ کو خدا سے محبت ہے

لاٹ پادری:۔ آپ نے پھر وہی لمبی چوڑی بحث شروع کر دی میں چاہتا ہوں۔ کہ ہر بات مختصر ہو اور اس کا دو ٹوک فیصلہ ہو جائے۔ اچھا بتائیے کہ کیا آپ کی کتاب میں بھی خدا کو باپ کہا گیا ہے۔ جو محبت کا اعلیٰ مقام ہے؟ بس اسی پر فیصلہ ہو جائے گا۔

عمر لحمی:۔ اگر اسلام خدا کے لئے "باپ" یا اَبْ (اَبْ کے معنی ہیں باپ

کا لفظ استعمال کرنا تو اس کی تعلیم کے نقص پر یہ سب سے بڑی دلیل ہوتی۔ اسلام نے اس گمراہ کن لفظ کو سرے سے اللہ کے لئے استعمال ہی نہیں کیا۔ البتہ اس کے مقابلہ میں وہ الفاظ استعمال فرمائے جو باپ کے مفہوم سے بدرجہا اعلیٰ مفہوم رکھتے ہیں۔

لاٹ پادری: تم بہت بڑے گستاخ ہو۔ لفظ "باپ" کو گمراہ کن کہتے ہو؟ اچھا جلد بتاؤ کہ باپ کے مقابلہ میں اسلام نے خدا کے لئے کونسا بہتر لفظ استعمال کیا ہے (یہاں پادری صاحب کی گردن کی رگیں مارے غصہ کے پھول گئیں اور منہ میں جھاگ آنے شروع ہو گئے)۔

عمر لحمی: خفا ہونے کی کوئی بات نہیں۔ خدا کے لئے لفظ باپ کو میں نے اس لئے گمراہ کن کہا کہ اس لفظ نے شرک کی بنیاد ڈال دی۔ اور لوگوں نے خدا کے لئے بیٹے تجویز کر لئے۔ آپ بھی تو حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں نا؟ رہا لفظ "باپ" کے مقابلہ میں کوئی بہتر لفظ جس کو اسلام نے خدا کے لئے استعمال کیا ہے تو لیجیے وہ لفظ رب ہے۔ رب کے معنی ہیں اس ذات کے جو ابتدا سے انتہا تک تربیت کرتا ہے اور اس کی تربیت میں کبھی انقطاع نہیں ہوتا پس اسلام نے خدا کیلئے لفظ رب استعمال کر کے یہ بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ کسی حالت میں بھی تربیت کا تعلق منقطع نہیں کرتا۔ لیکن لفظ باپ یا اب میں یہ خرابی ہے کہ باپ ایک زمانہ تک اپنے بچہ کی تربیت کرتا ہے پھر وہ اس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ باپ اختیاری امور میں بچہ کی تربیت کرتا ہے۔

غیر اختیاری امور میں اس کی تربیت کام نہیں دیتی مثلاً اگر بچہ بیمار پڑ جائے تو باپ اس کی بیماری کو دور نہیں کر سکتا۔ لیکن خدائے تعالیٰ کی تربیت میں یہ بات نہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کو کوئی چیز عاجز کرنے والی نہیں ہے۔ اس لئے وہ ہر اعتبار سے دائمی تربیت فرماتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اب (باپ) کے مقابلہ میں رب خدا کی شان کے شایاں ہے دوسرے لفظ رب خدا کی توحید کا مظہر ہے اور اب (باپ) دنیا میں شرک پھیلاتا ہے۔

لاٹ پادری: رب کے جو اثرات آپ نے بتائے ہیں۔ ان کا تو دنیا میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن باپ کی محبت کے مشاہدہ سے آپ انکار نہیں کر سکتے پھر بھلا ایسے بے معنی لفظ کو کون تسلیم کر سکتا ہے جس کا دنیا میں کوئی ثبوت نہ ہو؟ کیا باپ کی محبت کے اثرات سے آپ انکار کر سکتے ہیں؟

عمر لحمی: افسوس ہے کہ کفارہ پرستی نے آپ لوگوں کی عقلوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ ورنہ آپ ایسا نہ فرماتے۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ انسان ماں کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے۔ حالت طفلی۔ جوانی اور بڑھاپے میں اس کی تربیت ہوتی رہتی ہے گویا ابتداء سے لے کر انتہا تک اس کی تربیت ہوتی ہے۔ کیا یہ کام رب کا نہیں ہے؟ اور کیا آپ اس کا روزانہ مشاہدہ نہیں کرتے؟

لاٹ پادری: انجیل مقدس میں آتا ہے کہ "خدا باپ نے جہان سے

ایسی محبت کی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا انسانوں کے لئے قربان کر دیا اس سے بڑھ کر محبت کا اور کیا ثبوت ہو گا۔ کہ باپ اپنی محبوب ترین چیز کو محبت کی خاطر قربان کر دے؟

عمرلحمی:۔ انجیل کے اس بیان سے ہی آپ کے دعویٰ کا ابطال ہو جاتا ہے یعنی آپ کے نزدیک باپ وہ ہے جو اپنے معصوم اور بے گناہ بچہ کو ناپاک اور گناہگار انسانوں کی طرح ذبح کر ڈالے؟ گویا باپ کی محبت کا ظہور اس طرح ہوا کہ اس نے اپنے معصوم بچے ہی کو ذبح کرا دیا! مگر رب ایسا نہیں ہے۔ رب وہ ہے جو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ ظلم کرنے والے ہی کو سزا دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم نے فرمایا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى "کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ لیکن آپ کے باپ نے اپنے بچہ ہی کو ذبح کروا ڈالا اگر یہ کوئی محبت ہے کہ معصوم اور بے گناہ بچہ کو سولی پر چڑھا کر مار ڈالا جائے تو ایسی محبت اور ایسے باپ کو ہمارا اسلام ہے۔

لاٹ پادری:۔ (دوسرے پادریوں کی طرف مخاطب ہو کر) میں تو سمجھتا تھا کہ یہ شخص واقعی خداوند یسوع مسیح کی طرف رجوع کرنا چاہتا ہے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ تو سخت کافر ہے! میں نے اب تک جتنی باتیں کیں وہ خاص معرکے کی باتیں تھیں۔ مگر یہ لوگ ان کو کیا سمجھیں (عمر لحمی سے) آپ کا دل تو سیاہ ہو گیا ہے۔ خداوند یسوع مسیح تم کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔ اچھا اب تم یہاں سے چلے جاؤ تم کو مجھ

سے کوئی واسطہ نہیں۔ خواہ مخواہ پریشان کرنے کے لئے آگئے (پادریوں سے) آپ بھی ان لوگوں سے اب کوئی تعلق نہ رکھیں۔ تم نے دیکھا کہ یہ کیسے ضدی لوگ ہیں ایک بات بھی مان کر جواب نہیں دیتے؟

عمرلحمی:۔ مگر جناب ......

لاٹ پادری:۔ بس خاموش رہو معلوم ہو گیا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے اور تم کس مقصد کے لئے ہم سے گفتگو کرتے ہو۔ یہ کہہ کر لاٹ پادری صاحب اپنے مسیحی اخلاق کا ثبوت دیتے ہوئے بالائی کمرہ میں چلے گئے۔ اور عمر لحمی اور دیگر علماء نصر من اللہ و فتح قریب کا نعرہ لگاتے ہوئے باہر نکل آئے عمر لحمی اور علماء اسلام لاٹ پادری کے مکان سے نکل کر اور حق کی فتح کا نعرہ لگاتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ چوں کہ لڑکی ازبلا لاٹ پادری صاحب کی بیٹی تھی اس لئے نہایت خاموشی کے ساتھ وہ طرفین کی گفتگو سنتی رہی۔ اس کے ہمراہ اس کی سہیلیاں اور دیگر معزز مسیحی خواتین بھی اس گفتگو سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ شام کے وقت جب سہیلیوں کا دوبارہ اجتماع ہوا تو انہوں نے صبح کی گفتگو پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس آخری گفتگو کو سن کر ازبلا کا رہا سہا عقیدہ بھی ختم ہو گیا اور وہ اچھی طرح سمجھ گئی۔ کہ عیسائیت محض ایک ڈھونگ ہے جس کی نہ کوئی بنیاد ہے اور نہ اصول۔ پہلی مجلسوں میں تو وہ یہ خیال کرتی رہی کہ میکائیل اور پطرس وغیرہ ناقابل ہیں۔ اور میرے والد (لاٹ پادری) مسیحی دین کی حقیقت سے خوب

واقف ہیں۔ اس لئے اگر ان سے جواب نہیں بن پڑتا تو والد محترم تو ان کافروں کا منہ توڑ کر رکھ دیں گے۔ لیکن جب اس آخری گفتگو کو اس نے سنا تو بہت زیادہ نا امید ہو گئی۔ اور اس کو یہ فیصلہ کر لینا پڑا کہ عیسائی مذہب بیت عنکبوت[۵] سے بھی زیادہ کمزور ہے۔

اس واقعہ کو ایک ماہ سے زیادہ ہو چکا ہے ازبلا کے عقائد میں عظیم تغیر نمایاں ہو گیا ہے اب وہ خفیہ طور پر عمر لخمی اور ان کی وساطت سے دیگر علماء و زہاد اور قرطبہ کے اساتین علم و فضل سے ملاقات کر چکی ہے قرآن کریم کا وہ اب بہت زیادہ مطالعہ کرنے لگی ہے اور اس کے دل پر اسلام کی صداقت نقش ہوتی جا رہی ہے۔ اب وہ قرآن کریم اور انجیل کا مطالعہ اس نظر سے کرتی ہے کہ صداقت کی حامل کون سی کتاب ہے اور کون سی کتاب اوہام پرستی اور سریع الاعتقادی کا مجموعہ ہے اس نے توحید، نبوت۔ قرآن، نجات کفارہ اور شفاعت، حقیقت گناہ۔ انسانی اعمال اور اس کے نتائج پر اپنی فہم و بصیرت کے مطابق کافی غور کر لیا ہے۔ غرض وہ اب عیسائیت کی حلقہ بگوش نہیں رہی۔ بلکہ آستانہ اسلام پر سر جھکا چکی ہے۔ لیکن کبھی کبھی اس کو خیال گذرتا ہے کہ میں جس مذہب کو بچپن سے مانتی آئی ہوں اس کو کس طرح چھوڑوں؟ اسلام قبول کرنے کے بعد خبر نہیں کیا افتاد پیش آئے۔ ماں۔ باپ۔ رشتہ دار اور بھائی بہنوں کو تو چھوڑنا ہی پڑے گا۔

۵؎ مکڑے کا جالا ۱۲۔ (اقتدار احمد)

لیکن میری زندگی کیسے گزرے گی؟ پھر خود ہی کہتی کہ حق کی خاطر تو مصائب کو برداشت کرنا ہی پڑے گا اگر میں حق کو پہچان کر اس کا اعلان نہ کروں اور علانیہ اس کا اقرار نہ کروں تو میں خدا کی نظر میں مجرم ٹھیروں گی

ایک روز عمر لخمی کو ازبلا کی اس پریشانی کا حال معلوم ہوا تو انہوں نے خفیہ طریقہ سے کہلا بھیجا کہ وہ قرآن حکیم کی اس آیت کو صبح اور شام دس دس بار پڑھ لیا کرے اور قرآن کریم کا مطالعہ جاری رکھے آیت یہ ہے۔ رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِيۡرًا۔ اے میرے رب مجھے سچائی کے ساتھ داخل کر اور سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی سرکار سے مجھے پختگی عنایت کر اور میری دستگیری فرما۔

چنانچہ ازبلا نے ایسا ہی کیا اور روزانہ صبح و شام اس آیت کریمہ کا ورد کرتی رہی اس آیت کی تلاوت سے اسے محسوس ہوا کہ کوئی غیبی طاقت اس کے قلب و دماغ کو مطمئن کر رہی ہے اور اس کا خوف زائل ہو رہا ہے۔ اس عاجلانہ اثر سے اس کے ایمان کو اور زیادہ تقویت حاصل ہوئی اور وہ قرآن کریم اور اسلام کی اور بھی زیادہ گرویدہ ہو گی

ساتواں باب

قرطبہ میں اہل اللہ کی مجلس

جس زمانہ کا واقعہ ہم بیان کر رہے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں نے

تمام اسپین میں مدرسے اور مسجدیں تعمیر کرنی شروع کردی تھیں۔ اسلام کے بڑے بڑے علماء اور فقہاء اسپین کی سرزمین میں آ گئے تھے۔ خاص قرطبہ میں درس تدریس کا سلسلہ جاری ہوگیا تھا۔ زیاد ابن عمر ایک بہت بڑے محدث۔ فلسفی۔ شاعر اور مفسر تھے اور ساتھ ہی زہد و عبادت میں یگانہ روزگار تھے۔ ان کی دیانتداری۔ پاکبازی اور بے ریا عبادت کی وجہ سے تمام قرطبہ ان کا عاشق تھا۔ دن کو تو آپ درس وتدریس میں مشغول رہتے اور رات کو ان کے مکان پر علماء اور عمال حکومت کا جھمگٹا لگا رہتا آپ کا مکان جامع قرطبہ سے ملحق تھا اس لئے نماز عشاء سے فارغ ہوتے ہی تمام علم دوست ان کے مکان پر آجاتے تھے۔

ایک روز یہ صحبت گرم تھی اور اتفاق سے بڑے بڑے علماء اور شعراء حاضر تھے کہ اتنے میں حضرت شیخ زیاد بن عمر تشریف لائے انہیں دیکھ کر تمام لوگ سروقد کھڑے ہوگئے اور بیٹھنے کے بعد آپ نے تمام لوگوں کی خیریت پوچھی اور ایک شخص یوں گویا ہوئے

زیاد بن عمر:۔ بھئی! تمہاری کوششوں کو خدا بار آور کرے تم نے کفر کے گھر میں گھس گھس کر حق کا پیغام پہنچایا اور شکست دی۔ بہرحال تم نے اتمام حجت کردی ہے۔ ہاں تو لڑکی ازبلا کا اب کیا حال ہے؟

عمر لحمی:۔ حضرت یہ سب جناب کی دعا اور توجہ کا اثر ہے ورنہ میں تو ایک معمولی اور کمزور مسلمان ہوں آپ کی دعا سے ازبلا دل سے مسلمان ہوگئی ہے۔ چونکہ وہ آپ سے ملاقات کی از حد خواہشمند

تھی اس لئے وہ آج آپ سے شرف ملاقات حاصل کرنے کیلئے آگئی ہے

زیاد بن عمر:۔ ہیں! کیا ازبلا یہاں تشریف لائی ہیں

عمر لحمی:۔ جی ہاں برابر والے مکان میں ان کو ٹھہرا دیا گیا ہے اگر اجازت ہو تو حاضر خدمت ہوں۔

زیاد بن عمر:۔ ہاں بے شک جب وہ ملاقات کے لئے تشریف لائی ہیں تو میں ضرور ان سے ملاقات کروں گا۔

اسد:۔ (حاضرین میں سے ایک شخص) واللہ یا سیدی! یہ بڑا کام ہوا ہے اور تمام قرطبہ کے عیسائیوں میں ہلچل مچ گئی ہے مگر کیا صرف ازبلا ہی اسلام کی طرف مائل ہوئی ہیں یا ان کے ساتھ اور بھی ہیں۔

عمر لحمی:۔ اس امر کے متعلق ازبلا خود بتائیں گی۔

دوسرا شخص:۔ میں نے سنا ہے کہ عیسائی ازبلا کو قتل کر دینا چاہتے ہیں؟

عمر لحمی:۔ ازبلا نے اب تک بڑی رازداری سے کام لیا ہے اور سوائے تمہارے شہر کے کسی شخص کو یقین نہیں ہے کہ ازبلا مسلمان ہوگئی ہے یا ہو جائے گی۔ پھر قتل کرنے کے کوئی معنے سمجھ میں نہیں آتے

زیاد بن عمر:۔ اچھا اب ازبلا کو بلا لو۔ ان کی زبان سے یہ دلچسپ داستان اچھی معلوم ہوگی۔ تھوڑی دیر بعد ازبلا مجلس میں آجاتی ہے۔ اور زیاد بن عمر کو گاؤ تکیے سے لگا ہوا دیکھ کر اشارہ سے سلام کرکے بیٹھ جاتی ہے۔ تمام حاضرین بیک وقت اس کو اس کی ہمت و جرأت پر مبارکباد دیتے ہیں۔

زیاد بن عمر: بیٹی ازبلا! میں تمہاری حق پرستی پر تم کو مبارک باد دیتا ہوں کہ خدا نے تم کو کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی دولت سے مالا مال کیا۔ اور تثلیث کے گورکھ دھندے سے نکال کر توحید کے صاف راستہ پر تمہارا قدم جما دیا۔ بیٹی! یہ راستہ بڑا پر خطر ہے اور اس میں ثابت قدم رہنا بڑے بہادر انسان کا کام ہے۔ لیکن جن لوگوں کے دلوں میں اسلام اپنا آشیانہ بنا لیتا ہے۔ مصیبتیں اور تکلیفیں ان کے سامنے سے دھوئیں کی طرح اڑ جاتی ہیں اور خدا سلامتی کی راہیں ان کے لئے کشادہ کر دیتا ہے۔ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

ازبلا: مقدس باپ.......

زیاد بن عمر: یہ الفاظ تم کو ترک کرنے پڑیں گے۔ اسلام میں پاپائیت نہیں ہے۔ اسلام نے علماء کو وہ درجہ نہیں دیا جو عیسائیت نے پادریوں کو دیا ہے۔ یہاں تو کامل مساوات ہے اور علماء کا صرف اتنا ہی فرض ہے کہ وہ کتاب حکیم اور سنت نبوی کے مطابق مسلمانوں کی رہنمائی کرتے رہیں اور مسلمانوں کا فرض یہ ہے کہ وہ اس معاملہ میں علماء کی پیروی کریں۔ نہ یہ کہ ان کو خدا بنا لیں یا سفید سیاہ کا مالک بنا دیں۔

ازبلا: (شرما کر) اب آپ ہی مجھے تلقین فرمائیے کہ میں آپ کو اور دیگر پیشوایان اسلام کو کن الفاظ و القاب سے خطاب کروں میں چونکہ

ناواقف ہوں اس لئے آپ میری غلطی کو معاف فرمائیے۔

زیاد بن عمر: نہیں بیٹی میں نے تو تم کو صرف نصیحت کی ہے کہ آئندہ ایسے الفاظ ہم لوگوں کے لئے استعمال نہ کرنا اس میں تمہاری کیا غلطی ہے تم تو ابھی بہت سی باتوں سے ناواقف ہو، بس ہمارے اور دیگر مسلمانوں کے لئے "اے بھائی" (یا اخی) کے لفظ سے خطاب کرو۔ اگر اس سے زیادہ کچھ کہنا چاہو تو یا سیدی۔ باقی مقدس باپ الفاظ سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ کہیں ہم کو بھی خدا نہ بنا لیا جائے جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کو "بیٹے" کے لفظ سے دھوکا کھا کر "خدا باپ" کی طرح خدا بنا لیا گیا (مجلس میں مہذب قہقہ)

ازبلا: بہت اچھا آئندہ میں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کروں گی۔ یا سیّدی یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنی اس کنیز کو حق و صداقت کا راستہ دکھایا اور تثلیث و صلیب پرستی کی لعنت سے چھڑایا۔ اس ہدایت کا وسیلہ یہ میرے روحانی استاد اور مربی عمر لحمی ہیں جنہوں نے قرطبہ کے تمام پادریوں کو گھروں میں جا جا کر تبلیغ کی اور ان کے ذریعہ میرے کانوں نے سچائی اور حقیقت کو سنا۔ میرا دل دعا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر لحمی کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کر دے۔ اور آپ کی دعا سے میری زندگی اور موت اسلام پر ہو (اس پر تمام مجمع نے آمین کہی)

زیاد بن عمر: بیٹی! اللہ تعالیٰ تم سے کوئی بڑی خدمت لینا چاہتا ہے

اور یقیناً تمہاری ذات سے مسلمانوں کو بہت زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ یہ تو بتاؤ کہ تم نے کسی اور خاتون کو بھی اپنا ہمراز اور ہم عقیدہ بنایا؟

ازبلا:۔ ہاں یاسیدی! میری چار سہیلیاں اور ہیں۔ جو عیسوی مذہب سے برداشتہ خاطر ہو گئی ہیں اور اسلام کی طرف ان کا میلان ہو گیا ہے میں انشاء اللہ کل یا پرسوں ان کو بھی اپنے ہمراہ لاؤں گی تاکہ وہ یہاں آکر آپ سے برکت حاصل کریں اور ان کے دلوں میں اسلام کے متعلق جو شکوک رہ گئے ہیں۔ وہ بھی یہاں آکر رفع ہو جائیں۔

ایک شخص:۔ اللہ اکبر! لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر!

عمر لخمی:۔ میری بہن! وہ تمہاری کون سی سہیلیاں ہیں؟ واللہ ہم کو تو پتہ بھی نہیں چلا اور نہ اب تک تم نے ان کا کوئی تذکرہ کیا۔ کیا ان کا نام اور پتہ بتا کر مجھ پر مہربانی کرو گی؟

ازبلا:۔ الٰہیات میں جو میرے استاد میکائیل ہیں نا۔ ایک تو ان کی صاحبزادی ہیں۔ اور تین میری سہیلیاں ہیں۔ یہ سب کی سب مباحثوں میں برابر شریک ہوتی رہی ہیں۔

عمر لخمی:۔ کیا واقعی دل سے مسلمان ہو چکی ہیں اور عیسائیت کی خامیوں کو انہوں نے تسلیم کر لیا؟

ازبلا:۔ عیسائیت کی خامیاں تو ان پر اچھی طرح ظاہر ہو چکی ہیں اور اسلام کی حقانیت کا بھی دل سے اعتراف کرتی ہیں مگر ابھی ان میں اتنی جرأت نہیں کہ وہ اپنے موروثی مذہب کو چھوڑ کر اسلام کی قبولیت

کا اعلان کر دیں۔ نیز میکائیل کی لڑکی کو ابھی چند شبہات بھی لاحق ہیں جن کا وہ مجھ سے تذکرہ کرتی رہتی ہے۔

زیاد بن عمر:۔ خیر اللہ تعالیٰ ان میں اس بات کی بھی جرأت پیدا کر دے گا جس کی تم متمنی ہو ہم بھی ان کے لئے دعا کریں گے۔

عمر لخمی:۔ میکائیل کی صاحبزادی کو آپ کسی روز یہاں لے آئیں تاکہ اس کے شبہات کو بھی یہاں دور کر دیا جائے۔

ازبلا:۔ بس کل یا پرسوں ضرور اپنے ہمراہ لاؤں گی۔ اگر چاروں لڑکیاں میرے ہمراہ نہ آئیں تو میرا نو (میکائیل کی لڑکی کا نام) کو تو ضرور اپنے ہمراہ لاؤں گی۔

زیاد بن عمر:۔ بیٹی! میں تم سے پھر کہتا ہوں کہ تمام شبہات کو دور کر کے اسلام قبول کرنا کسی لالچ یا فریب میں آکر ہرگز مسلمان نہ ہونا۔ اس لئے کہ اسلام تو خلوص کو چاہتا ہے اور قرآن حکیم کہتا ہے کہ ایک مسلمان کی زندگی اور موت۔ عبادت و ریاضت۔ نشست و برخاست سونا اور جاگنا۔ غرض ہر چیز اللہ کے لئے ہو اور اسی کی خوشنودی اور رضا مندی ہماری زندگی کا نصب العین ہو۔

ازبلا:۔ یاسیدی! میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتی ہوں۔ کہ میں کسی لالچ اور طمع سے مغلوب ہو کر اسلام کے آستانہ پر نہیں آئی اور نہ میرا منشاء حصول دولت اور جاہ و حشمت ہے۔ آج تمام قرطبہ بلکہ تمام اسپین میں میرے باپ کو جو عزت حاصل ہے۔ وہ آپ بھی

جانتے ہیں۔

زیاد بن عمر:۔ جزاک اللہ! اللہ تعالےٰ تم کو استقامت بخشے اور تم پر اپنی رحمتیں نازل کرے (آمین)

عمر لخمی:۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جس کو قبول کرنے کے بعد انسان پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس کے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

ازبلا:۔ (مسکرا کر) میرے تمام گناہ تو ہفتہ وار ہمارے قرطبہ کے پادری صاحب جو محکمہ احتساب (انکوزیشن) کے انچارج ہیں معاف کر دیتے ہیں۔ اس لئے میں (سر جھکا کر) معصوم اور بیگناہ پہلے ہی سے ہوں!

زیاد بن عمر:۔ یہ محکمہ احتساب کیا ہے؟ اور پادری صاحب کا گناہوں کو بخش دینا کیا معنے رکھتا ہے؟ کیا آپ کے ہاں انسان بھی گناہ بخش دیا کرتے ہیں؟

ازبلا:۔ (شرم وندامت کے ساتھ) یا سیدی! یہ داستان بڑی دلچسپ ہے اور شاید آپ لوگوں کیلئے بالکل نئی ہو۔ کیوں کہ آپ کو عیسائی مذہب کے اندرونی معاملات سے واقفیت نہیں ہے۔

زیاد بن عمر:۔ کیا ہم کو ان واقعات اور معاملات سے آپ مطلع کریں گی؟ اس قسم کے دلچسپ معاملات تو ضرور سننے چاہییں اور تم سے بہتر ان کو کون بیان کر سکتا ہے؟

ازبلا:۔ یا سیدی! عیسائیوں میں یہ قاعدہ ہے کہ ہر مسیحی ہر ہفتہ گرجا میں

حضرت مسیح علیہ السلام کی قربانگاہ کے سامنے بڑے پادری کے روبرو اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے۔ اور پادری صاحب اس کے گناہوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ کیوں کہ مسیحی مذہب کے مطابق بڑے پادری کو گناہوں کے بخشنے کا اختیار ہے کیوں کہ وہ حضرت پطرس کا جانشین سمجھا جاتا ہے۔

زیاد بن عمر:۔ استغفر اللہ! لاحول ولاقوۃ الا باللہ! کیا انسان بھی خدا کے سوا گناہوں کو معاف کر سکتا ہے! اہا! اسی وجہ سے قرآن حکیم نے عیسائیوں کو یہ الزام دیا ہے۔ کہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ یعنی عیسائیوں نے اپنے احبار اور رہبان کو خدا کے سوا اپنا رب بنا رکھا ہے (حیرت سے) کیا پادری تمام گناہوں کے بخشنے کا اختیار رکھتے ہیں؟

ازبلا:۔ جی ہاں بشرطیکہ گناہوں کی معافی کا خواہشمند اپنے تمام خفیہ اور علانیہ گناہوں کا پادری صاحب کے سامنے اقرار کرے۔ اگر اس نے کوئی بات بھی چھپالی تو اس کی معافی نہیں ہے۔

آٹھواں باب

رازِ درونِ پردہ

گفتگو کے دوران میں ازبلا کے بعد عمر لخمی نے کہا۔

عمر لخمی:۔ تو گناہوں کی معافی کے لئے ہر قسم کی سیاہ کاریوں کو بیان کرنا پڑتا

ہوگا۔ اچھا آپ کس طریقہ سے معافی طلب کیا کرتی تھیں؟

ازبلا:۔ (شرم سے نیچی نگاہ کرکے) ہر شخص کو ایک معینہ تاریخ پر قرطبہ کے بڑے گرجا میں (جہاں آپ کا اور میکائیل اور پطرس کا مباحثہ ہوا تھا) حاضر ہونا پڑتا ہے اور......

عمر لخمی:۔ کیا لڑکیوں کو بھی حاضر ہونا پڑتا ہے؟

ازبلا:۔ جی ہاں۔ ہر بالغ لڑکی اور لڑکا وہاں حاضر کیا جاتا ہے اور پادری صاحب ایک ایک سے دریافت کرتے ہیں کہ اس نے اس ہفتہ کون کون سے گناہ کئے ہیں۔ بیان اور اقرار کرنے کے بعد پادری صاحب سر پر ہاتھ پھیر کر فرماتے ہیں۔ کہ جاؤ خداوند یسوع مسیح کی برکت سے تمہارے گناہ معاف ہوئے۔

عمر لخمی:۔ ہر شخص سے خلوۃ میں دریافت کیا جاتا ہے۔ یا سب لوگوں کے سامنے؟

ازبلا:۔ ہر شخص سے اگر گناہ کا اقرار علیحدہ کرایا جاتا تو یہ رسم اتنی شرمناک نہ ہوتی مگر وہاں تو ہر شخص سے تمام لوگوں کے سامنے اقرار کرایا جاتا اور گناہوں کی معافی کا پروانہ دیا جاتا ہے۔

عمر لخمی:۔ استغفر اللہ! یعنی کنوارے لڑکوں اور لڑکیوں کے سامنے؟

ازبلا:۔ جی ہاں! اور یوں کہیے (شرم سے سر جھکا کر) کہ کنوارے لڑکوں اور لڑکیوں سے بھی سب لوگوں کے روبرو ان کے گناہوں کا اقرار کرایا جاتا ہے اور سب سنتے ہیں!۔

عمر لخمی:۔ الٰہی توبہ! گناہوں کے اقرار میں تو بڑی بڑی شرمناک باتیں بھی ظاہر ہوتی ہوں گی مثلاً فرض کرو۔ کہ کسی شخص نے...... کا ارتکاب کیا تو اس کو عام لوگوں کے سامنے اقرار کرنا ہوتا ہوگا؟

ازبلا:۔ ایک بات کیا ہر برے سے برے فعل کا علانیہ اقرار کرنا پڑتا ہے اگر کوئی شخص اقرار نہ کرے اور معاملہ کو چھپا جائے۔ تو پھر اس کے گناہ معاف نہیں ہوتے اور وہ جہنم کا وارث ہو جاتا ہے۔

عمر لخمی:۔ تو اس طریقہ سے کنوارے لڑکوں اور لڑکیوں کے اخلاق پر تو بہت ہی برا اثر پڑتا ہوگا؟۔

ازبلا:۔ کیوں نہیں۔ مگر رومن کیتھولک عیسائیوں کے ہاں تو گناہوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ کیوں کہ گناہوں کی معافی.... کا طریقہ بہت سہل ہے۔ جس نے لوگوں کو ارتکاب گناہ پر دلیر بنا رکھا ہے۔

ایک شخص:۔ (مجلس میں سے) عام لوگوں کے گناہوں کو تو پادری صاحب معاف کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر خود پادری صاحب کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھیں تو ان کے گناہوں کو کون معاف کرتا ہے۔

زیاد بن عمر:۔ (مسکرا کر) شاید پادری صاحبان گناہ کرتے ہی نہیں! اس کے بعد حضرت زیاد بن عمر مجلس کو چھوڑ کر بالاخانہ میں تشریف لے جاتے ہیں اور یاد الٰہی اور ذکر و اذکار میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ازبلا:۔ (آنکھیں نیچی کر کے اور شرم و ندامت کے ساتھ) آپ کو کیا معلوم

کہ ہمارے پیشوا خصوصاً رہبان کیا کیا گل کھلاتے ہیں اور ان کی زندگی کس قدر پر از معصیت ہوتی ہے۔

عمر لحمی :۔ اچھا! کیا پیشوایان مذہب کی زندگیاں عام لوگوں کی زندگیوں سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہیں؟ ازبلا تم یہ کیا کہہ رہی ہو۔ دیکھو مسلمان ہونے کے یہ معنے نہیں کہ تم کسی پر غلط الزام لگاؤ۔ قرآن حکیم میں بہتان لگانے کی سزا بڑی سخت ہے۔

ازبلا :۔ ہاں بے شک آپ کو یہی خیال کرنا چاہیئے کیوں کہ آپ راہبانہ زندگی کی سیاہ کاریوں سے واقف نہیں ہیں اور چوں کہ آپ ان سیاہ کاریوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے اگر آپ میرے بیان کی تکذیب کریں یا اس کو باور نہ کریں تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔

عمر لحمی :۔ کیا واقعی ایسی ہی بات ہے؟ اگر ہے تو ذرا تفصیل سے بیان کرو (مجلس کے تمام حاضرین نے ازبلا سے درخواست کی کہ وہ عیسوی مذہب کے ان خفیہ حالات پر ضرور روشنی ڈالیں تاکہ اسلام کی بے کراں اور بے بہا نعمتوں کا اندازہ کرنے کا ہمیں موقعہ ملے)

ازبلا :۔ آپ جانتے ہیں کہ عیسائی مذہب میں ترک دنیا اور رہبانیت کی زندگی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے اکثر پادری راہب یا تارک الدنیا ہوتے ہیں۔ وہ حصول نجات کے خیال سے بڑی بڑی مشقتیں جھیلتے ہیں۔ اور طرح طرح سے اپنے جسموں

کو آزار پہنچاتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی عورتیں بھی راہبہ یا نن بن جاتی ہیں (نن ان عورتوں کو کہتے ہیں۔ جو حضرت مریم کے نقش قدم پر چل کر ہمیشہ کے لئے تجرد[1] کی زندگی گزارتی ہیں) لیکن اس کے ساتھ ہی راہب اور راہبہ اپنی عصمت کو محفوظ نہیں رکھ سکتیں۔ راہب اور پیشوایان دین بھی خراب ہوتے ہیں اور ننیں بھی اکثر حالتوں میں عفت بدست غیر بن جاتی ہیں۔ اعتراف گناہ کی جو یہ رسم ہے اس میں اکثر راہبوں کو اپنی خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ ننوں میں بھی بکثرت یہ اخلاقی مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض راہب تو اپنی ماں اور بہن تک ......

(یہاں ازبلا شرم کے مارے پانی پانی ہو جاتی ہے)

تمام مجمع :۔ استغفر اللہ! اللہ کی پناہ۔ توبہ توبہ!!!

عمر لحمی :۔ یہ باتیں صرف اس لئے ہوتی ہیں کہ تجرد اور رہبانیت کی زندگی کو عیسائی مذہب میں افضل قرار دیا گیا ہے جو فطرت اور قانون الٰہی کے بالکل خلاف ہے۔ عیسائیت کے بطلان کی یہ بھی زبردست دلیل ہے۔ کہ وہ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے۔ جو فطرت کے خلاف ہے۔ اور جس پر انسان ہر گز عمل نہیں کر سکتا۔ اسی واسطے اسلام کے داعی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا تھا۔ کہ (لا رهبانية

[1] یعنی علیحدگی کی زندگی۔ کنوارپن۔

فِی الْاِسْلَامِ ۔ اسلام میں رہبانیت یا ترک دنیا نہیں ہے ۔ پھر فرمایا۔ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ نکاح کرنا میرا طریقہ ہے اور جس نے میرے طریقہ سے منہ پھیرا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ قرآن حکیم فرماتا ہے کہ رہبانیت کو لوگوں نے خود ہی اختیار کر لیا ہے۔ حالاں کہ ہم نے ان پر اس بات کو لازم نہیں کیا تھا۔ لیکن وہ لوگ رہبانیت کو نباہ نہ سکے" اور ہے بھی یہی بات جو چیز سنت اللہ اور قانون آلٰہی کے خلاف ہو گی اس کو کس طرح نباہا جا سکتا ہے ۔

ازبلا :۔ کیا اسلام نے رہبانیت اور ترک دنیا سے منع فرمایا ہے ۔

عمر لحمی :۔ بے شک اور ابھی تم نے قرآن وحدیث کا فیصلہ کیا سنا ہے

(یہاں ازبلا پر رقت کی حالت طاری ہوتی ہے ۔ اور اسلام کی عظمت اس کے دل میں اور زیادہ چمک اٹھتی ہے)۔

ایک شخص :۔ ہاں تو راہب اپنی محرمات ابدیہ کو بھی فراموش نہیں کرتے !

ازبلا :۔ باتیں تو بہت زیادہ شرمناک ہیں مگر آپ اسی سے اندازہ لگا لیجیے کہ جب ماں اور بہن کی عزت بھی ان کے ہاتھ سے محفوظ نہیں رہ سکتی تو وہ کیا کچھ نہ کرتے ہوں گے ۔

(مسٹر لیکی نے اپنی کتاب "تاریخ اخلاق یورپ" میں بڑی شرح وبسط کے ساتھ راہبوں اور عام پادریوں کی سیاہ کاریوں کو بے نقاب

کیا ہے اور لکھا ہے کہ دنیا کا کوئی اخلاقی جرم ایسا نہ تھا جس کا وہ ارتکاب نہ کرتے ہوں حتیٰ کہ اپنی ماں اور بہن سے بھی ......)

ایک شخص :۔ کیا ننوں (مجرد عورتوں) کی اخلاقی حالت بھی ایسی ہی ہے ؟

ازبلا :۔ ان کی حالت راہبوں سے بھی زیادہ ناگفتہ بہ ہے نہایت بے شرمی سے ....

(خود یورپین مورخین نے اس واقعہ کو تسلیم کیا ہے کہ ننوں کے ایک مدرسہ کے حوض سے جب اس کو صاف کرایا گیا۔ کئی ہزار بچوں کی کھوپڑیاں نکلیں جو بغرض اخفانا اس میں ڈال دی گئی تھیں)

عمر لحمی :۔ اصل میں تمام فساد کی جڑ کفارہ کا عقیدہ ہے ۔ جس نے عیسائیوں کو گناہ کرنے کا لائسنس دیدیا ہے ۔

ازبلا :۔ بے شک آپ نے خوب سمجھا حقیقت میں کفارہ کے عقیدہ نے گناہ کا خوف ہی دل سے نکال دیا اور ہر شخص یہ سمجھنے لگا کہ ارتکاب گناہ کے بعد پادری کے روبرو اعتراف جرم کرنے سے ہر قسم کی خطائیں معاف کرا لیں گے ۔

عمر لحمی :۔ اللہ اکبر ! اسلام کی فضیلت اور حقانیت کا پتہ یہیں سے لگتا ہے ۔ اسلام نے جہاں کفارہ کی تردید فرما کر نجات و فلاح کو اعمال صالحہ پر مبنی قرار دیا تو ساتھ ہی یہ اصول بھی مقرر کر دیا کہ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۔ جس شخص نے ذرہ برابر بھی بھلائی کی ہو گی وہ اس کو ضرور دیکھے گا اور

جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اس کا مزہ ضرور چکھے گا۔

ایک شخص: ۔ (ازبلا سے) غالباً آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ عیسائیوں کو ارتکاب جرم پر کفارہ نے آمادہ کیا ہے مگر اس کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ عیسائی تمام انبیاء کو گناہگار مانتے ہیں اور ان کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں ہر قسم کا گناہ کرتے رہے ہیں۔

ازبلا: ۔ یہ بات تو غلط معلوم ہوتی ہے۔ کیوں کہ انبیاء علیہم السلام کو ہی گناہگار مان لیا جائے۔ تو گناہوں سے نفرت دلانے کے لئے پھر اور کون سی جماعت رہ جاتی ہے اور انبیاء کو حق رہ ہی جاتا ہے کہ وہ لوگوں کو گناہوں سے بچنے کی ہدایت کریں۔

عمرلحمی: ۔ بے شک آپ کا خیال صحیح ہے۔ مگر اس کا کیا علاج کہ عیسائی انبیاء علیہم السلام کو بت پرست (نعوذ باللہ) زانی اور کذاب تک تسلیم کرتے ہیں؟

ازبلا: ۔ یا سیدی! کیا واقعی عیسائیوں کا انبیاء علیہم السلام کے متعلق یہی عقیدہ ہے اور کیا وہ ان کو بت پرست اور کذاب بھی مانتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ان کی کس کتاب میں ایسا لکھا ہے

عمرلحمی: ۔ میری بہن! ابھی تم کو کیا معلوم ہے کہ عیسائی قوم کیسی بد اطوار قوم ہے۔ اور وہ گناہوں کا پروانہ حاصل کرنے کے لئے انبیاء پر کیسے کیسے الزام لگاتی ہے۔ چوں کہ تم نے ابھی اپنی الہامی کتابوں کو غور سے نہیں پڑھا۔ اس لئے تم کو ہماری باتیں سن کر حیرت ہوتی ہے۔ میں

تم کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اسلام کا ظہور نہ ہوتا۔ اور نبیوں کے سردار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو کر یہود و نصاریٰ کی غلط کاریوں کا پردہ فاش نہ کرتے تو آج انبیاء علیہم السلام کی عصمت و نبوت کا ذرہ نقشے سے بھی پتہ نہ چلتا۔

ازبلا: ۔ کیا عیسائی ایسے بے غیرت ہو گئے ہیں۔ کہ انبیاء کو گناہگار تسلیم کرتے ہوئے بھی ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ میرے خیال میں شاید آپ کو غلط فہمی ہوگئی ہے۔ میں نے تو آج تک نہیں سنا کہ انبیاء نے بت پرستی بھی کی ہے یا انہوں نے جھوٹ بھی بولا ہے۔ کیا عیسائیوں کی مذہبی اور الہامی کتابوں سے آپ اپنا دعویٰ ثابت کر سکتے ہیں؟

عمرلحمی: ۔ بے شک آپ کی الہامی کتابوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ازبلا: ۔ میری الہامی کتابوں میں؟ میری مذہبی اور الہامی کتاب تو قرآن عزیز ہے!

عمرلحمی: ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ عیسائیت کی حالت میں جن کتابوں کو تم الہامی یقین کرتی تھیں۔ ان میں یہ تمام باتیں لکھی ہیں۔

ازبلا: ۔ سخت حیرت ہے! براہ کرم ذرا اس کا ثبوت پیش فرمائیے۔

عمرلحمی: ۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ عیسائیوں کی کتابوں میں انبیاء کو (نعوذ باللہ) زنا کار۔ کذاب۔ اور بت پرست لکھا ہے۔ دیکھو حضرت لوط علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے کہ انہوں نے سگی بیٹیوں سے زنا کیا! (توریت ہاتھ میں اٹھا کر) دیکھو کتاب پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۶

حضرت داود علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے کہ انہوں نے ایک غیر عورت سے ہم بستری کی! دیکھو سموئیل ۲ باب ۱۱ آیۃ چہارم شمسوں پیغمبر کی بابت لکھا ہے کہ وہ ایک غیر عورت سے خراب ہوئے۔ اور دوسری عورت سے آشنائی کی (نعوذ باللہ) دیکھو کتاب قاضیون باب ۱۶

تمام حاضرین:۔ استغفر اللہ۔ خدا لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر استغفر اللہ استغفر اللہ!! (ازبلا شرم کے مارے پانی پانی ہو گئی اور زبان سے کچھ نہ کہہ سکی)

عمر لحمی:۔ اچھا اب سنو! کہ عیسائیوں کی الہامی کتابوں میں انبیاء کو جھوٹا بھی لکھا ہے۔ یعنی وہ باوجود نبی ہونے کے جھوٹ بولا کرتے تھے اول شمشون نبی نے جھوٹ بولا۔ اور ایک عورت کو تین دفعہ غلط بات بتائی دیکھو کتاب قاضیون باب ۱۶ دوم ایک مقدس پیغمبر نے (جن کا نام بائبل میں ظاہر نہیں کیا گیا) جھوٹ بولا دیکھو اول سلاطین باب ۱۳۔ ایک اور نبی نے بھی جھوٹ بولا دیکھو اول سلاطین باب ۲۰ مسیخا پیغمبر نے بھی جھوٹ بولا۔ دیکھو اول سلاطین باب ۲۲ آیت ۱۵۔ یرمیا پیغمبر نے خوب پیٹ بھر کر جھوٹ بولا۔ دیکھو کتاب یرمیاہ باب ۳۸۔ (ازبلا سے) تم پطرس رسول کو تو خوب جانتی ہو گی۔ اس کو عیسائی کیا مانتے ہیں۔

ازبلا:۔ تمام عیسائی پطرس رسول کو رسول اور نبی مانتے ہیں۔ اور تمام بڑے بڑے پادری پطرس رسول کے ہی جانشین سمجھے جاتے ہیں

اسی لئے ان کو گناہوں کے بخشنے کا بھی اختیار ہے۔

عمر لحمی:۔ بالکل ٹھیک اچھا کیا چاروں انجیلوں میں اسی پطرس کے متعلق نہیں لکھا۔ کہ جب دشمنوں نے حضرت مسیح کو گرفتار کر کے پطرس کو بھی گرفتار کرنا چاہا تو اس نے حضرت مسیح پر تین دفعہ لعنت بھیجی۔ اور یہ سفید جھوٹ بولا کہ میں اس (مسیح) کو نہیں جانتا؟

ازبلا:۔ بے شک ایسا ہی لکھا ہے اور میں نے تو انجیلوں کو اپنے استاذ میکائیل سے سبقاً سبقاً پڑھا ہے۔

عمر لحمی:۔ اچھا اب تیسری بات کا ثبوت لو کہ انبیاء نے عیسائیوں کے نزدیک بت پرستی کی۔ کتاب خروج (یہ توریت کا چوتھا حصہ ہے) باب ۳۲ آیۃ ۴ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی قوم کے کہنے سے بت بنائے۔ اور لوگوں کو بت پرستی کی تلقین کی۔ کتاب اول سلاطین باب ۱۱ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی بیوی کے کہنے سے آخری عمر میں بت پرستی کی اور اس طرح وہ مرتد اور مشرک بن گئے (نعوذ باللہ)

ازبلا:۔ الٰہی توبہ! الٰہی توبہ!

عمر لحمی:۔ دیکھو میرے ہاتھ میں یہ بائبل موجود ہے۔ میں نے آیتوں پر نشان لگا دیئے ہیں۔ ان کو تم بھی ایک نظر دیکھ لو کہ میں غلط تو نہیں کہہ رہا؟ (ازبلا نے بائبل کے اوراق کو الٹ پلٹ کر وہ تمام حوالے پڑھ ڈالے جو عمر لحمی نے پیش کئے تھے) ان حوالوں کے پیش کرنے

سے میرا مقصد یہ ہے۔ کہ عیسائی دلیری اور جرأت کے ساتھ ہر قسم کے گناہوں کا ارتکاب اس لئے کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ انبیاء کرام بھی ان کے نزدیک ان میں ملوث تھے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جب انبیاء اور صلحاء گناہ حتیٰ کہ زنا کا ارتکاب کر کے بھی اپنے منصب نبوت سے نہ گرے۔ تو ہم بھی سیاہ کاریوں کی وجہ سے خدا کے ..... نزدیک معتوب نہیں ہو سکتے!۔

ازبلا:۔ کیا قرآن مجید نے انبیاء کرام کو بالکل معصوم لکھا ہے؟

عمر لحمی:۔ قرآن کریم کا یہی تو سب سے بڑا کمال ہے کہ اس نے یہود و نصاریٰ کے غلط خیالات و الزامات کی پرزور تردید کی اور فرمایا کہ انبیاء کرام گناہ کرنا تو کیا وہ گناہ کا ارادہ بھی نہیں کرتے۔ قرآن عزیز کہتا ہے۔ مَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْھٰکُمْ عَنْہُ یعنے گروہ انبیاء جس چیز سے منع کرنے آتے ہیں وہ اس کے کرنے کا ارادہ بھی نہیں کرتے۔ نیز قرآن حکیم نے تمام انبیاء کو صالحین میں شمار کیا ہے

ازبلا:۔ کیا قرآن مجید میں یہ نہیں لکھا۔ کہ آدم علیہ السلام نے ممنوعہ درخت کا پھل کھایا؟ کیا خدا کے حکم کی خلاف ورزی گناہ نہیں ہے؟

عمر لحمی:۔ گناہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ جان بوجھ کر کسی قانون کی خلاف ورزی کی جائے۔ بھول چوک سے اگر خلاف ورزی ہو جائے تو اس کو گناہ نہیں کہتے۔ مثلاً روزہ دار کے لئے روزہ کی حالت میں

کھانا پینا حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ وہ گناہگار ہوتا ہے۔ اسی طرح آدم علیہ السلام نے بھی بھول کر ممنوعہ پھل کھا لیا تھا۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔ یعنی ہم نے آدم سے عہد لیا تھا۔ لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں ارادہ نہیں پایا۔

ازبلا:۔ سبحان اللہ! آج معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام کا کوئی گناہ نہ تھا ورنہ پادری صاحبان تو اکثر مسلمانوں پر یہی سوال کیا کرتے ہیں کہ قرآن میں حضرت آدم کو گناہگار لکھا ہے! (یکایک) اوہو! وقت بہت زیادہ گزر گیا۔ اب مجھے گھر چلا جانا چاہیے۔ والد صاحب (لاٹ پادری) اور والدہ میرا شدید انتظار کر رہی ہوں گی۔ ابھی میں نے کھانا بھی نہیں کھایا ہے۔

عمر لحمی:۔ اگر آپ فرمائیں تو کھانا یہیں حاضر کر دیا جائے۔ حضرت مخدوم (زیاد بن عمر) کا سفرۂ عام ہم سب لوگوں کے لئے بچھے گا آپ بھی اس میں شریک ہو جائیں۔ کیا میری درخواست قبول ہو جائیگی؟

ازبلا:۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ کھانا تو گھر ہی جا کر کھاؤں گی۔ کیونکہ والدہ صاحبہ کا دستور ہے کہ جب تک میں سیر و تفریح سے فارغ ہو کر گھر نہیں پہونچ جاتی۔ اس وقت تک وہ کھانا نہیں کھاتیں۔ وہ ہمیشہ میرے ہی ساتھ کھانا کھاتی ہیں۔

عمر لحمی:۔ آخر وہ کب تک آپ کو اپنے ساتھ کھلائیں گی؟ ایک نہ ایک

روز تو یہ راز کھلے گا ہی۔

ازبلا :۔ خیر اس وقت کی بات اسی وقت کے لیے چھوڑیئے اور اس وقت جانے کی اجازت دیجیے

عمر لخمی :۔ بہت اچھا! مگر ہاں بالاخانہ میں حضرت مخدوم (زیاد بن عمر) کو تو آپ کے جانے کی اطلاع کر دی جائے شائد وہ آپ کو رخصت کرنے کے لئے یہاں تک تشریف لائیں۔

ازبلا :۔ نہیں حضرت مخدوم کو تکلیف نہ دیجیئے۔

عمر لخمی :۔ اچھا تو آپ اپنی سہیلیوں کو کب اپنے ہمراہ لائیں گی۔

ازبلا :۔ اگر موقعہ ہوا تو کل ورنہ پرسوں تو ضرور حاضر ہوں گی اور سہیلیوں کو بھی ہمراہ لاؤں گی۔ آپ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ ان کو بھی میری طرح صراط مستقیم کی ہدایت کرے۔

(تمام حاضرین۔ آمین)

نانواں باب

باپ بیٹی کا مکالمہ۔

زیاد بن عمر کی اس مبارک اور نورانی مجلس سے اٹھ کر ازبلا نکلی اور سیدھی اپنے مکان کے لئے اس سڑک پر ہو لی جو قصر الشہداء سے سیدھی سوق العصافیر کو جاتی ہے اور جہاں سے ازبلا کا مکان چند قدم کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے۔ ازبلا راستہ قطع کر رہی ہے مگر وہ اس مجلس کی علمی

گفتگو سے اس قدر مسرور ہے کہ اس کو دنیا اور دمافیہا کی کچھ خبر نہیں اور وہ خاموشی اور وقار کے ساتھ قدم اٹھاتی چلی جا رہی ہے آدھ گھنٹہ کے بعد ازبلا مکان پر پہنچی۔ جہاں اس کی والدہ شدید انتظار کے لمحے گن رہی تھی۔ سب سے پہلے والدہ نے تاخیر سے پہنچنے کی وجہ دریافت کی اور ملازمہ سے دسترخوان بچھانے کو کہا۔ ازبلا اپنی ایک سہیلی کا نام لے کر اور یہ ظاہر کر کے کہ اس سے ملاقات میں ذرا تاخیر ہو گئی کھانا کھانے بیٹھ گئی۔ کھانے سے فارغ ہوتے ہی اس کے والد صاحب (لاٹ پادری) بھی پہنچ گئے۔

آہا! صبح کا کیسا سہانا وقت ہے۔ قرطبہ کی مساجد میں مؤذن اذان دے رہے ہیں۔ کیسی پیاری صدا ہے۔ اور کیسے پرسکون وقت میں اللہ کا نام بلند کیا جا رہا ہے۔ اور کس انداز سے غافل اور بے خبر بندوں کو اللہ رب العزت کی یاد کے لئے بیدار کیا جا رہا ہے۔ سبحان اللہ کیا دل نواز نغمہ ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ گرجاؤں میں بھی گھڑیال بجنا شروع ہوا۔ کیسی بے ہنگم اور بے معنی آواز ہے بھلا کہاں اللہ اکبر اللہ اکبر کا دل دوز نغمہ اور کہاں ٹن ٹن۔ ٹن ٹن۔ سچ ہے۔ ہر مذہب کا حال اس کی شرعی رسومات سے معلوم ہو جاتا ہے نمازی مسجدوں سے باہر نکلنے شروع ہوئے۔ مزدوروں، تاجروں، اور کاشتکاروں نے بازاروں۔ منڈیوں اور میدانوں کی راہ لی اور چڑیوں کا چہچہانا کسی قدر بند ہوا۔

ازبلا بستر سے اٹھ کر دارالمطالعہ میں چلی گئی۔ (یعنی گھر کے کتب خانہ میں) اور ایک میز پر بیٹھ کر کچھ کتابوں کا مطالعہ کرنے لگی۔ اتنے میں مقدس پطرس اور میکائیل بھی تشریف لے آئے۔ (یہ دونوں وہی بزرگ ہیں جنہوں نے عمر لحمی سے کیتھڈرل میں دو روز تک مناظرہ کیا تھا) ازبلا ان کو دیکھ کر سرو قد کھڑی ہو گئی۔ اور اس بڑے کمرہ میں ان کے ساتھ چلی آئی۔ جو ملاقات کرنے والوں کے لئے مخصوص تھا۔ تھوڑی دیر میں ازبلا کے والد صاحب بھی اسی کمرے میں آکر بیٹھ گئے۔ اور ازبلا کی والدہ کو بھی بلا لیا ازبلا اس غیر متوقع اور عجیب اجتماع کو دیکھ کر سہم گئی۔ اور اس کو شبہ ہو گیا کہ شائد ان حضرات کو میرے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اور اسلام سے میرے تعلق کا حال ان پر منکشف ہو گیا ہے۔ اس وقت ازبلا کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا۔ اور ایک جاتا تھا۔ قلب کی کیفیت دگرگوں ہو گئی۔ اور دماغ مختل ہو گیا۔ مگر اس نے ہوشیاری یہ کی کہ بہت ضبط سے کام لیا اور وہ فوراً پانی پینے کے بہانہ سے وہاں سے اٹھ کر دوسرے کمرہ میں چلی گئی۔

لاٹ پادری نے ازبلا کی ماں پطرس اور میکائیل کو مخاطب کر کے کہا۔

آپ کو معلوم ہے کہ لڑکی ازبلا کس حال میں ہے؟ اور وہ کس طرح میری ذلت اور رسوائی کے سامان کر رہی ہے؟ اسی چیز پر غور کرنے کے لئے میں نے آپ کو تکلیف دی ہے۔

پطرس:۔ ہیں! خیر تو ہے کیا بات ہے؟

لاٹ پادری:۔ بس خیر ہی خیر ہے۔ کئی دنوں سے ازبلا کی نسبت سن رہا ہوں کہ وہ مسیحی مذہب کو چھوڑ کر خفیہ طریقہ سے مسلمان ہو گئی ہے۔

ہیلینا:۔ (ازبلا کی والدہ) توبہ کرو توبہ! آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ خداوند یسوع مسیح ایسانہ کریں۔ بتاؤ تو اصل بات کیا ہے اور آج تم کو یہ غصہ کیوں ہے خواہ مخواہ میری بیٹی کو مسلمان بنا دیا!۔

لاٹ پادری:۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ بالکل سچ ہے اگر اب نہیں تو چند روز میں معلوم ہو جائے گا۔

پطرس:۔ مقدس باپ! آپ نے تو حیرت کی بات سنائی۔ ازبلا بڑی نیک لڑکی ہے۔ اس نے الٰہیات کے مسائل پڑھے ہیں۔ وہ کوئی جاہل لڑکی ہے۔ جو اسلام جیسے خونی مذہب کو قبول کرے گی۔

ہیلینا:۔ اچھا میں لڑکی کو بلاتی ہوں۔ خبر نہیں آپ کو کس بات سے شبہ ہو گیا ہے۔

یہ کہہ کر ہیلینا اس کمرہ کی طرف گئی۔ جہاں ازبلا سہمی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ہیلینا نے فوراً ازبلا کا بازو پکڑ لیا اور کہا بیٹی ذرا اٹھو دیکھو تمہارے والد بلاتے ہیں ازبلا جو تمام واقعہ کو سمجھ چکی تھی۔ اپنی ماں کے ساتھ اٹھ کر بڑے کمرے میں چلی آئی۔ اور اس کو لاٹ پادری کے سامنے بٹھا دیا گیا۔

ازبلا کے والد نے میکائیل کو اشارہ کیا۔ کہ وہ اس سے گفتگو کرے چنانچہ میکائیل نے ازبلا سے کہا۔

میکائیل:۔ بیٹی ہمیں پتہ چلا ہے کہ تم خفیہ طریقہ سے مسیحی مذہب سے برگشتہ ہوگئی ہو۔ کیا یہ سچ ہے؟ اگر تمہاری نسبت کسی نے یہ جھوٹی خبر اڑا دی ہے تو تم اس کی تردید کر سکتی ہو۔

یہ استفسار سن کر ازبلا خاموش ہوگئی اور آنکھیں نیچی کر کے اپنے رخساروں پر آنسوں گرانے لگی۔

ہلینا:۔ دیکھا میں نہ کہتی تھی۔ کہ میری بچی پر کسی نے یونہی الزام لگا دیا ہے وہ بچاری اس خبر کی کیا تردید کرے۔ اس کے آنسو بتا رہے ہیں کہ مسیحیت سے برگشتہ ہونے کا الزام سراسر غلط ہے۔

لاٹ پادری:۔ ذرا تم تو خاموش رہو خود ازبلا کو جواب دینے دو۔ ہاں ازبلا۔ بولو تمہاری نسبت یہ کیسی خبر ہے؟

ازبلا بدستور سر جھکائے خاموش بیٹھی ہے۔ آخر میکائیل اور پطرس کے مجبور کرنے پر اس نے اپنے لب خاموش کو حرکت دی اور یوں گویا ہوئی۔

ازبلا:۔ میں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ اور نہ میں حقیقی دین سے برگشتہ ہوئی

میکائیل:۔ اب تک اگر اسلام قبول نہیں کیا تو کیا آئندہ قبول کرنے کا ارادہ ہے؟

ازبلا:۔ آئندہ کے متعلق آپ مجھ سے کیوں سوال کرتے ہیں یہ سوال تو میں بھی آپ کی نسبت کر سکتی ہوں۔

میکائیل:۔ اچھا بتاؤ تم اسلام کو کیسا مذہب سمجھتی ہو؟

ازبلا:۔ میں اسلام کو اور لوگوں کی طرح برا بھلا نہیں کہتی۔ کیوں کہ

مسلمانوں کی کتاب میں حضرت عیسیٰ علیہ کی تعریف کی گئی ہے۔ اور مسلمان حضرت مسیح کے نام کے ساتھ علیہ السلام کا فقرہ ضرور لگاتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان ہمارے عیسیٰ کی بہت بڑی عزت کرتے ہیں۔

میکائیل:۔ گویا تمہیں اسلام اور مسلمانوں سے محبت ہے؟

ازبلا:۔ اب اس کا نام خواہ محبت رکھ لو یا کچھ اور بہرحال میں احسان فراموش نہیں ہوں۔ اگر مسلمان ہمارے عیسیٰ کی عزت کرتے ہیں۔ تو میں بھی ان کے رسول اور ان کی کتاب کی عزت کرتی ہوں

پطرس:۔ بس معلوم ہو گیا کہ واقعی تم اندرونی طور پر مسلمان ہو گئی ہو۔ ورنہ تم اسلام اور مسلمانوں کی اتنی تعریف نہ کرتیں۔ اچھا یہ تو بتاؤ تم جس مذہب کو اب تک مانتی رہی ہو یعنی مسیحی مذہب اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔

ازبلا:۔ میرا انجیل شریف اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر میرا ایمان ہے البتہ میں بعض ان غلطیوں کو نہیں مانتی جو بعد میں مسیحی مذہب کے اندر پیدا ہو گئی ہیں

لاٹ پادری:۔ (میکائیل۔ پطرس اور ازبلا کی والدہ کی طرف مخاطب ہو کر) اب تو تم کو معلوم ہو گیا۔ کہ لڑکی کے خیالات کیسے ہیں۔ بس گفتگو بند کرو اور لڑکی کا کچھ علاج سوچو تاکہ میری پیشانی پر کوئی داغ نہ لگے۔

پطرس :- مقدس باپ میرا خیال ہے کہ لڑکی کو کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے اگر ہم اس کو سمجھائیں گے۔ تو اس کی ضرور اصلاح ہو جائے گی آپ ہم کو موقعہ دیجئے کہ ہم اس کی غلط فہمیوں کو دور کر دیں لڑکی ایسی نہیں کہ وہ مسلمان ہو جاتے۔ آخر اس نے الہیات کے سبق پڑھے ہیں۔

لاٹ پادری :- بہت اچھا! آپ کوشش کر کے اس کو سمجھایئے ورنہ میں اس کا کوئی اور علاج سوچوں گا۔

گفتگو یہاں تک ہونے پائی تھی۔ کہ مجلس برخاست ہو گئی۔ اور لاٹ پادری اپنے ہمراہ میکائیل اور پطرس کو لے کر باہر بڑے گرجا کی طرف چل دیئے۔ کیوں کہ آج تمام سپین کے عیسائی زائرین کا ہجوم ہے اور وہ اولیا کے تبرکات (ہڈی وغیرہ) اور لاٹ پادری کی زیارت کے لئے دور دور سے آئے ہوئے ہیں۔ اسی تقریب میں شامل ہونے اور ہزاروں عیسائیوں کو برکت دینے کے لئے لاٹ پادری صاحب تشریف لے گئے ہیں۔

ان پادریوں کے چلے جانے کے بعد ازبلا اپنے مکان کے ایک کمرہ میں خاموش بیٹھی ہوئی۔ اپنے مستقبل کی فکر کر رہی ہے اور اس کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ ضرور مجھ کو مبتلائے آلام کیا جائے گا۔ اور سخت آزمائشوں سے مجھ کو گزرنا پڑے گا۔ تاہم وہ اپنے قلب کو مطمئن پاتی ہے۔ اور وہ ہر مصیبت کو برداشت کرنے کے لئے تیار

ہو گئی ہے۔ ازبلا کی والدہ کو اس گفتگو کے بعد بھی یقین نہیں آیا۔ کہ ازبلا پر اسلام قبول کرنے کا الزام صحیح ہے وہ اب تک یہی سمجھ رہی ہے کہ لڑکی کے والد کو غلط فہمی ہو گئی ہے۔ ورنہ معاملہ مخدوش نہیں ہے۔ اتنے میں ازبلا نے ایک کاغذ اٹھایا اور میز پر جلدی سے ایک خط لکھا یہ خط اپنی سہیلی میرانور (میکائیل کی لڑکی) کے نام تھا۔ جس کا مضمون حسب ذیل ہے۔

میری بہن! کل شب کو میں اپنے پیشوا زیاد بن عمر کی مجلس میں شریک ہوئی جہاں میرے روحانی باپ عمر لخمی اور دیگر علماء بھی شریک تھے بہن وہاں کا میں کیا حال بیان کروں۔ عجیب نورانی اور روحانی مجلس تھی۔ اس میں شریک ہو کر میرے ایمان کو بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ کاش تم بھی وہاں موجود ہوتیں! مگر میں اپنے روحانی پیشوا (زیاد بن عمر) سے وعدہ کر آئی ہوں۔ کہ کل یا پرسوں تم کو بھی اس مجلس میں شرکت کی غرض سے ضرور لاؤں گی۔ آج ایک عجیب واقعہ گزرا معلوم ہوتا ہے کہ میری آزمائش کی جائے گی۔ دعا کرنا کہ خدا مجھ کو سچائی پر قائم رکھے۔ واقعہ یہ ہوا کہ والد صاحب کو خبر لگ گئی۔ کہ میں مسلمان ہو گئی ہوں۔ اس لئے انہوں نے تمہارے والد (میکائیل) اور پطرس کو مکان پر بلایا اور مجھ سے مختلف سوالات کئے۔ اب دیکھو ادھر تو والد صاحب اور ادھر میکائیل اور پطرس کیسی مشکل میں پھنس گئی تھی! مگر میں نے بھی ان کو خوب جواب دیئے۔ اب پطرس والد صاحب

سے یہ وعدہ کر گئے ہیں کہ اس لڑکی کو ہم سمجھا لیں گے۔ اگر کوئی ایسا موقعہ پیش آئے۔ تو تم تینوں سہیلیوں کے ساتھ ضرور شرکت کرنا باقی حالات زبانی عرض کروں گی

(تمہاری سہیلی۔ ازبلا)

خط لکھ کر ازبلا نے خادمہ کو بلایا۔ اور کہا کہ ذرا میرانو کے پاس جاکر ان سے ایک کتاب لے آؤ۔ اور لو یہ خط کئی روز سے میرے پاس پڑا ہے۔ ذرا اس کو بھی میرانو کو دیتی آنا۔ خادمہ خط لے کر میکائیل کے مکان کی طرف چلدی اور مکان پر پہنچ کر خط میرانو کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس نے خط کو فوراً پڑھا اور خادمہ سے کہہ دیا کہ میں شام کو خود ہی کتاب لے کر آؤں گی۔

شام کو ازبلا۔ میرانو اور دیگر تین سہیلیوں کا قرطبہ کے اسی باغ میں اجتماع ہوا۔ جہاں پہلے پہل ازبلا نے عمر لخمی کی گفتگو سنی تھی یہاں ازبلا نے سہیلیوں سے تمام واقعات بیان کئے۔ اور ان سے مشورہ لیا۔ نیز یہ بھی طے پایا۔ کہ کل شام کو کسی وقت زیاد بن عمر کی مجلس میں ہم سب کو شریک ہونا چاہیے اور ان کو بھی آج کے تمام واقعات سے مطلع کر دینا چاہیے۔ باغ کی سیر و تفریح اور نجی گفتگو کے بعد ازبلا اور تمام لڑکیاں اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئیں۔

دسواں باب

پادریوں کے لئے ازبلا کا شکنجہ

دوسرے روز صبح کو ازبلا کے پاس میکائیل کی ایک خادمہ آئی۔ اور اس نے آکر ایک پرچہ دیا۔ پرچہ میں تحریر تھا۔ کہ بیٹی ازبلا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔ تم اسی وقت تمام کاموں کو چھوڑ کر میرے مکان پر آجاؤ میں منتظر ہوں گا" ازبلا سمجھ گئی کہ یہ کل کی اسکیم کی تعمیل ہے۔ وہ اپنی والدہ کو مطلع کر کے فوراً روانہ ہو گئی۔ میکائیل کے مکان پر پطرس اور ایک اور مشہور راہب بھی تشریف فرما تھے۔ جنہوں نے راہبانہ زندگی کی بدولت تمام ملک اسپین میں مقبولیت اور مرجعیت حاصل کر لی تھی۔ ادھر میکائیل کی لڑکی میرانو نے اپنی سہیلیوں کو بلانے کے لئے کسی کو دوڑا دیا۔ اور بہت ہی جلد سہیلیاں بھی پہنچ گئیں۔ آخر میکائیل نے ازبلا سے یوں خطاب کیا۔

میکائیل:۔ کل تم نے ہمارے سوالوں کا جواب گول مول دے کر معاملہ کو ٹال دیا۔ میں آج تم سے صاف صاف گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ بولو تم صحیح صحیح جواب دو گی۔

ازبلا:۔ اول تو میں آپ کے سامنے جواب دینے کے قابل نہیں دوسرے کوئی ایسی بات بھی نہیں کہ سوال وجواب کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ تاہم آپ سوال کریں میں اپنی سمجھ کے مطابق جواب دینے

کی کوشش کروں گی۔

میکائیل:۔ کیا تم مسلمان ہو گئی ہو۔

ازبلا:۔ میں اس کا جواب کل دے چکی ہوں۔ اس سے زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتی۔

میکائیل:۔ اچھا تم یہ بتاؤ کہ تثلیث مقدس پر تمہارا ایمان ہے؟ اور تم خداوند یسوع مسیح کو اللہ واجب الوجود مانتی ہو؟۔

ازبلا:۔ میں خدا کو تو خدا تسلیم کرتی ہوں۔ مگر انسان کو خدا نہیں مانتی۔

میکائیل:۔ معلوم ہوا کہ تم خداوند یسوع کی الوہیت کو تسلیم نہیں کرتیں بس اب تمہارے مسلمان ہونے میں کیا شک باقی رہ گیا؟

ازبلا:۔ میرا مطلب یہ ہے کہ انجیل شریف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی ثابت نہیں ہوتی۔

میکائیل:۔ خدا کے لئے تم انجیل مقدس پر تو بہتان نہ باندھو۔ کیا انجیل مقدس میں تم نے نہیں پڑھا۔ کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں؟

ازبلا:۔ خدا کے بیٹے تو اور بھی گزرے ہیں۔ اس لئے ان کو بھی خدا ماننا چاہیئے؟۔

میکائیل:۔ ہرگز نہیں سوائے خداوند یسوع مسیح کے کوئی انسان حقیقی معنوں میں خدا کا بیٹا نہیں کہلایا۔

ازبلا:۔ (انجیل ہاتھ میں لے کر) اچھا آپ مجھے اس آیت کا مطلب سمجھا دیجئے آیت یہ ہے۔

یہودیوں نے مسیح کو سنگسار کرنے کے لئے پھر پتھر اٹھائے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں۔ ان میں سے کس کام کے سبب مجھے سنگسار کرتے ہو۔ یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب نہیں۔ بلکہ کفر کے سبب تجھے سنگسار کرتے ہیں۔ اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا کہ تم خدا ہو۔ جب کہ اس نے انہیں خدا کہا۔ جن کے پاس خدا کا کلام آیا تو تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے اس لئے میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں؟ (انجیل یوحنا باب ۱۰ آیات ۳۱ سے ۳۶ تک)

یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو توریت وغیرہ کتابوں میں خدا کہا گیا ہے۔ اسی طرح مجھے بھی خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ پہلے انبیاء کو خدا کن معنی میں کہا گیا ہے؟ عیسائی بھی مانتے ہیں کہ پہلے لوگوں کو مجازاً اور محبت کے طور پر خدا کہا گیا ہے میں کہتی ہوں کہ اسی مفہوم کے ساتھ محبت کے طور پر حضرت مسیح کو بھی.... خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ نہ یہ کہ واقعی مسیحی خدا تھے جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔

میکائیل:۔ کم بخت لڑکی تو بہت بڑی مناظر ہو گئی ہے؟ ہم سے

پڑھ کر ہمیں سے ان آیات کا مطلب دریافت کرتی ہے۔ گویا ہم جاہل ہیں اور تو عالم۔ مگر دیکھ پہلے انبیاء حقیقی معنی میں خدا یوں نہیں ہو سکتے کہ وہ معصوم نہیں تھے۔ اور چونکہ خداوند مسیح بیگناہ اور معصوم تھے۔ اس لئے وہ خدا بھی تھے۔

ازبلا: یہ گناہگاری اور بے گناہی پر تو کوئی گفتگو نہیں سوال تو یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اسی طرح کہا جس طرح دیگر انبیاء کو خدا کہا گیا۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام حقیقی معنی میں خدا تھے۔ تو دیگر انبیاء کو بھی خدا ماننا پڑے گا۔ دوسرے ان آیات میں حضرت مسیح یہودیوں کے الزامات کا جواب دے رہے ہیں۔ اگر واقعی وہ خدا کے بیٹے ہوتے تو یہودیوں کے الزام کو تسلیم کر لیتے۔

میکائیل: آہا کیا کہنے ہیں۔ بڑی عالمہ ہو۔ اب ہمارے بھی کان کترنے لگیں؟ معلوم ہو گیا۔ کہ تم اب خوب پختہ ہو گئی ہو۔ اگر خداوند مسیح خدا نہ تھے۔ بلکہ محض انسان تھے۔ تو وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ کیسے ہو گئے؟ کیا انسان، انسان کے لئے کفارہ ہو سکتا ہے؟ اور کیا انسان گناہوں سے معصوم ہے؟

ازبلا: میں تو نہیں سمجھ سکتی کہ آپ نے یہ قاعدہ کہاں سے گھڑ لیا کہ انسانوں میں سے کوئی انسان بھی معصوم نہیں ہو سکتا حالانکہ خود انجیل میں ایک شخص ملک صدق شالیم کی بابت لکھتا ہے۔

یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا (دیکھو انجیل عبرانیوں باب ۷ آیت ۳)

پھر انجیل شریف میں حضرت زکریا اور ان کی بیوی کی نسبت لکھا ہے۔ اور وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خدا کے سارے حکموں اور قانون پر بے عیب چلنے والے تھے۔ (انجیل لوقا باب اول آیت ۶)

معلوم ہوا کہ ملک صدق شالیم، زکریا، اور ان کی بیوی یقیناً معصوم اور بے گناہ تھے۔ ورنہ خدا کے بیٹے کے مشابہ اور بے عیب وغیرہ الفاظ بے معنی ہو جائیں گے۔ پس بے گناہی میں حضرت مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ اور معصوموں کی طرح آپ بھی معصوم تھے

رہا کفارہ کا معاملہ سو یہ بھی انجیل سے ثابت نہیں کیوں کوئی انسان کسی انسان کے گناہ برداشت نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ خدا خود انسانوں کے گناہوں کو سر پر لادھ کر سولی پر مر جائے انجیل میں تو حضرت مسیح نے فرمایا۔ کہ نجات اعمال سے ہو گی نہ کفارہ سے چنانچہ لکھا ہے

"ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ اس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا (دیکھو انجیل متی باب ۱۶ آیت ۲۷)

ایک شخص نے آکر کہا کہ اے استاد میں کون سی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں مسیح نے کہا....اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ اس نے کہا کون سے حکموں پر؟ یسوع نے کہا یہ کہ خون نہ کر۔ زنا نہ کر۔ چوری نہ کر وغیرہ (انجیل متی باب ۱۹ آیت ۱۶ سے ۲۰ تک۔ انجیل مرقص باب ۔ آیت ۱۷-۱۸ انجیل لوقا باب ۱۸۔ آیت ۱۸)

ان آیات سے ثابت ہوا کہ نجات اعمال سے ہی ہے۔ حضرت مسیح نے سائل کے جواب میں یہ نہیں کہا کہ تو کچھ بھی عمل نہ کر کیونکہ میں تیرے گناہوں کا کفارہ ہو جاؤں گا۔

میرکائیل:۔ لڑکی تو ہم کو پڑھانے آئی ہے؟ کیا تجھے ہم پر اعتبار نہیں؟ دیکھ ہم تیرے استاد ہیں۔ ہم جو کچھ بتائیں اس کو تسلیم کر تو اپنی عقل سے انجیل شریف کے باریک مضامین کو نہیں سمجھ سکتی۔ کفارہ کا مسئلہ تو بعد کی چیز ہے۔ پہلے خداوند یسوع مسیح کی خدائی اور الوہیت کا مسئلہ حل ہونا چاہیے۔ دیکھو حضرت مسیح زندہ آسمان پر اٹھائے گئے جس کو مسلمان بھی مانتے ہیں کیا یہ خدائی کی دلیل نہیں ہے؟ خداوند یسوع نے بڑے بڑے معجزات دکھائے مردوں کو زندہ کیا۔ اندھوں کو بینائی بخشی۔ کیا ان سے خداوند کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی؟ پس پہلے خداوند کی خدائی پر ایمان لاؤ یا انکار کرو۔ اور بعد میں کسی اور بات پر گفتگو کرو۔

ازبلا:۔ کفارہ کا مسئلہ چونکہ آپ ہی نے چھیڑا تھا۔ اس لئے میں نے بھی اس پر گفتگو شروع کر دی۔ اگر حضرت مسیح آسمان پر زندہ اٹھائے جانے سے خدا ہو سکتے ہیں۔ تو ایلیا بھی خدا ہونے چاہییں۔ کیونکہ وہ بھی بائبل کے بموجب زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے (دیکھو ۲ سلاطین باب ۲۔ آیت ۱۲)

رہا حضرت مسیح علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا اور اندھوں کو بینائی بخشنا سو ان سے بھی ان کی خدائی ثابت نہیں ہوتی کیونکہ دیگر انبیاء نے بھی یہی معجزات دکھائے۔ جن کا ذکر صراحت کے ساتھ بائبل میں مذکور ہے۔ اگر یہ معجزات کسی کو خدا بنا دیتے ہیں۔ تو دیگر انبیاء بھی خدا ٹھہرے۔

پطرس:۔ دیکھو تو! یہ لڑکی کس قدر دھوکہ دے رہی ہے۔ اری نادان لڑکی! دیگر انبیاء نے جو معجزات دکھائے وہ اپنے اختیار سے نہیں بلکہ خدا کے اختیار اور حکم سے دکھائے۔ لیکن خداوند مسیح نے اپنے اختیار سے معجزات دکھائے جس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا تھے۔

ازبلا:۔ اول تو معجزات دلیل نبوت بھی نہیں ہیں چہ جائیکہ وہ دلیل الوہیت ہوں۔ یعنی مسیحی مذہب کی رو سے یہ ضروری نہیں ہے کہ جو شخص معجزات دکھائے وہ نبی بھی ہو جب وہ نبی بھی نہیں ہو سکتا تو خدا کس طرح ہو سکتا ہے؟ دیکھو حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں۔ وہ بھی کرے گا بلکہ اس سے بڑے بھی کام کرے گا (انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۲)

رہا آپ کا یہ فرمانا کہ حضرت مسیح کے معجزات اختیاری تھے اور دیگر انبیاء کے اضطراری یعنی نبیوں نے خدا کے حکم سے معجزہ نمائی کی۔ مگر مسیح نے اپنے اختیار سے بڑے بڑے کام کئے سو یہ بھی غلط ہے۔ کیوں کہ انجیل شریف سے ثابت ہے کہ صرف معجزہ نمائی ہی میں نہیں۔ بلکہ ہر کام میں حضرت مسیح ایسے ہی مجبور تھے۔ جیسے اور انبیاء حضرت مسیح جب کوئی معجزہ دکھاتے تو پہلے خدا سے مدد طلب کرتے۔ چنانچہ آپ نے روٹی اور مچھلی کا جو معجزہ دکھایا اس میں آپ نے خدا سے مدد طلب کی۔ ایک دوسری جگہ حواریوں سے فرمایا۔ کہ روحوں کا نکالنا دعا پر موقوف ہے۔ مسیح نے ایک مردہ کو خدا سے دعا کر کے زندہ کیا (ان سب کے لئے دیکھو انجیل متی ب ۱۴ آیت ۱۸۔ انجیل مرقس ب ۹ آیت ۲۹۔ انجیل یوحنا ب ۱۱ آیت ۴۱)

گیارہواں باب

ایمان فی المیزان

انزبلا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا:

معجزات کے صدور میں حضرت مسیح علیہ السلام کا کوئی اختیار نہ تھا جس کا ثبوت انجیلوں سے پیش کر دیا گیا۔ اب میں کہتی ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہر کام اور ہر معاملہ میں دیگر انسانوں کی طرح مجبور محض تھے اگر وہ خدا ہوتے تو یہ مجبوری ان کو لاحق نہ ہوتی اور۔۔۔۔۔۔ قادر مطلق۔ مختار کل اور مدبر خدا کی طرح وہ بھی ہر کام کرنے میں آزاد ہوتے۔ اور دوسرے سے مدد مانگنے کی ان کو ضرورت پیش نہ آتی

حضرت مسیح فرماتے ہیں۔ (انجیل کھول کر)

جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے بلکہ اسے (بیٹے کو) عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا۔ اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے (انجیل یوحنا ب ۵ آیت ۲۶-۲۷

یعنی حضرت مسیح کی زندگی بھی خود ان کی نہ تھی۔ بلکہ خدا کی بخشی ہوئی تھی اور ان کو خدا ہی نے عدالت کرنے کا اختیار بخشا تھا۔ بغیر خدا کی بخشش کے وہ عدالت بھی نہیں کر سکتے تھے۔ دلیل یہ دی کہ مسیح آدم زاد ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ بغیر خدا کی مدد کے آدم زاد کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے (یوحنا ب ۵ آیت ۳۰)

نیز فرمایا: میں آسمان سے اترا ہوں نہ اس لئے کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے مطابق عمل کروں (یوحنا ب ۶ آیت ۳۸)

پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح دیگر انسانوں کی طرح مجبور محض تھے۔ اور جو دوسرے کا محتاج اور مجبور ہو۔ وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ لہذا مسیح بھی خدا نہیں ہو سکتے۔

پطرس :۔ (میکائیل سے) آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہ لڑکی کس قدر پختہ ہو گئی ہے۔ اور مسلمانوں نے سمجھا بجھا کر اس کو کیسا چرب زبان بنا دیا ہے؟ اب کیا آپ کو یقین ہے کہ راہ راست پر آجائے گی؟ میرے خیال میں تو اس سے گفتگو فضول ہے۔ کیونکہ اب یہ عقیدت مند نہیں رہی بلکہ سخت گستاخ بن گئی ہے۔

میکائیل :۔ اب مجھے بھی یقین ہو گیا ہے۔ کہ اس لڑکی پر شیطان نے پورا قبضہ جما لیا ہے (ازبلا سے) جتنی دلیلیں تم نے بگھاری ہیں ان کے جواب تو بالکل صاف ہیں۔ اور تم نے آلہیات کے اسباق میں پڑھا بھی ہے باقی اور جواب بھی ہیں۔ جن کو تم بالکل نہیں سمجھ سکتیں لیکن اب جواب دینے کے بجائے ہم تمہارے جملہ خیالات سنیں گے تاکہ ہم کو تمہارے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ تم نے نہایت صفائی سے مسیح کی الوہیت اور کفارہ کے متعلق اپنا خیال ظاہر کیا۔ اب آگے بیان کرو۔

ازبلا :۔ میں نے نہ تو انجیل شریف سے انکار کیا اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام سے بلکہ میں تو یہ کہتی ہوں کہ اصل انجیل کی تعلیم سے حضرت مسیح نہ تو خدا ثابت ہوتے ہیں۔ اور نہ کفارہ کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے یہ سب عیسائیوں کی ایجاد ہے

میکائیل :۔ گویا دنیا کے تمام عیسائی جھوٹ بولتے ہیں۔ اور جملہ عیسائیوں نے انجیل شریف کے خلاف اتفاق کر رکھا ہے کم بخت اور جہنمی لڑکی! اگر تو کسی بات کو سمجھ نہیں سکتی۔ تو بزرگوں کے فیصلہ ہی کو تسلیم کر۔ کیا یہ تمہارے باپ جو لاٹ پادری ہیں۔ اور جن کو گناہوں کے بخشنے کا پورا پورا اختیار بھی حاصل ہے وہ بھی ان باتوں کو غلط سمجھے ہوتے ہیں کیا تمام بطریق قسیس۔ رہبان۔ علماء دین اور دین الٰہی کی خدمت کرنے والے سب کے سب گمراہ ہیں! کیا کوئی بھی ان مسائل میں تیرا ہمنوا ہے۔

ازبلا :۔ جس طرح انجیل شریف سے مسیح کی الوہیت اور کفارہ ثابت نہیں ہوتا۔ اسی طرح موجودہ نام نہاد عیسائیوں کا انجیل سے عیسائی ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے خیالات میرے لئے حجت نہیں ہو سکتے۔

میکائیل :۔ واہ۔ واہ گویا ہم مصنوعی اور جھوٹے عیسائی ٹھیرے اور تو حقیقی اور سچی عیسائی! کم بخت تیری عقل کو آخر کیا ہو گیا ہے؟ تو تو بزرگوں سے بھی منحرف ہو گئی۔ آخر تیرے پاس کیا ثبوت ہے کہ

موجودہ عیسائی سچے عیسائی نہیں ہیں؟

ازبلا:۔ خفا ہونے کی کوئی بات نہیں۔ معاملہ بالکل صاف ہے۔ اگر آپ نے موجودہ عیسائیوں کو انجیل شریف کی رو سے عیسائی ثابت کردیا تو میں ان کے فیصلہ کو بدل وجان تسلیم کر لوں گی۔ اور ان کے قول کے سامنے انجیل سے ہرگز کوئی استدلال نہیں کروں گی۔ بس آپ انجیل سے موجودہ عیسائیوں کا مسیحی ہونا ثابت کر دیجئے۔

میکائیل:۔ اگر کوئی شخص آفتاب کے وجود سے انکار کردے تو اس کو کس طرح سمجھایا جاسکتا ہے؟ تمام دنیا میں عیسائی موجود ہیں۔ اور تو کہتی ہے کہ وہ انجیل کی رو سے عیسائی نہیں ہیں۔ آخر اس کا ثبوت؟ ہم سب کے عیسائی ہونے کا ثبوت کیا یہ کم ہے کہ ہم انجیل شریف کو مانتے ہیں۔ خداوند مسیح کی الوہیت کے قائل ہیں۔ کفارہ اور مسیح کے خون پر ہمارا ایمان ہے؟

ازبلا:۔ انجیل کو کیا مسلمان نہیں مانتے؟ پھر کیا آپ ان کو عیسائی کہہ سکتے ہیں؟ رہا الوہیت مسیح اور کفارہ پر ایمان لانا تو یہ عیسائی ہونے کی کوئی دلیل نہیں بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگ

. . . . . .

. . . .

. . . ہرگز عیسائی نہیں ہیں۔ کیوں کہ ان عقیدوں کا انجیل سے پتہ نہیں چلتا۔

پطرس:۔ او نابکار لڑکی! تجھے کیا ہو گیا ہے۔ اور تو کیوں ہمارے

عیسائی ہونے میں شک کر رہی ہے کم بخت اگر ہم عیسائی نہیں تو اصلی عیسائیوں کا ثبوت دینا تیرے ذمہ ہے۔ بتا اصلی اور حقیقی عیسائی دنیا میں کہاں بستے ہیں؟

ازبلا:۔ آپ جس قدر چاہیں غیظ وغضب کا اظہار فرمالیں۔ لیکن حق بات کو چھپایا نہیں جائے گا۔ اگر آپ مجھ سے ثبوت مانگتے ہیں کہ موجودہ عیسائی ہرگز مسیحی نہیں ہیں۔ اور یہ کہ سچا مسیحی کون ہو سکتا ہے۔ تو میں انجیل شریف سے ہی اس کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہوں۔

میکائیل:۔ اری کم بخت باتیں کیوں بناتی ہے ثبوت کیوں پیش نہیں کر دیتی؟

ازبلا:۔ بہت اچھا سنئے سچے عیسائیوں کی نشانیاں یا علامات انجیل شریف میں اس طرح آئی ہیں۔

اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھا لیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے۔" (انجیل مرقص ۱۶ آیت ۱۷ و ۱۸)

دوسری جگہ ایمان دار مسیحی کی نشانی یہ بتائی۔

شاگردوں نے یسوع کے پاس الگ آکر کہا کہ ہم اس (بدروح) کو

کیوں نہ نکال سکے؟
اس نے ان سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب۔ کیوں کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور اور وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی
(انجیل متی ۱۷ آیت ۱۹ و ۲۰)

یعنی اگر کسی عیسائی میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا سکے گا۔ انجیل شریف کے ان دو مقاموں سے سچے عیسائیوں کی نشانیاں مندرجہ ذیل ثابت ہوئیں:۔

(۱) بد روحوں کا نکالنا (۲) نئی نئی زبانیں بغیر سیکھے بولنا (۳) زہریلے سانپوں کو اٹھا لینا (۴) زہر کا پیالہ پی لینا۔ اور ضرر سے محفوظ رہنا (۵) بیماروں پر ہاتھ رکھ کر صحت یاب کر دینا (۶) پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا۔

پس جو شخص عیسائیت کا دعویدار ہے اس کو چاہیے کہ پہلے وہ ان علامات کو اپنے اندر ثابت کرے۔ اچھا آپ بھی تو مسیحی ہیں؟ ان چھ باتوں کو چھوڑیئے اور کسی بیمار پر ہاتھ رکھ کر اس کو شفا دیدیجئے۔ آپ کسی پہاڑ کو تو اپنی جگہ سے کیا ہٹائیں گے۔ لیجیے یہ پتھر پڑا ہوا ہے آپ اس کو دس بیس گز ہی پرے ہٹا دیجئے۔ تا کہ

انجیل کی رو سے آپ کا سچا مسیحی ہونا ثابت ہو جائے

میکائیل:۔ بے شک انجیل میں یہ سب کچھ موجود ہے۔ مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ جو مسیحی یہ معجزات نہ دکھائے تو وہ مسیحی نہیں ہے؟ دوسرے یہ تمام علامات صرف حواریوں کے ساتھ مخصوص ہیں نہ کہ عام عیسائیوں کے لئے بھی!

ازبلا:۔ یہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔ انجیل میں تو صاف لکھا ہے کہ جس عیسائی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس کے کہنے سے پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے گا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جس عیسائی کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ وہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ دوسری یہ بات کہ ان تمام نشانیوں کا تعلق صرف حواریوں سے ہے عام عیسائیوں سے نہیں یہ بھی غلط ہے کیوں کہ انجیل میں یہ صاف لکھا ہے کہ اور ایمانداروں کے درمیان یہ معجزات ہوں گے اگر یہ نشانیاں صرف حواریوں سے مخصوص ہیں تو "ایمانداری" بھی انہیں کے ساتھ مخصوص ہے اس سے بھی ثابت ہوا کہ حواریوں کے بعد کوئی بھی سچا مسیحی پیدا نہیں ہوا۔

پطرس:۔ میں تب ہی تو کہتا ہوں کہ تو انجیل کے اسرار اور بھیدوں کو نہیں سمجھ سکتی اری بے وقوف ان معجزات سے مراد روحانی[۱]

۱؎ "خدا جب دین لیتا ہے۔ عقل بھی چھین لیتا ہے۔" (اقتدار احمد خاں)

امور ہیں۔ یعنی بیماریوں سے مراد روحانی بیماریاں زہر سے مراد کفر جس کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیوں پر کفر کا حملہ بھی ہو تو وہ ایمان سے منحرف نہیں ہوں گے۔ وغیرہ

ازبلا: ذرا سوچ کر جواب دیجئے آپ مجھے تو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ مگر کہیں آپ اس کے مصداق ثابت نہ ہو جائیں۔ دیکھئے حضرت مسیح فرماتے ہیں۔

جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ اس سے بڑے کام کرے گا (یوحنا ۱۴ باب آیت ۱۲)

اگر معجزات سے مراد روحانی امور لئے جائیں تو ماننا پڑے گا کہ حضرت مسیح نے نہ تو کسی مردہ کو زندہ کیا نہ اندھوں کو بینائی بخشی نہ بدروحوں کو نکالا۔ اور نہ لوگوں کو اچھا کیا۔ بلکہ آپ نے روحانی مردوں۔ دل کے اندھوں اور ناپاک روحوں کو اچھا کیا یعنی ان میں ایمان کی روشنی پیدا کر دی۔ لیکن آپ حضرت مسیح کی نسبت یہ تاویل ہرگز پسند نہیں کرتے۔ تو دوسروں کے لئے یہ نیا قاعدہ کیوں گھڑا جاتا ہے۔ کیونکہ مسیح نے فرمایا جو کام میں کرتا ہوں" پس مسیح نے جو کام بھی کئے اور جس نوعیت سے کئے ویسے ہی کام ایمانداروں کو کرنے چاہئیں ورنہ وہ ایماندار نہیں رہتے

پطرس: اس کافرہ لڑکی کو سمجھانا بہت مشکل اس کا علاج افہام

و تفہیم نہیں بلکہ وہی سزا ہے جو انکویزیشن (محکمہ احتساب جس کے فیصلہ کے بعد مجرم کو شکنجوں میں کسا جاتا تھا) تجویز کرے۔

(میکائیل سے) آپ اس لڑکی کو گھر سے نکال دیجئے اور مقدس باپ (لاٹ پادری) سے کہہ دیجئے کہ اب اس کا مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔ اس کی کوئی اور ہی تدبیر کرنی چاہیئے۔

یہ کہہ کر میکائیل اور پطرس اٹھ کھڑے ہوئے اور دوسرے کمرہ میں جا کر کچھ مشورہ کرنے لگے۔ میکائیل کی لڑکی میرانو نے ازبلا سے کہا کہ اب تم فوراً چلی جاؤ۔ تمہارے یہاں رہنے سے خبر نہیں کیا آفت آئے لیکن یہ طے ہو گیا کہ ازبلا اور تمام سہیلیاں قرطبہ کے مشہور باغ میں شام کے وقت جمع ہوں اور مستقبل کے متعلق کچھ سوچیں شام کی ملاقات کا وعدہ کر کے ازبلا میکائیل کے مکان سے باہر نکل آئی اور گھر کی طرف چلدی کہنے کو تو وہ گھر جا رہی تھی۔ مگر اس کا قدم آگے کے بجائے پیچھے پڑتا تھا۔ اور وہ سوچ رہی تھی۔ کہ دیکھئے گھر پر کیا آفت آئے کیونکہ یہاں گفتگو کی مکمل رپوٹ والد صاحب کو آج بالکل پہنچ جائے گی۔ جس کے بعد خبر نہیں وہ میرے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ بہرحال وہ جوں توں کر کے گھر پہنچی اور والدہ کے اصرار سے کھانا بھی کھایا افکار کے ہجوم میں وہ اپنے مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کر سکی اور شام کا انتظار کرنے کے لئے

اپنے مخصوص کمرہ میں بیٹھ گئی۔ بیٹھے بیٹھے اس کا دل بھر آیا اور زار و

زار رونے لگی۔ اور اپنے کتب خانہ پر نظر ڈالتی اپنے اسباب کو غور سے دیکھتی۔ گھر کے گوشہ گوشہ پر حسرت بھری نگاہیں جماتی اور سوچتی کہ دیکھئے پھر اس میں آباد ہونا نصیب ہوتا ہے یا نہیں غرض وہ اپنے کمرے میں چشم دریا بار سے اپنے گناہوں کا کفارہ دے رہی ہے آخر خوب رو لینے کے بعد اس کے قلب پر استقامت کا نور چمکتا ہے اور وہ ہوشیار ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ اور آیت ذیل کو تلاوت کرنے لگتی ہے۔ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْنِیْ مِنَ الدُّنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا۔ ؎

بجرم عشق توام میکشند غوغائیست ۔ تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست

بارہواں باب

پھر اسی قرطبہ کے باغ میں

خدا خدا کر کے شام کا وقت آیا اور ازبلا مقررہ وقت سے پہلے ہی گھر سے نکل کر قرطبہ کے باغ کی طرف روانہ ہو گئی راستہ میں میکائیل کی لڑکی میرانو بھی ساتھ ہو گئی اور باغ میں دو دیگر سہیلیاں بھی (جو میکائیل والے مناظرہ میں شریک تھیں) آ پہونچیں۔

میرانو۔ ازبلا! تمہارے چہرہ پر تو بڑی افسردگی چھا رہی ہے بہن ایک نہ ایک روز تو تم کو اپنے اعزہ سے جدا ہونا ہی پڑے گا۔

ازبلا۔ جب میں تم سے رخصت ہو کر گھر پہنچی تو میری حالت غیر ہو گئی تھی۔ خیر یہ ہوئی کہ والدہ بعض مشغولیتوں کی وجہ سے میرے پاس نہ آسکیں ورنہ خبر نہیں کیا افتاد پیش آتی۔ بہن تمام مصیبتوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

میرانو۔ بھئی ازبلا آج تو تم نے غضب ہی کر دیا۔ پادریوں کو تم نے بھی ایسے ایسے جواب دئے کہ ان کے ہوش گم ہو گئے۔ اور ان سے کوئی جواب نہیں بن پڑا اور پھر کمال یہ کہ جو کچھ ثابت کیا انجیل سے ثابت کیا۔

مرتھا۔ (دوسری سہیلی) تعجب تو اس پر ہے کہ لاجواب ہونے پر بھی وہ نہیں مانتے تھے!

میرانو۔ گو زبان سے اقرار نہ کریں۔ مگر دل تو اعتراف کرتا ہے تمہارے چلے جانے کے بعد میرے والد (میکائیل) پطرس سے فرما رہے تھے کہ بھئی بات تو یہی ہے کہ انجیل شریف سے مسیح کی خدائی تو ثابت نہیں ہوتی مگر کیا کریں[1] کلیسا کے فیصلہ کو ماننا پڑتا ہے

---

[1] یہ ہے وہ اندھی پیروی جس میں آج کل کے تمام عیسائی بھی پھنسے ہوئے ہیں لہذا آج کل مسیحی لوگ اپنے مذہب کی حقیقت پر غور کریں۔ اور وہم پرستی کو چھوڑ کر اسلام کے مضبوط قلعہ میں پناہ لیں۔ اس دین میں کسی کی سرداری اور عزت میں فرق نہیں آتا۔ بلکہ زیادتی ہے۔ (اقتدار احمد)

مقدس پطرس بھی تمہارے دلائل کی قوت کے قائل تھے۔ اور کہتے تھے کہ ازبلا کے دلائل بے جان نہیں تھے

مرتھا:۔ خیر آج کی گفتگو سے مزید ثابت ہو گیا کہ اسلام سچا اور پکا مذہب ہے، اور عیسائیت میں سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں ہے۔

میرانو:۔ (ازبلا سے) کیا تم اپنے ماں۔ باپ خویش و اقربا عیش و آرام کو چھوڑنا پسند کرو گی؟ اگر تمہارے والد نے تم پر سختیاں کیں اور تم کو محکمہ احتساب کے سپرد کر دیا گیا تو کیا کرو گی

ازبلا:۔ میں نے تو اب اپنے دماغ سے ان تمام چیزوں کو نکال دیا ہے، جس خدا نے مجھ کو اسلام کی نعمت سے سرفراز کیا ہے وہی خدا میری نیکی کو ضائع نہیں فرمائے گا قرآن حکیم کی اس آیت سے مجھے بڑی تسلی ہوتی ہے۔ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (جو شخص اللہ کا خوف رکھے گا تو خدا اس کے لئے نجات کا راستہ نکال دے گا۔ اور اس کو اس طریقہ سے رزق پہونچائے گا۔ جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو گا۔

میرانو:۔ اچھا زیاد بن عمر کی مجلس میں کب چلو گی؟ ابھی یا کچھ تاخیر کے بعد؟

ازبلا:۔ وہاں ذرا سویرے ہی سے چلنا چاہیے تاکہ حضرت زیاد ادام اللہ فیوضہم کے فیض صحبت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ

کر سکیں اور جلد ہی گھر واپس لوٹ آئیں۔ دیکھیے کل کیا واقعہ پیش آتا ہے۔

میرانو:۔ کیا آج کی گفتگو کا حال حضرت زیاد بن عمر کو بھی سناؤ گی؟

ازبلا:۔ کیوں نہیں؟ اچھا اب چلو تاکہ وہاں عشاء کی نماز کے وقت تک پہنچ جائیں اور ایک گھنٹہ کے بعد ہم گھروں کو واپس لوٹ آئیں۔

قرطبہ کے باغ سے ہی نکل کر ازبلا اپنی سہیلیوں کے ہمراہ جامع قرطبہ کی طرف روانہ ہو گئی۔ کیوں کہ زیاد بن عمر کا مکان جامع سے بالکل ملا ہوا تھا۔ راستہ میں ازبلا نے سہیلیوں سے اپنے اس ارادہ کا اظہار بھی کر دیا۔ کہ گو میں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں مگر ابھی تک میں نے باضابطہ اسلام قبول نہیں کیا ہے اس لئے آج زیاد بن عمر کے دست حق پرست پر میں اس رسم کو بھی ادا کر لوں گی تاکہ اللہ تعالےٰ کی جناب سے زیادہ ہمت استقلال کی نعمت عطاء ہو اور اللہ کی نصرت کو میں پورے ایمان سے جذب کر سکوں۔ سب سہیلیوں نے اس ارادہ پر مبارک باد دی اور خوشی کا اظہار کیا۔ آدھ گھنٹہ کے بعد یہ تمام لڑکیاں عمر لخمی کے زنان خانہ میں داخل ہو گئیں۔ عمر لخمی کا مکان بھی حضرت زیاد بن عمر کے مکان کے قریب واقع تھا۔ ان کے پہونچنے کی اطلاع حضرت زیاد کو بھی عمر لخمی کی وساطت سے مل گئی۔ چنانچہ نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد پھر مجلس گرم ہوئی اور علماء مشائخ محدث

شعراء اور اہل تصنیف و تالیف اور ارباب فضل و کمال کا اجتماع ہوا معمولی گفتگو کے بعد عمر لحمی نے حضرت زیاد سے لڑکیوں کو باریاب ہونے کی اجازت لی اور ان کو اپنے مکان سے بلوالیا۔

مجلس میں پہونچتے ہی زیاد بن عمر نے ان سب کی خیریت دریافت کی۔ اس کے بعد ازبلا نے دو روز کے ان واقعات سے زیاد بن عمر کو مطلع کیا جو اس کو اپنے والد (لاٹ پادری) اور پادریوں کے سلسلے میں پیش آئے تھے اور اس گفتگو کا بھی تذکرہ کیا جو میکائیل اور لپطرس سے مختلف مسائل پر ہوئی تھی ازبلا نے میکائیل اور لپطرس کے مقابلے میں جو دلائل پیش کئے تھے وہ بھی سنائے جن کو سن کر تمام علماء نے تحسین و آفرین کے کلمات سے ازبلا کی ہمت افزائی کی اور اس کی معلومات پر حیرت کا اظہار کیا۔

ازبلا :۔ (زیاد بن عمر سے) حضرت محترم! یہ سب کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ پیش آئے گا۔ وہ بھی دیکھا جائے گا۔ لیکن اب میری درخواست یہ ہے کہ آپ مجھے باقاعدہ مسلمان بنا کر اہل توحید کی عالمگیر برادری میں شامل کر لیں۔ اس درخواست پر زیاد بن عمر نے ان کو مسلمان کیا اور سب حاضرین نے خلوص کے ساتھ استقامت کی دعا کی۔

زیاد بن عمر :۔ بیٹی ازبلا! اب چونکہ تم باقاعدہ مسلمان ہو گئی ہو اس لئے تم اپنے چہرہ پر نقاب ڈال لو۔ کیونکہ اسلام میں عورتوں کے

لئے پردہ کا حکم ہے آئندہ بھی تم پردہ میں رہو۔ اسی کے ساتھ اب تم پر پانچ وقت کی نماز کا پڑھنا بھی فرض ہے۔ دیکھو نماز ترک نہ ہونے پائے۔ کیونکہ یہی ایک کامیابی کی کلید ہے۔ اچھا یہ تمہارے ساتھ وہی لڑکیاں ہیں نا جن کا تذکرہ تم نے کیا تھا؟

ازبلا :۔ ان میں ایک تو میکائیل کی صاحبزادی ہیں۔ جن کا نام میرانو ہے۔ اور یہ دونوں میری سہیلیاں اور رازدان ہیں۔ جن کا نام مرتھا اور حنانہ ہے۔

زیاد بن عمر :۔ کیا اسلام کے متعلق ان کو کوئی شبہ ہے؟

ازبلا :۔ اسلام کی سچائی میں ان کو کوئی شبہ نہیں۔ اور یہ بھی میری طرح اسلام پر یقین رکھتی ہیں۔ جب خدا ان کو توفیق دے گا تو یہ بھی اسلام کا باقاعدہ اعلان کر دیں گی البتہ میرانو کو بعض امور میں کچھ شک ہے اس لئے میرے روحانی باپ عمر لحمی اس کا ازالہ فرما دیں گے کسی روز یہ یہاں تشریف لائیں گی اور اپنے شکوک پیش کر کے اپنی تسلی کر لیں گی

عمر لحمی :۔ تمہارے والد کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ بدسلوکی کریں گے اور تعجب نہیں اگر وہ تم کو محکمہ احتساب کے سپرد کر دیں۔ پھر صبح تک میکائیل اور لپطرس تمہارے مناظرہ کی روئداد بھی ان کو سنا دیں گے جس کے بعد ان کا خلاف ہونا یقینی ہے بولو تم نے اس کا کیا تدارک سوچا ہے؟

ازبلا: ۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ آئندہ کیا کچھ ہونے والا ہے ۔ میں نے تو اپنے معاملہ کو خدا کے سپرد کر دیا ہے ۔ البتہ یہ بات ضرور سوچی ہے ۔ کہ اگر انہوں نے زیادہ تنگ کیا تو میں آپ کے یہاں چلی آؤں گی ۔

عمر لخمی: ۔ تمہیں اختیار ہے جب چاہو چلی آؤ اور یہ تو تم کو کرنا ہی پڑے گا ۔ کیوں کہ عیسائی اس قدر وسیع حوصلہ کہاں کہ تم کو مسلمان دیکھ کر کوئی تعرض نہ کریں اور تم کو تمہاری حالت پر چھوڑ دیں

ازبلا: ۔ (زیاد بن عمر سے) سیدی! آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر و شکر کی توفیق دے اب ہمیں رخصت کیجیے دیکھیے اب آپ کی زیارت ہو گی یا نہیں ۔

اس کے بعد حضرت زیاد بن عمر اور اہل مجلس نے ان تمام لڑکیوں کو رخصت کیا ۔ رخصت ہونے کے بعد ازبلا اور تینوں سہیلیاں اپنے اپنے گھروں پر پہنچ گئیں ۔

ازبلا اپنے گھر کے ایک گوشہ میں بستر پر سو رہی ہے صبح صادق سے بہت پہلے وہ بیدار ہو گئی ۔ لیکن بسترہ سے علیحدہ نہ ہو سکی پڑے پڑے پھر اس کے کانوں میں صدائے اللہ اکبر گونجی اور بجلی کی طرح اس کے تمام بدن میں کوند گئی ۔ وہ اللہ اکبر کی صدا سنتے ہی بے تاب ہو گئی اور اس کی نظروں میں اللہ رب العالمین کی کبریائی اس کی عظمت و جبروت اور اس کے جلال و کمال کا جلوہ سما گیا بے

اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ۔ اور سینہ محبت الٰہی سے اچھلنے لگا ۔ جب وہ خوب رو چکی تو دعا اور تضرع میں مشغول ہو گئی وہ خالق الارض والسموات کے دربار میں عرض کرنے لگی

اے خدا! اے محبوب و مطلوب!! مجھے اپنی اور اپنے محبوب کی محبت عطا کر الٰہی میرے سینہ کو اسلام اور توحید کے نور سے بھر دے اور اتباع رسول کو میرے لئے حرز جان بنا دے ۔ الٰہی مصائب و آلام سے میرے پیروں کو لغزش نہ ہو ۔ بلکہ مجھ میں صبر و استقلال کی قوت پیدا ہو ۔ اور میرے درجات بلند ہو جائیں ۔ اور یا اللہ مجھے ان کو برداشت کرنے کی توفیق دے ۔ اور ان مصیبتوں میں میرے لئے خیر و برکت رکھ دے ۔ لیکن اگر ان مشکلات سے میرے پائے استقامت میں تزلزل پیدا ہو تو الٰہی مجھے اس امتحان میں نہ ڈال ! الٰہی میں تیرا شکر ادا کرتی ہوں ۔ کہ تو نے مجھے اسلام جیسی لازوال دولت سے مالا مال کیا اور اپنے محبوب رحمتہ للعالمین کی اتباع کا مجھے شرف بخشا ۔ یا اللہ! میرے والدین ۔ میرے اعزہ و اقربا ، اور تمام عیسائیوں اور گمراہوں کو بھی اسلام کی نعمت سے سرفراز کر اور ہم سب کو اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام پر موت دے ۔ ہاں میرے مولا اس وقت یہ میری دعا سن لے کیونکہ تو سمیع و بصیر ہے ۔

ازبلا جس وقت اپنی یہ دعا ختم کر چکی تو اسے محسوس ہوا کہ روح کو تسکین حاصل ہو گئی ہے ۔ اور کوئی بہت بڑا بوجھ سر سے

اتار کر پھینک دیا گیا ہے۔ اس کو معلوم ہوا کہ استقامت و عزیمت اور الوالعزمی کا پورا خزانہ اس کے دل میں اتار دیا گیا ہے۔ وہ بہت مسرور ہے۔ کیوں کہ اسلام جیسی دولت اسے مل گئی ہے وہ بے خوف اور دلیر ہے۔ کیوں کہ توحید نے سوائے خشیت الٰہی کے غیر اللہ کا خوف دل سے نکال دیا ہے۔

الغرض وہ بستر سے اٹھی اور چپکے چپکے غسل خانہ جا کر وضو کیا۔ اور خاموشی سے نماز صبح ادا کی اور اپنے کمرہ میں آکر مطالعہ میں مشغول ہو گئی۔ ان کی والدہ بھی آج غیر معمولی طور پر غضب ناک ہیں اور رافت و الفت کے جذبات ان سے رخصت ہو چکے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ میکائیل اور پطرس نے گذشتہ دن کی تمام گفتگو اس کے والدین کو سنا دی ہے اور ان کو یقین دلا دیا ہے۔ کہ ازبلا مرتد ہو گئی ہے۔ اور افہام و تفہیم کے تمام دروازے اس پر مسدود ہو چکے ہیں۔

تیرہواں باب

تہ خانہ کا منظر

ازبلا سخت پریشان ہے۔ اور خاموشی کے عالم میں کمرہ میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اتنے میں ایک ملازمہ نے آکر اس کے ہاتھ میں ذیل کا رقعہ دیا۔

بہن ازبلا! اس وقت تم سے مجھے ایک ضروری کام ہے۔ مہربانی ہو گی۔ اگر تم فوراً یہاں آنے کی تکلیف گوارا کرو چوں کہ چند ضروری باتیں طے کرتی ہیں۔ اس لئے آنے میں ذرا بھی توقف نہ کرو میں اس وقت ایک دوسرے مکان میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔ ملازمہ کے ساتھ فوراً چلی آؤ۔"

(تمہاری بہن میرانو)

اس رقعہ کا ملنا ہی تھا۔ کہ ازبلا چلنے کے لئے فوراً کھڑی ہو گئی اس کو کیا پتہ تھا۔ کہ یہ رقعہ میرانو کا نہیں۔ بلکہ پادریوں کا ایک سازش نامہ ہے۔ بہرحال ملازمہ کے ہمراہ ازبلا اس سڑک پر ہو لی جو قصر الشہداء سے مڑ کر سیدھی رباط مانی کو جاتی ہے۔ چلتے چلتے ملازمہ ایک گلی میں مڑی اور ایک عالی شان مکان میں داخل ہو گئی مکان میں داخل ہوتے ہی اس کے تمام دروازے بند کر دئے گئے۔ اور نتیجہ سے بے خبر ازبلا کو ایک اور کمرہ میں داخل کیا گیا اس کمرے کے دروازے بھی فوراً بند کر دئے گئے۔ یہاں ازبلا کو شبہ ہوا کہ کہیں میں گرفتار تو نہیں کر لی گئی۔ آخر دو تین سفید پوش راہبوں نے ازبلا کو دھکے دیکر تہ خانہ کے زینہ کی طرف دھکیل دیا۔ اب تو ازبلا کے ہوش اڑ گئے اور وہ سمجھ گئی کہ میں محکمہ احتساب کی گرفت میں ہوں زینہ پر ازبلا نے قدم رکھا ہی تھا۔ کہ اس غریب اور نازک لڑکی کی کمر پر ایک راہب نے زور سے گھونسہ رسید کیا اور کہا" او ملعون

لڑکی! آگے چلتی کیوں نہیں؟ دیکھ خداوند یسوع مسیح کے غضب کی آگ تجھ کو بھسم کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ کم بخت! تو نے عیسائیت کو بدنام کیا۔ اور اپنے باپ (لاٹ پادری) کی آبرو خاک میں ملا دی۔ غریب ازبلا خاموش ہے۔ لیکن خوف کی وجہ سے تھر تھر کانپ رہی ہے گھونسے کھاتی ہوئی وہ تہ خانہ میں اتری جہاں انسانی ڈھانچے چاروں گوشوں میں استادہ تھے۔ اور انسانی کھوپڑیاں دیواروں پر آویزاں تھیں اندر جاکر ایک راہب نے چراغ روشن کیا۔ اور ازبلا سے کہا اب تجھ کو یہاں رہنا پڑے گا تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ خداوند یسوع سے برگشتہ ہونے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے بد نصیب! (ڈھانچوں کی طرف اشارہ کرکے) تیری گوشمالی کے لئے ان کو مقرر کیا گیا ہے"

ازبلا بدستور خاموش ہے وہ سمجھ رہی ہے کہ شائد میں خواب دیکھ رہی ہوں اتنے میں تمام راہب تہ خانہ کو مقفل کرکے باہر نکل آئے اور مکان کے کمروں میں ریاضت و عبادت مشغول ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد ازبلا کو ہوش آیا اور اسے جلد معلوم ہو گیا کہ میں بیدار ہوں اور صداقت کے جرم میں مجھے ان بھوتوں کی آبادی میں بند کیا گیا ہے۔

خدا خدا کرکے دن کٹا اور رات کی تاریک چادر نے تمام عالم کو اپنے اندر چھپا لیا۔ ایک پہر رات گزرنے پر ازبلا کو تہ خانہ سے نکالا گیا اور اس کو ستو کا ایک گلاس پینے کے لئے دیا گیا اس وقت

بھی راہب غریب ازبلا پر بڑ بڑاتے رہے۔ پھر ازبلا کو مکان کے مختلف گوشوں میں پھرایا گیا جہاں راہب ریاضتوں اور مشقتوں میں مشغول تھے اس گشت کرانے کا مقصد یہ تھا۔ کہ شائد ازبلا دین مسیحی کے پیرؤں کی عبادت و ریاضت کو دیکھ کر مرعوب ہو جائے اور راہبوں کی تکلیفیں اس کے ضمیر سے اپیل کرنے میں کامیاب ہوں۔ ازبلا نے بہت غور سے راہبوں کی عبادت کو دیکھا ایک شخص ایک گوشہ میں زنجیروں میں جکڑا[1] ہوا پڑا ہے۔ اور ایک دوسرا شخص اس پر کوڑے برسا رہا ہے۔ ازبلا دیکھ کر سہم گئی اور خیال کرنے لگی کہ یہ بھی میری طرح کوئی مجرم ہے۔ مگر بہت جلد معلوم ہو گیا کہ نفس کشی اور شیطانی قوتوں کو مغلوب کرنے کا یہ ایک طریقہ ہے۔ جس کو راہبوں نے رضاکارانہ طور پر خود ہی اختیار کیا ہے۔ مکان کے بڑے کمرہ میں مریم عذرا کا ایک بت نصب ہے جس کے گرداگرد راہب اور راہبات اعتکاف اور مراقبہ میں بیٹھی ہیں چند راہب سر کے بل دیواروں کے سہارے اوندھے پڑے ہیں۔ اور چند ایک کونہ میں سسک رہے ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے نفس کشی کے لئے بیس بیس روز سے کھانا نہیں کھایا ہے۔ ازبلا کو ان واقعات کا علم تو ضرور تھا۔ مگر یہ نظارہ اس نے نہ کیا تھا۔

---

[1] یہ ہیں وہ بے وقوفیاں جن سے اسلام نے منع فرمایا (اقتدار احمد)

ایک بڑے راہب نے ازبلا سے کہا ۔ مردود لڑکی! اگر تو نجات حاصل کرنا چاہتی ہے ۔ تو اس قسم کی ریاضتیں کر اور خداوند یسوع مسیح کو راضی کرلے ۔ اس قسم کی ریاضتیں ہی تیری معاصی کا کفارہ ہو سکتی ہیں اس پر ازبلا نے کہا ۔ خدا کو ان ریاضتوں کی آخر کیا ضرورت ہے؟ مذہب کا مقصد تو یہ ہے کہ اللہ تعالٰے کے جو حقوق بندوں پر ہیں ان کو ادا کر کے انسان خدا کی مخلوق کی خدمت کرے نہ یہ کہ مکان کے ایک کونہ میں الٹا لٹک جائے ۔ دوسری چیز یہ کہ جب بقول آپ کے حضرت مسیح تمام عیسائیوں کا کفارہ ہو گئے تو اس قسم کی مشقتیں اٹھانا بے سود ہیں ۔ یہ جملے سنتے ہی راہب کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے اور اس نے زور سے ایک گھونسہ لگا کر کہا "جہنمی لڑکی!" تیری اصلاح ہرگز نہ ہو گی ۔ چل اپنی جگہ جا کر بیٹھ تیرا پورا علاج وہیں ہو گا ۔ چنانچہ راہب نے پھر تہ خانہ کا دروازہ کھولا اور مظلوم ازبلا کو دھکے دے کر اس میں داخل کر دیا ۔

ازبلا تہ خانہ کے ایک گوشہ میں جا کر بیٹھ گئی ۔ تہ خانہ کا یہ حال تھا کہ بیسیوں من ہڈیاں اس میں پڑی ہوئی تھیں اور چاروں طرف انسانی ڈھانچے بھیانک سماں پیدا کر رہے تھے ابتدا میں ازبلا کا دماغ کچھ منتشر سا ہو گیا تھا مگر اب اس کی تمام ذہنی قابلیتیں عود کر آئیں اور وہ اپنے مالہٗ وما علیہ[1]

[1] یعنی آئندہ جو اس پر واقع ہو گا اور اس کو کرنا ہے (اقتدار احمد)

پر غور کرنے کے قابل ہو گئی ہے ۔ وہ رات بھر مختلف دعائیں پڑھتی رہی اس سنسان اور خاموش مردہ خانہ میں اگر ذرا سی بھی آہٹ ہوتی تو ازبلا چاروں طرف دیکھنے لگتی اور پھر طبیعت کو سنبھال کر دعاؤں میں مشغول ہو جاتی ۔ آخر خدا خدا کر کے رات ختم ہوئی ۔ اور سپیدہ صبح نے ہلکی سی روشنی تہ خانہ کے تنگ و تاریک روشن دانوں میں پہنچائی تھوڑی دیر بعد تہ خانہ کا دروازہ کھلا اور ایک راہب اس کو باہر نکال کر لایا ۔ مکان کے وسیع ہال میں جہاں حضرت مسیح بارہ حواریوں اور شہداء کے بت نصب تھے ۔ ازبلا کو پہنچایا گیا ۔ یہاں شہر کے دو بڑے پادری موجود تھے ۔ جن کے سامنے ازبلا بیٹھ گئی ۔ پہلے تو پادریوں نے ازبلا پہ انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کیا اور پھر اس کو نصیحت کی انہوں نے کہا ۔

پادری :- کیا تو مسلمان ہو گئی ہے ۔

ازبلا :- الحمدللہ ۔ اللہ تعالی نے مجھ کو اسلام جیسی دولت سے مالا مال کیا

پادری :- خیر اسلام کی تعریف کرنا چھوڑ دے اب یہ بتا کہ تجھ کو حرام موت مرنا پسند ہے ۔ یا تو پھر از سر نو خدا کے فضل کی وارث بننا چاہتی ہے؟

ازبلا :- اسلام قبول کرنے کے بعد ہر شخص خدا کے فضل کا وارث بن جاتا ہے ۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کوئی خوش قسمت نہیں جس کو خدا اسلام کی توفیق دے کہ یہی دین خدا کی رضا و محبت

کا سبب ہے

پادری: میرے سامنے اسلام جیسے خونی مذہب کی تعریف نہ کرو میں تو صرف دو حرفی جواب چاہتا ہوں۔ کہ آیا تجھ کو موت پسند ہے یا عیسوی مذہب میں رہ کر نجات چاہتی ہے اس کا جواب جلدی دے تاکہ آج ہی تیرا فیصلہ کر دیا جائے۔

ازبلا: پہلے کسی زمانہ میں عیسائی شہداء نے کیسی کیسی مصیبتیں برداشت کیں۔ مگر حق سے منہ نہ موڑا وہ زندہ آگ میں جلائے گئے شیروں کے سامنے ڈالے گئے اور آروں سے چیرے گئے مگر سچائی کا دامن ان کے ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ معلوم ہوا کہ سچائی ہی اصل زندگی ہے اگر حق کی خاطر کسی کو موت بھی آجائے تو اس کا قبول کر لینا خدا کی خوشنودی کا سبب اور ضمیر کے اطمینان کا باعث ہے چونکہ میں حق پر ہوں۔ اس لئے موت کیا دنیا کی کوئی بھی چیز مجھ کو سچائی سے باز نہیں رکھ سکتی۔ مجھے تو اسلام نے یہ سبق دیا ہے۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

(میری نماز۔ میری قربانی۔ میری زندگی اور میری موت اس اللہ کے لئے وقف ہے۔ جو تمام جہان کا مربی ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اس بات پر قائم رہنے کا حکم ہوا ہے اور میں اول فرمانبرداروں میں سے ہوں)

پادری: گویا تو اسلام کو چھوڑ کر خداوند یسوع مسیح کے فضل میں شامل ہونا نہیں چاہتی۔ اچھا آج ہی تیرا فیصلہ کیا جائے گا۔

ازبلا: فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی۔ (قرآن کریم)

(جو تمہیں فیصلہ کرنا ہو کر دو۔ تم زیادہ سے زیادہ یہی کر سکو گے کہ دنیا سے مجھے رخصت کر دو۔ مگر تم کو معلوم نہیں کہ جس ذات سے میرا تعلق ہے۔ وہ اللہ ہے جو خیر ہی خیر اور باقی رہنے والا ہے)

پادری: جب موت سامنے آکر کھڑی ہو جائے گی تو قرآن کی یہ آیتیں سب بھول جائیں گی۔ ہم تو جب جانیں کہ قرآن یا محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھ کو موت سے بچا لیں۔

ازبلا: یہی سوال یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے کیا تھا کہ اگر تو سچا ہے تو صلیب سے نیچے اتر اور اپنے آپ کو موت سے بچا لے۔ اب یا تو حضرت مسیح (نعوذ باللہ) جھوٹے تھے کہ اپنے آپ کو (بقول انجیل) موت سے نہ بچا سکے یا آپ یہودیوں کے نقش قدم پر چل رہی ہیں

۱؎ سبحان اللہ یہ ہے اسلامی دلیری اور غیر خدا سے بے خوفی اس سے پہلے جن کی .... شکل دیکھ کر ازبلا تھر تھر کانپتی تھی۔ اب علی الاعلان انہیں سے کہا جا رہا ہے کہ جو کچھ تم کر سکتے ہو کر دو میں دین حق (اسلام) سے پھر نہیں سکتی (اقتدار احمد)

پادری:- او شیطان مجسم! مردود، جہنمی اور بعلزبول کی اماں ہم کو بیہودہ باتیں بتاتی ہے۔ بس خاموش رہ اور اپنی موت کا انتظار کر۔

ازبلا:- بہتر ہو کہ آپ بھی خاموش رہیں اور مجھ کو میری حالت پر چھوڑ دیں اور خود جو چاہیں سو کریں۔

پادری:- (راہبوں سے) دیکھو اس لڑکی کو وہیں تہ خانہ میں بند کر دو اور اس کو کھانے پینے کے لئے کچھ نہ دو۔ مقدس باپ (ازبلا کے والد) کا حکم ہے کہ لڑکی کو انکویزیشن (محکمہ احتساب) کے سپرد کر دو اس کے لیے کل فیصلہ کیا جائے گا۔

یہ سنتے ہی راہبوں نے ازبلا کو پکڑ لیا اور دھکے دیتے ہوئے تہ خانہ لے چلے کمرہ سے باہر نکل کر دھکوں اور مکوں سے کئی بار ازبلا گری اور سنبھل گئی۔ آخر تہ خانہ میں ازبلا کو داخل کر کے دروازہ کو مقفل کر دیا گیا۔

اب ازبلا کو تہ خانہ میں داخل ہوئے تین روز گزر گئے ہیں اور رات دن کے کسی وقت میں بھی اس کو باہر نکالا نہیں جاتا مگر ازبلا خوش و خرم ہے اور اس قدر مطمئن ہے کہ گویا ثبات و استقلال کے لئے فرشتے مامور کر دئے گئے ہیں۔ رات کے سناٹے میں انسانی ڈھانچوں نے فضا کو مہیب بنا رکھا ہے۔ راہب اور راہبات تمام خانقاہ میں عبادت و ریاضت میں مشغول رہتی ہیں اور راتوں کو ان کی آہ و زاریاں کا شور ازبلا کے کانوں میں پڑتا رہتا ہے۔

اس اثنا میں ازبلا کی سہیلیوں (میرالو۔ مرتھا۔ حنانہ) کو بھی معلوم ہو گیا کہ ازبلا کو دھوکہ سے بلا کر فلاں خانقاہ کے تہ خانہ میں بند کر دیا گیا ہے اور اس پر سخت مظالم توڑے جا رہے ہیں آخر ان تینوں سہیلیوں نے مشورہ کر کے عمر لحمی اور زیاد بن عمر کو اس واقعہ کی اطلا دینی چاہی اور ایک شب میں زیاد بن عمر کی مجلس میں پہنچ کر تمام واقعات سب مسلمانوں کو سنا دیئے۔ جس سے مسلمانوں میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا۔

ایک شخص:- واللہ اگر ہم اسی طرح رواداری کرتے رہے تو عیسائی تبلیغ اسلام میں سخت رکاوٹ پیدا کر دیں گے۔ ازبلا اب ہماری بہن ہے اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کو عیسائیوں کے پنجہ سے چھڑائے۔

دوسرا:- (تلوار سونت کر) حضرت! اگر حکم ہو تو ابھی جا کر ازبلا کو چھڑا لاؤں افسوس ہماری بہن پر اس قدر سختیاں کی جا رہی ہیں۔ اگر اب بھی ہم خاموش رہے تو یہ سخت بے غیرتی ہو گی۔

عمر لحمی:- بھائیو! ہیجان اور اضطراب سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ معاملہ حضرت (زیاد بن عمر) کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ جو حکم دیں گے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

سب لوگ (زیاد بن عمر سے) یا سیدنا! جو حکم ہو ہم اس کی تعمیل کے لئے حاضر ہیں۔

زیاد بن عمر:۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ کسی قسم کے اضطراب کا اظہار نہ کرو۔ ورنہ غریب ازبلا کی جان جاتی رہے گی۔ ہم اگر چاہیں تو ابھی اس کو اسلامی فوج کے ذریعہ بلا سکتے ہیں مگر مصلحت اسی میں ہے کہ ترکیب سے کام کیا جائے اگر ازبلا مصائب میں گرفتار ہے تو یہ اس کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہو گا۔ سچ یہ ہے کہ مصائب کی لذتوں میں ہی اسلام کی قدر معلوم ہوتی ہے

عمر لخمی:۔ (میرانو۔ مرتھا۔ اور حنانہ سے) بولو آپ کی اس میں کیا رائے ہے اور بہن ازبلا کی امداد کہاں تک کر سکتی ہے۔

میرانو:۔ اگر ہم کو حکم ہو اور یہ معاملہ ہم پر ہی چھوڑ دیا جائے تو آسانی کے ساتھ ازبلا کو اس مصیبت سے بچایا جا سکتا ہے۔

عمر لخمی:۔ بہت بہت شکریہ۔

زیاد بن عمر:۔ تم کو اجازت ہے کہ اپنے طریقہ سے ازبلا کو بچانے کی کوشش کرو۔

تینوں سہیلیوں نے پختہ وعدہ کر کے گھروں کو واپس جانے کی اجازت طلب کی چنانچہ اجازت دے دی گئی اور وہ سب اپنے گھروں کو روانہ ہو گئیں۔ شدہ شدہ یہ واقعہ تمام قرطبہ میں مشہور ہو گیا اور ہر جگہ اس کا چرچا ہونے لگا۔ میرانو۔ مرتھا اور حنانہ آپس میں مشورے کرتی رہیں کہ کس ترکیب سے ازبلا کو نجات دلائی جائے اگر دس بارہ روز کا توقف کیا گیا تو ازبلا کی جان ضائع ہو جائے گی۔ اس

لئے مشورہ کرنے اور ترکیبوں پر ترکیبیں سوچنے میں عجلت سے کام لیا گیا

چودہواں باب

کایا پلٹ چورن

ایک روز میرانو۔ مرتھا اور حنانہ لاٹ پادری کے مکان پر گئیں۔ اور ان سے کہا کہ چوں کہ ازبلا ہماری سہیلی اور ہم سبق ہے اور وہ ہماری باتوں کو مانتی بھی بہت ہے۔ اس لئے اگر آپ ہم کو اس سے ملنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ تو شاید ہم اس کو دین مسیحی میں واپس لانے میں کامیاب ہو سکیں۔ افہام و تفہیم کا یہ آخری موقعہ ہم کو اور دیا جائے ہم کو ۷۵ فی صدی کامیابی کی بھی امید ہے۔

مقدس باپ! ازبلا ہماری لخت جگر ہے۔ اس لئے ہم اس کو سمجھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے۔ آپ ہم کو خانقاہ میں جانے اور ازبلا سے گفتگو کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

لاٹ پادری:۔ اس مردود لڑکی کو جہنم میں جانے دو۔ وہ بہت پختہ ہو گئی ہے۔ اور خداوند یسوع مسیح نے اس کو کاٹ کر پھینک دیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ تم کو بھی نہ بہکائے

میرانو:۔ خیر تو آخری وقت میں سمجھانے بجھانے میں کیا ہرج ہے اگر وہ مان گئی۔ تو فبہا ورنہ اس کو آپ جو چاہیں سزا دیں

لاٹ پادری: اچھا میں اس شرط پر تم کو خانقاہ جانے اور ازبلا سے
گفتگو کرنے کا موقعہ دیتا ہوں۔ کہ گفتگو کے وقت دو راہب تمہارے
ساتھ رہیں گے۔ یہ اس لئے کہ وہ کم بخت تم کو گمراہ نہ کرنے پائے
اور کفر کی باتوں سے تم پر کوئی اثر نہ ڈالے اچھا جاؤ کل شام کو
خانقاہ جاکر ازبلا پر آخری اتمام حجت کر آؤ۔ میں خانقاہ کے
بڑے راہب کو آج ہی مطلع کر دیتا ہوں

اجازت حاصل کر کے میرانو۔ مرتھا اور رحنا نہ خوشی خوشی واپس
ہوئیں۔ اور اپنے گھروں سے ہمیشہ کے لئے جدا ہونے کا انتظام کرنے
لگیں۔ کیوں کہ انہوں نے جو تدبیر سوچی تھی۔ وہ اس قسم کی تھی کہ ازبلا کے
ساتھ ان کو بھی اپنے گھروں کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنا پڑتا تھا۔ بہرحال
انہوں نے اپنے دائمی سفر کے لئے پوری احتیاط اور رازداری سے
کام لیا اور وقت مقررہ سے پہلے زیاد بن عمر اور عمر لخمی کو اطلاع دے
دی۔ کہ وہ بھی اس مہم کو سر کرنے میں ان کی مدد کریں۔

جب یہ تمام انتظامات مکمل ہو گئے تو یہ تینوں سہیلیاں، اپنے
اپنے گھروں سے نکل کر ایک جگہ جمع ہوئیں اور جو وقت لاٹ پادری
نے مقرر کر دیا تھا۔ اس کے مطابق چلنے کے لئے آمادہ ہو گئیں۔ ادھر
لاٹ پادری نے خانقاہ کے منتظم کے نام ایک تحریر لکھ دی تھی۔
جس میں مذکور تھا کہ ازبلا کی سہیلیاں فلاں وقت خانقاہ میں آئیں گی
اور وہ ازبلا کو سمجھانے کی کوشش کریں گی۔ لہذا تم ان کو خانقاہ

میں داخل ہونے کی اجازت دے دینا اور اس سلسلہ میں تم سے جو امداد
ہو سکے اس سے دریغ نہ کرنا شاید لڑکی ازبلا کو اپنی سہیلیوں کے
سمجھانے سے ہدایت کی توفیق نصیب ہو جائے چنانچہ جب وقت تینوں
سہیلیاں خانقاہ پر پہونچیں تو راہب اور راہبات نے ان کا پرتپاک
استقبال کیا اور یہ سمجھا کہ ازبلا کی ہدایت کے لئے خداوند یسوع
نے اپنی ماں مریم کو ان لڑکیوں کی شکل وصورت میں بھیجا ہے اور
تمام راہبوں کی امداد ان کے شامل حال ہے۔ یہ تینوں لڑکیاں
خانقاہ میں داخل ہو کر بڑے کمرہ کے وسط میں حضرت مریم عذرا کے
بت کے سامنے بیٹھ گئیں اور چاروں طرف راہبوں کی جماعت
نے ان کو گھیر لیا۔

ایک راہبہ (میرانو) خداوند یسوع مسیح کی برکت تمہارے شامل
حال ہو اور اللہ تم کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے آپ کو معلوم
ہے کہ اس کم بخت لڑکی ازبلا کو کس شیطان نے بہکایا! کیسی
نیک اور اچھی لڑکی تھی! خدا شیطان کو غارت کرے۔ کیسے
کیسے متقیوں کو بہکاتا ہے۔

دوسری: مریم عذرا کا تم پر سایہ ہو۔ نجات دہندہ کی قسم تم اپنے
مقصد میں ضرور کامیاب ہو جاؤ گی۔ تمہاری پیاری پیاری صورتیں
کامیابی کا یقین دلا رہی ہیں۔ اگر ازبلا پر پھر سے خداوند یسوع کا
فضل ہوا تو یہ تمہارا سب سے بڑا کارنامہ ہو گا۔ تمام قرطبہ میں

اسکا چرچا پھیل گیا ہے اور اس بعلز بول کی اماں نے تمام مسیحوں کی ناک کاٹ ڈالی ہے۔

تیسری :۔ خدا کی قسم آج ہی میں نے خواب میں تمہاری ہم شکل لڑکیوں کو دیکھا تھا۔ جو مریم عذرا کی گود میں بیٹھی ہوئی تھیں ۔ اور دوسری طرف خداوند یسوع مسیح اشارہ سے فرما رہے تھے۔ کہ ان لڑکیوں کے ذریعہ کلیسا کی عزت قائم کی جائے گی۔ (اس خواب کو سن کر تمام راہبوں نے کہا۔ یہی وہ لڑکیاں ہیں۔ یہی وہ لڑکیاں ہیں)

بڑا راہب :۔ لڑکی ازبلا تہ خانہ میں بند ہے۔ اور اس کے ہاتھ پیروں کو زنجیروں سے جکڑ دیا گیا ہے۔ کم بخت اتنی سخت ہے کہ جتنی زیادہ سزا دو۔ اتنی ہی زیادہ اسلام کی تعریف کرنے لگ جاتی ہے اور اس حالت میں ہم کو تبلیغ کرنے سے باز نہیں رہتی اچھا اب آپ کب ان کے پاس چلیں گے؟

میرانو :۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اطمینان کے ساتھ اس سے گفتگو کریں اور مسیحی دین کے حقائق سمجھائیں لیکن شرط یہ ہے کہ سوائے ایک دو راہبوں کے اور کوئی ہمارے ساتھ نہ رہے اب آفتاب غروب ہونے لگا ہے۔ ایک پہر رات گزر جانے کے بعد ازبلا کو یہیں ہمارے پاس لے آؤ تاکہ پہلے ہم اس کو اپنے ساتھ عبادت اور ریاضت پر آمادہ کریں ممکن ہے سمجھانے کی نوبت ہی نہ آئے اور مریم عذرا کی برکت سے (بت کی طرف اشارہ کرکے) اس کا

سینہ خداوند مصلوب کے لئے کھل جائے۔

بڑا راہب :۔ جس طرح آپ کا حکم ہو۔ ہم تعمیل حکم کے لئے تیار ہیں میں ابھی سب راہبوں کو ہدایت کئے دیتا ہوں کہ وہ آپ کی ریاضت عبادت میں مخل نہ ہوں۔ اور وہ آپ سے قطعی علیحدہ رہیں۔

میرانو :۔ بہت بہت شکریہ اچھا تو ہم پہلے ازبلا سے تہ خانہ میں جا کر مل آئیں۔ اور معمولی گفتگو کے بعد جو صرف ذاتی اور نجی معاملات سے متعلق ہوگی۔ اس کو یہاں لے آئیں (مریم عذرا کی طرف اشارہ کرکے) دیکھو تو ہمارے خداوند کی ماں ازبلا کو گود میں لینے کے لئے بالکل تیار کھڑی ہیں۔ اور امید ہے کہ ازبلا اس مقدس گود میں آنے سے انکار نہ کرے گی۔

یہ کہہ کر دو راہب اور تینوں سہیلیاں تہ خانہ کی طرف چلیں تہ خانہ کا قفل کھولا گیا۔ اور یہ سب اندر تاریکی میں غائب ہو گئے

حنانہ :۔ افوہ! اس قدر اندھیرا ہے۔

راہب :۔ میں ابھی شمع روشن کرتا ہوں ذرا آگے چلیئے اور دیکھیے کہیں ٹھوکر نہ لگ جائے کیوں کہ یہاں انسانی ہڈیوں کا فرش بچھا ہوا ہے۔ راہب نے آگے بڑھ کر شمع روشن کی جس کے بعد ازبلا کی نظر ان سہیلیوں پر پڑی اور دیکھتے ہی باغ باغ ہو گئی ہنوز میرانو مرتھا اور حنانہ نے اس کو دیکھا بھی نہ تھا۔ کہ ازبلا

نے زور سے کہا السلام علیکم۔

راہب: او کم بخت مردود لڑکی! کل اسی بات پر تو پٹ چکی ہے لیکن باز نہیں آتی!

السلام علیکم کی صدا سن کر بے اختیار سب سہیلیوں کو ہنسی آ گئی لیکن جب وہ قریب پہنچیں اور ازبلا کو وزنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھا تو سب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے

میرانو: ازبلا اچھی تو ہو۔ کہو یہاں کیسی گزرتی ہے۔ دیکھا حق سے رو گردانی کی سزا اس طرح ملتی ہے۔

ازبلا: (تبسم کے ساتھ) بہن سچ کہتی ہو۔ حق کی خاطر تو بعض لوگوں کو سولی پر بھی چڑھایا گیا ہے۔

میرانو: ہم یہاں تم سے گفتگو کرنے نہیں آئی ہیں۔ بلکہ اس لئے آئی ہیں کہ ہم بھی تمہارا طریقہ اختیار کر لیں (یہ کہہ کر تمام سہلیاں کھل کھلا کر ہنس پڑیں۔ اور ساتھ ہی دونوں راہبوں نے بھی قہقہہ لگایا)

میرانو: ازبلا! آخر تم شیطان کے پنجہ میں کب تک گرفتار رہو گی؟ دیکھو تمہارے ارتداد سے تمام شہر قرطبہ کے عیسائیوں میں کیسا ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ بہتر ہے کہ تم اسلام کو ترک کر کے پھر صلیب کے سایہ میں آ جاؤ

ازبلا: شیطان سے بچنے کی اس کے سوا کوئی ترکیب نہیں کہ اسلام

کو قبول کر لیا جائے یہی وہ مضبوط قلعہ ہے جس کی پناہ میں آ کر انسان تمام شیاطین سے کامیاب جنگ کر سکتا ہے یہ خیال کہ عیسائی ہو کر ہی کوئی شخص شیطانی گرفت سے بچ سکتا ہے۔ خیال خام ہے اگر تم نے انجیل شریف کا مطالعہ کیا ہوگا تو تم کو علم ہوگا کہ شیطان کے پنجہ سے تو مقدس حواری بھی نہ نکل سکے اور خود حضرت عیسی علیہ السلام نے بعض حواریوں کو شیطان کہہ کر پکارا ہے جب وہ حواری بھی شیطان کے اثر سے نہ بچ سکے جنہوں نے حضرت عیسیٰ اور بقول تمہارے خداوند کی آنکھوں کے سامنے اور ان کی نگرانی میں تعلیم پائی تو آج کل کے عیسائی کس طرح شیطان سے بچ سکتے ہیں۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ خدا کے نیک بندوں کو شیطان چھو بھی نہیں سکتا۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ۔

میرانو: تم نے پھر وہی بحث شروع کر دی جس میں تم تمام پادریوں سے ہار چکی ہو (ہنس کر) اور ہم خداوند کے فضل سے کامیاب ہو چکے ہیں۔ لہذا اس مذہبی گفتگو کو ختم کرو۔ اور اپنی تکلیفوں کی طرف دیکھو۔ آہ ازبلا یہ تم پر خداوند کا عذاب ہے کہ آج تم قرطبہ کے لاٹ پادری کی بیٹی ہو کانٹوں کے فرش پر سوتی ہو اور تمہارے نازک ہاتھ اور پیر زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں خدا را اپنی حالت پر اگر نہیں تو ہماری حالت پر ہی رحم کرو۔

ازبلا: اگر تکلیفوں سے بچنے کے لئے حق کو چھوڑ دیا جایا کرے تو مسیحی شہداء کبھی جام شہادت نوش نہ کرتے اگر مصیبتوں اور پریشانیوں کا نزول باطل کی نشانی ہوتا تو اکثر مسیحی جن پر کلیسا کو ناز ہے۔ باطل پر ٹھہرتے ہیں سچ

پوچھو تو تمہاری ان باتوں سے مجھے اس قدر تکلیف پہونچی ہے کہ اتنی تکلیف کانٹوں کے فرش پر سونے اور پابہ زنجیر ہونے سے بھی نہیں پہنچی۔ کیا تم مجھے تکلیف پر تکلیف پہنچانے آئی ہو؟

میرانو :۔ (راہب کی طرف مخاطب ہو کر) ازبلا باتوں سے تو کبھی بھی شکست نہیں کھائے گی۔ اس کا تو بس یہی علاج ہے کہ آج رات مریم عذرا کے مقدس بت کے سامنے اس کو اپنی ریاضت و عبادت میں شامل کیا جائے۔ دیکھ لینا۔ آج ہی رات میں اسکی کایا پلٹ ہو جائے گی۔ اور اس کا قلب مصلوب مسیح کی طرف رجوع کرنے لگے گا۔

راہب :۔ خداوند مسیح ایسا ہی کریں۔ مگر بظاہر تو ازبلا کا حق کی طرف رجوع کرنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔

میرانو :۔ قاعدہ یہی ہے کہ جو شخص جتنا زیادہ سخت ہو گا اسی قدر جلد ایمان کو قبول کرے گا۔ دیکھو مقدس پولوس خداوند کے کیسے دشمن تھے اور تمام مومنوں کو ان کے ہاتھ سے کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ مگر وہی آئندہ چل کر مسیحی مذہب کا ستون قرار پائے اور ان ہی پر سب سے زیادہ خداوند کا فضل نازل ہوا۔

راہب :۔ سچ کہتی ہو۔ خداوند مسیح ازبلا سے بھی یہی سلوک کریں اور یہ بھی تم سے آکر مل جائے۔

میرانو :۔ اچھا اب یہاں سے چلنا چاہیے اور اسی بڑے کمرہ میں بیٹھ کر عبادت کی تیاری کرلینی چاہیے (راہب سے) دیکھو ایک

پھر رات گزرنے پر ازبلا کو ہمارے کمرہ میں پہنچا دینا اور ایک راہبہ کو بھی ہمارے پاس رہنے کی اجازت دے دینا تاکہ وہ ازبلا کی نگرانی کرتی رہے۔

راہب :۔ بہت اچھا آپ کی خدمت میں ازبلا کو وقت مقررہ پر پہنچا دیا جائے گا۔

میرانو :۔ کیا آپ یا کوئی اور راہب بھی رات بھر ہمارے قریب رہنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔

راہب :۔ بسر و چشم! مگر آپ جانتی ہیں۔ کہ ہم بھی رات بھر عبادت اور یاد الہی میں مشغول رہتے ہیں۔

میرانو :۔ آپ کی خوشی۔ کوئی خاص ضرورت نہیں ہے اچھا صبح گفتگو کے وقت حسب ضابطہ آپ ہمارے ساتھ رہیے

راہب :۔ ضرور! صبح تو میں کیا اور راہب بھی آپ کی گفتگو سنیں گے۔

مرتھا :۔ اگر خداوند مسیح نے چاہا تو رات ہی رات میں مقصد حاصل ہو جائے گا اور صبح گفتگو کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔

(مرتھا نے یہ جملہ اس انداز سے کہا کہ راہب کے سوا اس کے مطلب کو سب لڑکیاں سمجھ گئیں)

اس کے بعد مرتھا۔ حنانہ اور میرانو راہب کے ہمراہ تہ خانہ سے باہر نکل آئیں اور خانقاہ کے بڑے کمرہ میں پہنچ گئیں۔ اور راہب نے

تہ خانہ کو پھر مقفل کر دیا۔ کھانا کھانے اور دیگر ضروریات سے فارغ ہو کر میرانو۔ حنانہ اور مرتھا نے پھر ایک دفعہ خانقاہ کی سیر کی اور راہب و راہبات سے گفتگوئیں کیں۔ خانقاہ کے راہب اور راہبات رات کی ریاضت کے لئے تیاری میں مشغول ہوگئیں اور یہ تینوں سہیلیاں پھر اپنے کمرہ میں آگئیں۔ خانقاہ میں گشت کرنے اور راہبات سے گفتگو کرنے کا مقصد یہ تھا۔ کہ کسی ایسی راہبہ کا پتہ چلا جائے جو سب سے زیادہ عابدہ اور مرتاض ہو چنانچہ ایک ایسی راہبہ کا پتہ چل گیا اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ رات کے کن کن اوقات میں مصروف عبادت رہتی ہے

اب رات کی ایک پہر گھڑی ختم ہونے کے قریب ہے۔ اور تینوں سہیلیاں خاموشی کے ساتھ گفتگو میں مصروف ہیں اتنے میں بڑے کمرہ کا دروازہ کھلا اور وہی پہلا راہب اندر داخل ہوا تینوں سہیلیاں اس کو دیکھ کر سرو قد کھڑی ہوگئیں۔ کیونکہ وہ خانقاہ کے تمام راہبوں کا سردار تھا۔ راہب نے آتے ہی اطلاع دی۔ کہ ازبلا کو تہ خانہ سے نکال کر آپ کی خدمت میں حسب وعدہ پہونچایا جاتا ہے اور ایک راہبہ کو بھی جلد یہاں بھیج دیا جائے گا۔

میرانو:۔ آپ کسی ایسی راہبہ کو یہاں بھیجیں جو سب سے زیادہ عابدہ اور شب زندہ دار ہو۔ اور جو حقیقت میں ولیہ بھی ہو کیا اس خانقاہ میں کوئی ایسی راہبہ ہے؟

راہب:۔ یہاں جتنی راہبات ہیں وہ سب کی سب عابدہ ہیں اور خداوند مسیح کی خاطر طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کر رہی ہیں مگر ان میں ایک راہبہ جس کا نام ارقیہ ہے سب سے زیادہ نیک عابدہ اور صاحب کشف و کرامت ہے اور خاندان کے اعتبار سے بس یہی کہنا کافی ہوگا۔ کہ فرانس کی شہزادی ہے جو دولت و حکومت پر لات مار کر مریم عزرا کی خدمت میں حاضر ہوگئی ہے۔

میرانو:۔ بس ہمارا مطلب حاصل ہوگیا۔ ہم کو ایک ایسی ہی راہبہ کی ضرورت تھی جو ہمارے ساتھ عبادت کرے اور ازبلا پر اپنا روحانی اثر ڈالے۔ کیا وہ صاحب کرامت بھی ہیں؟

راہب:۔ اس کی کرامت کا دور دور شہرہ ہے۔ کیا آپ نے اپنے والد میکائیل سے کبھی اس کے متعلق تذکرہ نہیں سنا؟ بس یوں خیال کیجئے کہ وہ زہر کا پیالہ پی لیتی ہے اور کوئی اثر قبول نہیں کرتی ایک دفعہ اسی خانقاہ میں جنگل کا شیر آگیا: اور ارقیہ کے پاؤں چاٹنے لگا۔ یہ میرا چشم دید واقعہ ہے۔

میرانو:۔ خداوند کا نام بلند ہوا بس کام ہوگیا۔ اب آپ جائیے اور ازبلا اور ارقیہ کو ہمارے پاس بھیج دیا جائے

پندرہواں باب

رُوح القدس کا نزول

تھوڑی دیر کے بعد ازبلا کو بڑے کمرہ میں جہاں تینوں سہیلیاں بیٹھی ہوئی تھیں پہونچا دیا گیا۔ راہبہ نے کہا فرانس کی شہزادی ارقیہ ذرا تھوڑی دیر میں اپنی ابتدائی ریاضت کو ختم کر کے تشریف لائیں گی یہ کہہ کر راہبہ صاحبہ تشریف لے گئے۔ اب ازبلا کے ساتھ میرانو مرتھا اور حنانہ کو رازدارانہ گفتگو کرنے کا موقعہ مل گیا۔ چناں چہ موجودہ حالات کے مالہٗ وعلیہ پر خوب خوب باتیں ہوئیں اور ازبلا کو اس مصیبت سے نجات دلانے کے لئے مختلف تدابیر پر غور کیا گیا ازبلا کو یہ بھی مشورہ دیا گیا کہ وہ اس دائمی مصیبت سے بچنے کے لئے عارضی طور پر مسیحیت کا اقرار کرے یا اقل درجہ میں کچھ نرمی اختیار کرے لیکن ازبلا نے اس مشورہ کو ٹھکرا دیا اور کہا کہ اسلام کی وجہ سے مجھ پر جو جو مصیبتیں نازل ہوں گی وہ انشاء اللہ کفارۂ سیئات اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوں گی۔ اگر خدا کو مجھے ظالموں کے پنجہ سے چھڑانا ہی ہے تو وہ اس کے اسباب بھی مہیا کر دے گا ورنہ اس کے فیصلہ پر کسی کو اختیار نہیں۔ آخر غور و فکر کے بعد ایک تجویز پیش کی گئی جس پر سب نے اتفاق کیا۔ اور تدبیر پختہ ہو جانے کے بعد سب لڑکیاں ریاضت میں مشغول ہو گئیں۔

ازبلا کی عبادت تو صرف یہ دعا تھی۔ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

میرانو درود شریف میں مشغول ہو گئی اور مرتھا اور حنانہ حسب حال مختلف دعائیں کرنے لگیں اتنے میں کمرہ میں فرانس کی مشہور راہبہ اور تارکہ ارقیہ داخل ہوئی جس کا سب نے استقبال کیا۔

ارقیہ:۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ ازبلا نے خداوند کا دامن چھوڑ کر کفر کے ساتھ رشتہ جوڑ لیا ہے۔ خبر نہیں شیطان نے اس پر کیوں قبضہ جمایا۔ میں نے کل ہی خواب میں مسلمانوں کے بڑے بڑے عالموں کو جہنم میں جلتے دیکھا ہے۔ یہ کم بخت لڑکی بھی ان ہی میں شامل ہونا چاہتی ہے۔ اگر یہ خداوند کی صلیب کو پھر اپنے کندھوں پہ اٹھا لے اور چند روز یہی میرے ساتھ رہے تو میں خداوند کی زیارت کرا دوں گی۔

میرانو:۔ واقعی بڑے شرم کی بات ہے کہ ہمارے روحانی باپ کی لڑکی اس طرح مرتد ہو جائے۔ آج ہم نے اسی لئے آپ کو تکلیف دی ہے کہ آپ اپنی روحانی توجہ سے ازبلا پر اثر ڈالیں اور اس کو خداوند کے قدموں میں لے آئیں۔ دلائل سے تو ازبلا خاموش نہیں ہوتی مگر اب روحانی طریقہ سے اس کو مطمئن کرنے کی ضرورت ہے۔

ارقیہ:۔ بہتر ہے۔ آج ہی دعا اور ریاضت سے ازبلا کے قلب کو مریم عذرا کی طرف پھیرنے کی کوشش کی جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ لڑکی صبح تک ٹھیک ہو جائے گی میں دیکھ رہی ہوں کہ خداوند

اپنی آغوش کھولے ہوئے ازبلا کی طرف ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔ اور
ازبلا بھی ان کی گود میں جانے کے لئے تیار ہوگئی ہے۔ آپ
گھبرائیں نہیں دیکھیے صبح تک کیا ہوتا ہے۔ (یہاں ازبلا نے کچھ بولنا
چاہا مگر مرغلانے اشارہ سے منع کردیا۔

ارقیہ یہیں تک اپنی کرامتوں کا اظہار کرنے پائی کہ دروازہ پھر کھلا
اور وہی بڑا راہب اندر داخل ہوا اور میرانو سے مخاطب ہوکر کہنے
لگا۔ اگر آپ کو چند راہبات کی اور ضرورت ہو تو وہ بھی حاضر کردی
جائیں میرانو نے کہا کہ آپ کی نوازش۔ ہمیں اب کسی راہبہ کی ضرورت
نہیں ہے البتہ اگر آپ رات میں ایک دو دفعہ تشریف لاکر اپنے مشوروں
سے مستفید فرمائیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی راہب نے وعدہ کیا کہ وہ
دو دو گھنٹہ کے بعد ضرور حاضر ہوگا۔ اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرے گا
یہ کہہ کر وہ الٹے پاؤں پھر گیا اور دروازہ بند کرلیا گیا۔

اب نصف رات ہونے میں ایک گھنٹہ باقی رہ گیا ہے اسلئے تمام
لڑکیاں ارقیہ کے ساتھ عبادت کرنے میں مشغول ہوگئیں۔ مریم عذرا
کے بت کے سامنے ارقیہ کی نشست تھی اور دس دس قدم فاصلہ پر
لڑکیوں نے اپنی نشستیں مخصوص کرلیں۔ میرانو نے ازبلا کی نشست
اپنے قریب ہی مقرر کرلی تاکہ اگر کوئی ضروری بات کہنی ہو تو آسانی
کے ساتھ کہہ سکے اور کوئی دوسرا اس کو سننے نہ پائے۔

جب عبادت کو ایک گھنٹہ گذر گیا تو میرانو نے ازبلا سے بہت

دھیمی آواز میں کہا کہ دیکھو ہم جو کچھ بھی گفتگو کریں۔ تم اس میں مداخلت نہ
کرنا۔ اور خاموشی سے سنتی رہنا اور ہماری ہر بات کو فوراً مان لینا۔ یہ کہہ
کر میرانو بھی خاموش ہوگئی۔ ارقیہ اپنی ولایت کے جوش میں عجیب
عجیب حرکتیں کررہی ہے کبھی دونوں ہاتھوں کو آگے لے جاتی ہے
گویا وہ کسی کو اپنی آغوش میں لینا چاہتی ہے کبھی آہ وزاری کرتی ہے اور
کبھی چیخیں مارنے لگتی ہے۔ اور بار بار منہ سے یہ الفاظ نکال رہی ہے
ہاں خداوند تیرا نام مبارک ہو اور روح القدس جلد ہماری دستگیری کرے۔

رات کا ایک بجا ہوگا کہ میرانو نے نہایت زور سے چیخ ماری اور
بے ہوش ہوگئی۔ ازبلا اپنی جگہ پر نہایت استقلال سے جمی بیٹھی رہی
مگر ارقیہ مرتھا اور حنانہ دوڑ کر فوراً اس کے پاس پہنچ گئیں۔ اور پانی
لے کر اس کے سر پر ڈالنے لگیں۔ ارقیہ نے پانی ڈالنے سے منع کیا اور
کہا کہ میرانو نے یقیناً خداوند کی زیارت کی ہے۔ اور ہماری آج کی عبادت
یقیناً کامیابی پر ختم ہوگی گھبراؤ نہیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ
خداوند ہماری خانقاہ میں آئے (ازبلا کے پاس جاکر) کیوں بی ازبلا! کیا
اب بھی تم کو خداوند صلیب اٹھانے میں کوئی عذر ہے؟ ازبلا نے
کوئی جواب نہیں دیا۔ اور خاموشی سے سنتی رہی۔ ازبلا کی خاموشی نے
ارقیہ کو اور بھی یقین دلایا کہ واقعی خداوند نے یہاں نزول فرماکر ازبلا
پر برکت نظر ڈالی۔

الغرض میرانو بدستور بے ہوش ہے اتنے میں بڑا راہب کمرہ

میں داخل ہوا اور گھبرا کر دریافت کیا کہ ہیں! یہ کیا ہوا؟ ارقیہ نے فوراً اپنی وہم پرستی کی داستان سنانی شروع کر دی۔ اور نہایت وثوق سے کہنا شروع کر دیا۔ کہ میرانو پر خداوند نے نزول فرمایا ہے۔ راہب نے سنتے ہی ارقیہ کے بیان کی تصدیق کی کیوں کہ وہ پہلے ہی سے ارقیہ کی ولایت کا قائل تھا۔ آخر کوشش کر کے میرانو کو ہوش میں لایا گیا اور حواس درست ہونے پر راہب نے یوں سلسلہ کلام شروع کیا۔

راہب:۔ میرانو! کہو کیا حال ہے؟ کوئی خوش خبری تو سناؤ۔

میرانو:۔ (ارقیہ کی طرف اشارہ کر کے) بس آپ کی کرامت اور برکت کا ظہور ہے آپ کی توجہ نے روح القدس سے آج میری ملاقات کرا دی۔

ارقیہ:۔ خداوند کا نام بلند ہو! مسیح مصلوب کا نام مبارک ہو!

راہب:۔ ہاں ہاں تو پھر آپ نے کیا دیکھا؟

میرانو:۔ میں عبادت میں مشغول تھی کہ یکایک ایک نہایت خوب صورت اور شکیل انسان میری طرف دوڑا اور اس نے ازبلا کی طرف غور سے دیکھا جس کے بعد اس کے چہرہ سے مسکراہٹ نمایاں ہو گئی۔

راہب:۔ مبارک! مبارک!

میرانو:۔ میں اس انسان کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ کہ وہ میری طرف متوجہ ہوا اور میں اور میں نے اس کے چہرہ پر ایک نشان دیکھا جس پر

نورانی حروف سے لکھا ہوا تھا "روح القدس" (یہاں ازبلا کو بلا اختیار ہنسی آ گئی مگر اس نے ہنسی کو کھانس کر مشتبہ بنا دیا)

ارقیہ:۔ اے خداوند تیرا نام مبارک ہو!

میرانو:۔ اس کے بعد اس نے ایک شیشی نکالی اور ازبلا کے سر پر اس میں سے چند قطرے ٹپکائے

راہب:۔ یقیناً وہ ایمان کے قطرے تھے! ازبلا تیری قسمت جاگ اٹھی!

میرانو:۔ اس کے بعد روح القدس نے مجھ سے دو باتیں فرمائیں....

راہب:۔ فرمائیے وہ باتیں کیا تھیں جلدی فرمائیے

میرانو:۔ انہوں نے کہا کہ قرطبہ کے جنوب میں جو مقدس گرجا ہے اور جو آج کل ویران پڑا ہوا ہے۔ اور جس میں مقدس اولیا کی ہڈیاں زائرین اور برکت چاہنے والوں کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔ میں وہاں جاتا ہوں۔ اور دیکھو خداوند تمہارا وہاں انتظار کر رہے ہیں اور اپنی برکتوں کا ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔

ارقیہ:۔ مصلوب خداوند! تیرا نام بلند ہو۔ مقدس مریم کی قسم کیا مبارک کشف ہے: اور میں نے تو یہاں قدم رکھتے ہی خداوند کی زیارت کر لی تھی۔ دیکھا میرانو کے کشف نے میری بات کیسی تصدیق کر دی۔

راہب:۔ اچھا اب دوسری بات بتاؤ کہ روح القدس نے کیا فرمایا؟

میرانو:۔ دوسری بات . . . .

راہب :- ہاں جلدی بتاؤ۔ مبارک ہو پاک خداوند کا نام!

میرانو :- دوسری بات یہاں نہیں بتائی جا سکتی کیوں کہ مجھے یہی حکم ہوا ہے۔

راہب :- کیا روح القدس نے یہ فرمایا ہے کہ دوسری بات کا اظہار نہ کرنا؟

میرانو :- ہاں یہ فرمایا ہے کہ سب آدمیوں کے سامنے اس کا اظہار نہ کرنا۔

راہب :- اچھا یہ تو بتا دو کہ وہ کسی شخص کے متعلق ہے۔ یا کسی کام کے متعلق!

میرانو :- میں اتنا ہی بتا دیتی ہوں کہ وہ آپ کے متعلق ہے۔ اے مقدس باپ مبارک ہو ہمیں کیا معلوم تھا۔ کہ خداوند کے ہاں آپ کا درجہ اتنا بلند ہے۔

چونکہ راہب اور رومن کیتھولک مذہب کے بڑے سریع الاعتقاد اور خوش فہم ہوتے ہیں۔ اس لئے دیگر باتوں کی طرح راہب اس بات پر بھی ایمان لے آیا۔ اور مارے خوشی کے اچھل پڑا اور میرانو کی زبان سے یہ سن کر "ہمیں کیا معلوم تھا۔ کہ خداوند کے ہاں آپ کا درجہ اتنا بلند ہے۔" ارقیہ (فرانس کی شہزادی) راہب کے قدموں پر گر پڑی۔ اور اس کے قدموں سے اپنے ماتھے کو رگڑنے لگی۔ راہب نے بھی جو خوشی اور مسرت کا مظہر کامل بنا ہوا سکتے کے عالم میں کھڑا تھا۔ یہ الفاظ منہ سے نکالے "بیٹی! اطمینان رکھ تو بھی میرے ساتھ جنت میں ہوگی۔

الغرض مسرت اور ابتہاج کے اظہار میں دو گھنٹے کے قریب گزر گئے۔ اور ہوش آنے کے بعد ارقیہ نے راہب سے کہا

ارقیہ :- تو ہاں۔ اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے؟

راہب :- اپنے خداوند کی تلاش میں اسی جگہ چلنا چاہیئے۔ جہاں کیلئے میرانو کو حکم ہوا ہے۔ (ازبلا کی طرف مخاطب ہو کر) اری لڑکی! سچ تو یہ ہے کہ تیری ہی وجہ سے آج ہم پر روح القدس کا نزول ہوا ہے۔ یقیناً تو خداوند سے ملاقات کرتے ہی ویسی بن جائے گی اور بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

میرانو :- کیا ہمیں اس پرانی کلیسا میں جانے کی ضرورت ہے۔ جہاں کے لئے روح القدس نے ارشاد فرمایا تھا

راہب :- بھولی لڑکی! کیا اب بھی تم کو وہاں جانے میں شک ہے جب کہ مقدس روح کہہ چکی ہے۔ کہ صبح ہونے سے پہلے ہی اس مقام پر پہنچنا چاہیئے۔

میرانو :- اچھا تو ازبلا کو تہ خانہ میں بند کر دو اور چلنے کا سامان کرو۔

راہب :- واہ وا! جس کے لئے مقدس روح یہاں آئی اور ہم کو خداوند سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کو تم یہاں چھوڑے جاتی ہو؟ دیکھو ازبلا پر خداوند کا خاص فضل ہوا ہے۔ جس طرح مقدس پولوس پر فضل ہوا تھا۔ کہ باوجود خداوند تعالےٰ سے انتہائی دشمنی کرنے کے ان پر فضل و کرم ہوا۔ بس اٹھو اور ازبلا کو ساتھ لو اور کلیسا کو چلو۔

حنانہ :- اگر ازبلا راستہ میں کہیں گم ہو جائے تو؟

راہب :- (ہنس کر) خوب! پھر خداوند نے اپنی مقدس بارگاہ میں یوں ہی بلایا ہے! گویا خداوند کو اتنی بھی خبر نہیں کہ جس کو میں بلا رہا ہوں وہ بھاگ جائے گی؟

ارقیہ :- میرے خیال میں اب تاخیر مناسب نہیں کیوں کہ روح نے فرمایا ہے کہ بہت جلد وہاں پہنچو (آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر) اے لو! میں تو پیارے روح القدس کو دیکھ رہی ہوں - اے خداوند تیرا نام مبارک (سب نے ہم آہنگ ہو کر باآواز بلند کہا خداوند تیرا نام مبارک ہو)

راہب :- اچھا میں خانقاہ کے گدھوں کو کھلوا کر باہر کھڑا کرتا ہوں اتنے میں تم تیار ہو جاؤ۔ گدھے بھی بس برق رفتار ہیں - آدھ گھنٹہ میں وہاں پہونچاویں گے۔

یہ کہہ کر راہب نے چند خادموں کو بلا کر گدھوں کو باہر نکالنے کا حکم دیا چنانچہ فوراً اس حکم کی تعمیل کی گئی - اور اپنے چلنے کو راز میں رکھا۔ اور کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا - راہب صاحب بڑے خوش تھے۔ کہ ازبلا وہاں پہنچتے ہی اور خداوند مسیح کی زیارت کرتے ہی اپنے گناہوں سے توبہ کر کے مسیح کی صلیب کو فوراً اٹھالے گی۔ اور لاٹ پادری (ازبلا کے والد صاحب) اس معجزہ کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے

اب سب چلنے کو تیار ہو گئے اور ازبلا - حنانہ - مرتھا - میرانو

ارقیہ اور راہب برق رفتار گدھوں پر سوار ہو گئے - میرانو کے کہنے سے احتیاطاً ازبلا کو وسط میں رکھ کر روانہ روانگی ہوئی - اور پون گھنٹے کے بعد یہ سب حضرات کلیسائے پطرس میں پہنچ گئے۔ اس کلیسا میں ان مسیحی شہداء کی لاشوں اور ہڈیوں کو رکھا جاتا تھا جو عالم مسیحیت میں ممتاز درجہ رکھتے تھے - یہاں دور دور سے مسیحی خواتین برکتیں حاصل کرنے کے لئے آیا کرتی تھیں۔

صبح صادق کے نمودار ہونے میں ابھی بہت وقت باقی ہے - اور کلیسا کا خوفناک منظرولوں میں استہزاز اور خوف پیدا کر رہا ہے۔ ارقیہ اور راہب دو بڑے ڈھانچوں کے سامنے کلیسا میں گھستے ہی گر پڑے اور چیخیں مار مار کر رونے لگے - کیوں کہ ان کو توقع تھی۔ کہ صبح سے پہلے پہلے خداوند کی زیارت ہو گی - اور روح القدس ان کو اپنے سینے سے لگائے گا۔

ادھر تو نالہ نیم شبی کا بازار گرم تھا - اور دوسری طرف ازبلا اور اسکی تینوں سہیلیاں کسی اور ہی تدبیر میں مشغول تھیں - یکایک چاروں لڑکیوں نے ایک رسی لی - اور بہت سا پرانا گوڈر اپنی جیبوں سے نکالا۔ اور فوراً راہب کو جو کسی ولی کے ڈھانچہ کے سامنے پڑا آہ و بکا کر رہا تھا - جا کر پکڑ لیا - دو لڑکیوں نے راہب کے ہاتھ پکڑے اور دو نے پیر - ہاتھ - اور پیر کو رسی سے خوب جکڑ دیا - اور منہ میں گودڑ ٹھونس دیا وہ بچارا اس ناگہانی آفت پر واویلا بھی نہ مچا سکا۔

ارقیہ ایک دوسرے بُت کے سامنے خداوند کی زیارت کے شوق میں سجدہ ریز تھی۔ راہب کا انتظام کرنے کے بعد یہ لڑکیاں ارقیہ کے پاس گئیں اور اس کے کان میں جا کر کہا مقدس بہن! آؤ میں تم کو خداوند کی زیارت کراؤں۔

یہ سنتے ہی ارقیہ وفورِ جوش سے ایک دم کھڑی ہو گئی۔ اور جب بےبس راہب کے پاس پہنچی تو اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا "یہ کیا؟"

ازبلا: یہ تمہارے خداوند ہیں جس کی زیارت کے لئے تم یہاں آئی ہو۔

یہ کہہ کر سب نے ارقیہ کو اپنے مستقبل سے آگاہ کیا اور اس کو اسلام کی تبلیغ کی اور کہا کہ اگر تم کو روحِ حق اور انسانِ کامل کی زیارت کرنی ہے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؐ پڑھو ورنہ تمہارا مصنوعی خداوند قیامت تک تم کو نظر نہ آئے گا۔ یہ کہہ کر چاروں سہیلیاں گدھوں پر سوار ہو کر بسرعت تمام روانہ ہو گئیں۔

ان کے چلے جانے کے بعد ارقیہ سکتہ کے عالم میں کھڑی رہی گویا اس کا عقل وشعور کھو گیا۔ آخر تمتماتی موم بتی کی روشنی میں راہب نے اس کو کسی طرح اشارہ کر کے متوجہ کیا۔ اور ارقیہ نے اول تو اس کے منہ سے گودڑ نکالا اور پھر اس کے ہاتھ پیر کھولے چیخنے چلانے پر دیگر زائرین اپنے اپنے حجروں سے باہر نکل کر آئے۔ مگر ازبلا اور اس کی سہیلیاں ان کو کہاں نظر آ سکتی تھیں

ازبلا اپنی تینوں سہیلیوں (امرتھا۔ حنانہ اور میرانو) کے ساتھ کلیسائے پطرس سے نکل کر اور اپنے برق رفتار گدھوں کو سرپٹ دوڑا کر سیدھی عمر لحمی کے مکان پر پہنچیں۔ اور عمر لحمی اور دیگر علماء کو گزرے ہوئے جملہ واقعات کی اطلاع دی حضرت زیاد بن عمر کو بھی ان دلچسپ واقعات سے مطلع کیا گیا۔ تمام مسلمانوں نے میرانو کی دانش مندی پر حیرت کا اظہار کیا۔ اور عیسائیوں کے مظالم سے نجات پانے پر چاروں مہمانوں کو مبارک باد دی۔ حضرت زیاد بن عمر کی مجلس میں (جو روزانہ بعد نماز عشاء منعقد ہوتی تھی) یہ چاروں لڑکیاں حاضر ہوئیں۔ جہاں اور بھی بڑے بڑے علماء۔ فلاسفر۔ اطباء۔ مفسر۔ محدث۔ اربابِ لغت وائمہ رجال بھی تشریف فرما تھے چونکہ قریب قریب جملہ مسلمانوں کو ازبلا کے حالات کا علم تھا۔ اور دوسرے تیسرے روز عمر لحمی کے پاس خبریں پہونچ جایا کرتی تھیں۔ اس لئے اس مجلس میں بیک وقت ان تمام خواتین کی موجودگی نے جملہ حاضرین میں خوشی ومسرت کی برقی لہر دوڑا دی۔ اور ہر شخص ان کی دلچسپ اور سبق آموز تقریروں کو سننے میں ہمہ تن مصروف ہو گیا۔

سولہواں باب

کیتھڈرل کی خفیہ مجلس

اس مجلس اور اس کے علاوہ دیگر مجلسوں کا حال آئندہ بیان

کیا جائے گا۔ اب آؤ ذرا کلیسائے پطرس اور خانقاہ کو جا کر دیکھنا چاہیئے اور معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ پادری صاحب اور راہبہ پر کیا گزری ۔ اور لاٹ پادری (ازبلا کے والد صاحب) اور میکائیل (میرانو کے والد) نے اس خبر کو کس طرح سنا اور قرطبہ کے عیسائیوں میں اس واقعہ نے کیا صورت حال پیدا کر دی۔

واقعہ اس طرح ہوا کہ جب یہ چاروں لڑکیاں کلیسائے پطرس سے گدھوں پر سوار ہو کر روانہ ہوئیں تو بے چارہ راہب پابزنجیر پڑا ہوا تھا اور چوں کہ منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ بول بھی نہ سکا آخر راہبہ نے منہ سے کپڑا نکالا۔ اور ہاتھ پیر سے رسی کھولی۔ اس قید سے آزادی ملنے کے بعد بھی راہب پر مدہوشی کا عالم طاری رہا ۔ ادھر راہبہ سراسیمہ چاروں طرف دوڑتی رہی ۔ زائرین حجروں میں قیام پذیر تھے۔ جب ان کو اس واقعہ کا علم ہوا تو بیچارے سر پیٹنے لگے اور حسب عادت ولیوں کے ڈھانچوں کے سامنے کھڑے ہو کر زار و قطار رونے لگے۔ جب ماتم سرائی ختم ہوئی ۔ اور راہب اور راہبہ کا شعور بیدار ہوا تو زائرین کے دو گدھوں پر سوار ہو کر خانقاہ روانہ ہو گئے خانقاہ میں قدم رکھتے ہی تمام راہبوں اور راہبات نے ان کا استقبال کیا ۔لیکن جب ان دونوں کے چہروں پر شرمندگی ۔ ندامت اور شکست کے آثار دیکھے تو وہ بھی حیرت زدہ رہ گئے۔ اتنے میں ایک شخص جرأت کر کے آگے بڑھا اور راہب سے اس طرح گویا ہوا۔

شخص :۔ حضور! مقدس باپ (لاٹ پادری) نے یہ رقعہ بھیجا ہے اور فرمادیا ہے کہ اس کا جواب جلدی لے کر آؤ۔

راہب :۔ (سر پکڑ کر) ہائے میں کس طرح مقدس باپ کو اپنی صورت دکھاؤں گا۔ افسوس شیطان لعین نے دھوکہ دیا۔ ہاں وہی شیطان جس نے خداوند کو بھی بغیر آزمائے نہیں چھوڑا تھا۔ خبیث ازبلا اور اے ملعون لڑکیو۔ لعنت ہو تم پر او شیطان کی بچیو! تم خود بھی گمراہ ہوئیں ۔ اور ہم کو بھی شرمندہ کیا اے خداوند تو دیکھ رہا ہے کہ تیرے مقدسوں کے سامنے کیسا سلوک کیا گیا۔

راہب کے اس واویلا کو سن کر خانقاہ کے تمام راہب سکتہ میں رہ گئے اور ایک دوسرے کو تکنے لگے ۔ آخر راہب نے "مقدس باپ" کا رقعہ لرزتے ہوئے ہاتھوں سے کھولا اور مندرجہ ذیل عبارت پڑھی۔

ازبلا کو سمجھانے کے لئے اس کی تین سہیلیاں خانقاہ میں گئی تھیں جس کی اطلاع میں نے تم کو دے دی تھی ۔ میرا خیال ہے کہ ازبلا کا واپس ہونا مشکل ہے ۔ اگر اب بھی اس کی وہی کیفیت ہو تو اس کو محکمہ احتساب کے سپرد کر دو۔ اس غرض کے لئے میں چند آدمی آج شام تک تمہارے پاس بھیجوں گا۔ تم لڑکی کو ان کے حوالہ کر دینا اب تم تینوں لڑکیوں کو واپس بھیج دو ۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان ان کو بھی ورغلائے ۔ اور ازبلا کے پھندے میں

وہ بھی آجائیں۔

اس عبارت کو پڑھ کر راہب زار و قطار رونے لگا۔ رونے دھونے سے فارغ ہو کر اس نے کہا کہ میں اس کا جواب کیا دوں میں خود ہی مقدس باپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تاکہ میں ان کو بتاؤں کہ شیطان کس طرح مقدسین کی آزمائش کیا کرتا ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے ساتھ فرانس کی ولیہ راہبہ کو بھی لے لیا۔ "مقدس باپ" یالاٹ پادری کے مکان پر پہونچ کر راہب نے رو رو کر تمام واقعات بیان کرنے شروع کر دیئے۔ اور لاٹ پادری خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ جب راہب تمام واقعات بیان کر چکا تو لاٹ پادری نے دریافت کیا۔

پادری:۔ جب میں نے تم کو یہ ہدایت کر دی تھی کہ ازبلا کی سختی کے ساتھ نگرانی کرتے رہنا پھر تم لڑکیوں کے دھوکہ میں کیوں آ گئے؟ اور تم نے ان کے جھوٹے کشف پر اعتبار کر کے خانقاہ کو کیوں چھوڑا؟ اگر ایسی حالت پیش آ گئی تھی۔ تو مجھے اطلاع کر دینی چاہیئے تھی۔

راہب:۔ مقدس باپ! میں اس کا کیا جواب دے سکتا ہوں۔ بے شک ہم سے قصور ہوا اور شیطان کے دھوکہ میں آ گئے

پادری:۔ اچھا یہ بتاؤ کہ خانقاہ میں رہنے والے وہ کون کون سے راہب ہیں جو اس سازش میں شریک ہیں۔

راہب:۔ سازش میں تو کوئی بھی شریک نہیں اور ہم نے تو احتیاطاً اس امر کی کسی کو اطلاع بھی نہ دی تھی۔ صرف میں اور یہ راہبہ جن کے تقدس کی دنیا قائل ہے۔ اس واقعہ میں شریک تھیں۔

پادری:۔ (اپنے ملازم سے) ذرا میکائیل اور پطرس کو تو بلا کر لاؤ ان سے کہنا کہ تمام کاموں کو چھوڑ کر چلے آئیں۔

ملازم چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد میکائیل۔ پطرس اور دو تین پادری "مقدس باپ" کے مکان پر پہنچ گئے لاٹ پادری نے میکائیل سے یوں خطاب کیا۔

پادری:۔ میری لڑکی ازبلا کے ساتھ آپ کی صاحبزادی میرالو بھی چنپت ہو گئی!

میکائیل:۔ ہیں! مقدس باپ یہ کیا فرمایا

پادری:۔ ازبلا اور میرالو ہی نہیں بلکہ حنانہ اور مرتھا بھی خانقاہ والوں کو دھوکہ دے کر روانہ ہو گئیں۔

میکائیل:۔ مقدس باپ! جلدی ارشاد فرمائیے۔ واقعہ کیا ہوا۔

پادری صاحب نے راہب سے کہا کہ ان کو بھی واقعہ سنا دو چنانچہ راہب نے رو رو کر تمام واقعہ کو از اول تا آخر پوری تفصیل ۔۔۔ بیان کیا جس پر میکائیل اور پطرس بھی رو پڑے۔

پادری:۔ روتے کیوں ہو؟ لعنت بھیجو ان خبیث روحوں پر صرف افسوس اس بات کا ہے۔ کہ ازبلا محکمہ احتساب کی گرفت

سے چھوٹ گئی

میکائیل :- مقدس باپ یہ معمولی واقعہ نہیں ہے۔ تمام قرطبہ میں عیسائیوں کی سخت بدنامی ہوگی اور ہم کو شکل دکھانے کی بھی جگہ نہ رہے گی۔

پادری :- اچھا اب اس بات کا پتہ لگاؤ کہ یہ چاروں لڑکیاں کہاں گئیں؟ اس کے لئے ہمیں بہت جلد کارروائی شروع کر دینی چاہیے۔

جس روز لاٹ پادری سے راہب کی گفتگو ہوئی ہے۔ اس کے تیسرے روز ایک رات کو شب کا ایک ثلث حصہ گزر جانے کے بعد قرطبہ کے بڑے کیتھڈرل میں شہر کے تمام پادری اور پرجوش عیسائی جمع ہونے لگے۔ اس سے پیشتر مخفی طور پر سب کو اس بڑے گرجا میں جمع ہونے کی ہدایت کر دی گئی تھی بظاہر کسی بڑے مجمع کا سامان نظر نہیں آتا تھا۔ کیوں کہ نہ تو روشنی کا کوئی اہتمام تھا اور نہ فرش اور صلیب وغیرہ کا کوئی انتظام کیا گیا تھا۔ لوگ برابر آتے جاتے تھے۔ اور خاموشی اور متانت کے ساتھ گرجا کے بڑے ہال میں مقدس قربان گاہ کے سامنے بیٹھ جاتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خاص جلسہ میں حاضر ہونے کے لئے خفیہ طریق پر ہر عیسائی کو اطلاع دے دی گئی تھی۔

قربان گاہ پر ایک بڑی صلیب نصب تھی جس پر جناب مسیح لٹک

رہے تھے اور صلیب کے نیچے مریم بتول بڑی حسرت کے ہاتھ گھٹنے ٹیکے ہوئے۔ اطاعت کا مظاہرہ کر رہی تھیں کیتھڈرل کی تمام دیواریں گزشتہ پادریوں اور حواریوں کی تصاویر سے رومی اور مصری بت پرستی کا مرقع بنی ہوئی تھیں ان ہی پادریوں کے نیچے تمام حاضرین ادب اور خاموشی کے ساتھ آ آ کے بیٹھتے رہے۔ نن یا وہ کنواریاں جو پاک نفس راہبوں کا دلچسپ مشغلہ ہوتی تھیں۔ وہ بھی پادریوں کے جھرمٹ میں نظر آنے لگیں۔ لاٹ پادری جو اس کیتھڈرل کا سردا اور ازبلا کا باپ تھا۔ بڑے تپاک سے سب مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا۔ ان تمام کارروائیوں کے باوجود خاموشی اور متانت کا یہ عالم تھا۔ کہ باہر سے کسی کو یہ محسوس نہ ہوتا تھا۔ کہ اندر کچھ ہو رہا ہے تاہم اس خفیہ جلسہ کی اطلاع بھی کسی طرح مسلمانوں کو مل گئی اور پادریوں کا یہ راز چھپا نہ رہ سکا۔ لاٹ پادری اور میکائیل دروازہ پر کھڑے ہوئے پرجوش عیسائیوں کو اشارہ سے خاموش رہنے کی ہدایت کر رہے تھے۔ اور لوگ تھے۔ کہ برابر چلے آ رہے تھے۔ کیتھڈرل میں کئی ہزار عیسائی جمع ہو چکے تھے۔ مگر لاٹ پادری لوگوں کی مزید آمد کے منتظر تھے۔

کیتھڈرل میں عین مسیح مصلوب کے بت کے نیچے ایک شخص نے اپنے روبرو والے سے کہا۔

شخص :- (نہایت خاموشی کے ساتھ) بھائی خداوند کا نام مبارک ہو

دیکھو یہ ایک لفافہ ہے۔ جو مقدس باپ (لاٹ پادری) کو دینا ہے اور جلسہ کے آغاز سے پیشتر ہی دینا ہے۔ مگر مجھے میکائیل نے حکم دیا ہے۔ کہ تم فلاں فلاں پادریوں کو بلا کر جلد لاؤ۔ اب مجھے اس حکم کی بھی تعمیل کرنی ہے اس لئے اگر آپ تکلیف فرما کر یہ رقعہ مقدس باپ کو یہاں آتے ہی دیدیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

دوسرا شخص:۔ بڑی خوشی سے! جناب اتنے سے کام کے لئے اتنی لمبی گفتگو کی کیا ضرورت تھی۔ آپ اطمینان رکھیں یہ ملفوف مقدس باپ کو یہاں آتے ہی دے دیا جائے گا۔

شخص:۔ بہت بہت شکریہ! اچھا اب میں جا کر اپنے فرض کو انجام دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر شخص مذکور کیتھڈرل سے آنکھ بچا کر اور کسی بہانہ سے نکل گیا۔

اب گرجا عیسائیوں اور پادریوں سے کھچا کھچ بھر چکا ہے۔ اور یہ اطمینان بھی ہو گیا ہے کہ اب اور کوئی آنے والا نہیں ہے۔ جب سب لوگ آ گئے تو اس امر کی تفتیش کی گئی۔ کہ اس جلسہ میں کوئی کافر (مسلمان) تو نہیں ہے؟ اکثر پادریوں نے تمام مجمع میں پھر کر اور ایک ایک کو دیکھ کر اپنا اطمینان کر لیا۔ اس کے بعد حکم دیا گیا۔ کہ کیتھڈرل کے تمام دروازے بند کر دئے جائیں اور جلسہ کی کاروائی شروع کی جائے۔ عیسائیوں کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا۔ کہ اگر ان کو خاموش اور متین رہنے کی ہدایت نہ کی گئی ہوتی۔ تو ایک طوفان

بپا ہو جاتا۔ مزید اطمینان کے لئے چند معتمد لوگ گرجا کے باہر کھڑے کر دئے گئے۔ کہ باہر سے کوئی شخص جلسہ کی کاروائی نہ سن سکے جب یہ تمام کام تکمیل کو پہنچ گئے۔ تو لاٹ پادری معہ میکائیل اور دس بارہ پادریوں کے اونچے مقام پر کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں اگلی صف میں سے ایک شخص اٹھا اور اس نے خاموشی سے لاٹ پادری کے ہاتھ میں وہی ملفوف پکڑا دیا۔ جو ایک شخص اس کو پیش کرنے کے لئے دے گیا تھا۔ ملفوف کھولنے اور پڑھنے سے پیشتر لاٹ پادری نے متین آواز میں کہا "میرے بچو اور بچیو! آج ایک نہائیت اہم مقصد کے لئے تم کو یہاں آنے کی تکلیف دی گئی ہے۔ جس کو پادری میکائیل آپ کے سامنے پیش کریں گے۔ آپ سکون و اطمینان کے ساتھ پادری صاحب کی تقریر سنیں۔

چنانچہ پادری میکائیل تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور ادھر لاٹ پادری نے بیٹھے بیٹھے ملفوف کو کھول کر پڑھنا شروع کیا۔ پادری صاحب نے چند سطریں ہی پڑھی ہونگی۔ کہ ان کے منہ سے بے ساختہ ایک چیخ نکلی۔ اور ایک دم کھڑے ہو گئے اور مارے غصہ کے تھر تھر کانپنے لگے۔ تمام مجمع متحیر ہو کر لاٹ پادری کی طرف دیکھنے لگا۔ اور میکائیل کو بھی اپنی تقریر روک دینی پڑی۔ کچھ وقفہ کے بعد "مقدس باپ" نے ارشاد فرمایا۔

دیکھو ابھی ابھی کسی شخص نے مجھے از بلا کا یہ خط دیا ہے۔ جس

میں اس نے ہم سب کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔ یہ ملفوف کس نے مجھے دیا ہے؟

ایک عیسائی۔ اے مقدس باپ۔ میں نے دیا ہے۔ اور ایک شخص اس کو آپ کی خدمت میں پیش کرنے ....

یہ غریب جملہ پورا بھی نہ کرنے پایا تھا۔ کہ چاروں طرف سے ایک ہنگامہ دار و گیر بپا ہو گیا۔ اور اس پر چاروں طرف سے گھونسے مکے اور لاتیں پڑنے لگیں۔ ہزاروں انسانوں کا مجمع اور پھر باری باری سے گھونسوں اور لاتوں کا پڑنا اس غریب کے لئے قیامت سے کم نہ تھا بہتیرا چلاتا تھا۔ کہ میرا اس میں کیا قصور ہے۔ مگر آج جوش و خروش کے عالم میں اس صدا کو کون سنتا تھا۔ آخر جب وہ بے ہوش ہو گیا۔ تو اس کو ٹانگیں پکڑ کے کیتھڈرل کی ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہنگامہ بڑی مشکل سے فرو ہوا۔ سکوت کے بعد لاٹ پادری خود کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ یہ شخص مسلمان معلوم ہوتا ہے۔ جو ہماری صورت بنا کر اور ہمارا لباس پہن کر جاسوسی کرنے کی غرض سے یہاں آگیا ہے۔ خیر اس کے متعلق تو کل دیکھا جائے گا اب تو یہ دیکھنا ہے کہ جن لڑکیوں کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ وہ خود ہم کو اسلام جیسے خونی اور وحشی (نعوذ باللہ) مذہب کی تبلیغ کر رہی ہیں۔ بتاؤ اب ہم کس طرح ان کو نکالنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے رجوع کرنے کی اب کون سی امید باقی رہ گئی ہے۔

میکائیل نے کھڑے ہو کر کہا کہ بھائیو! جس غرض کے لئے یہ خفیہ جلسہ طلب کیا گیا تھا۔ اس پر ازبلا کی اس تازہ تحریر نے پانی پھیر دیا۔ ہے۔ اس کے بعد ہم کیا کر سکتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ صبر کریں۔ اور خداوند سے دعا کریں کہ وہ اس کو یا تو اپنے سایہ میں لے لے یا جلد جہنم رسید کرے۔

لاٹ پادری نے کھڑے ہو کر فرمایا اچھا اس شخص کو ذرا یہاں تو لاؤ۔ ممکن ہے دباؤ میں آکر وہ باتیں ہم کو بتا دے۔ گو ہم جانتے ہیں کہ مسلمان بہت سخت ہوتے ہیں۔ اور وہ آسانی سے اپنا بھید نہیں بتایا کرتے۔ تاہم اس وقت وہ ہمارے قبضہ میں ہے شائد وہ ڈرانے دھمکانے سے مقصد برار ہو جائے۔ اس کے بعد اس بے چارہ ملزم کو کیتھڈرل کی کوٹھڑی سے نکال کر اسٹیج پر لایا گیا۔ غریب مارے زخموں کے نڈھال ہو رہا تھا۔ (لاٹ پادری نے دیکھ کر کہا) ہیں۔ یہ تو شمالی گرجا کے پادری اور میرے بھتیجے ہیں!! ارے تو یہ ان کا تو سانس چل رہا ہے۔

الغرض جب بچارے مجروح کو شناخت کیا گیا تو تمام پادریوں کو سخت افسوس ہوا۔ دوسرے روز جب اس کو ہوش آیا تو اس نے اصل واقعہ بیان کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح ایک شخص اس کو مکتوب دے کر بسرعت تمام گرجا سے چلا گیا اس واقعہ کو سن کر تمام پادری سمجھ گئے کہ یہ مسلمانوں کی "شرارت" ہے لہذا وہ ازبلا اور اسکی سہیلیوں

کی طرف سے بھی مایوس ہو گئے۔ رات کا خفیہ جلسہ بھی ناکام رہا۔ اور گڑبڑی میں کوئی بات طے نہ ہو سکی۔ یہاں وہ خط درج کیا جاتا ہے۔ جو از بلانے اپنے والد کو لکھا اور جس میں پادریوں کو اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔ خط حسب ذیل ہے۔

"الحمد للہ رب العالمین۔ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ جس نے زمین و آسمان اور کائنات کے ذرہ ذرہ کو اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا اور جس نے جسمانی نظام کے ساتھ ساتھ روحانی نظام بھی اپنی وحی اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ قائم کیا۔ اور ہزاروں ہزار درود اور سلامتی ہو اس مقدس اور مزکی پیغمبر پر جس نے آکر دنیا کو گمراہی اور تاریکی سے نکال کر اس پر روحانی آفتاب چمکایا اور ہم کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائی۔ جس پر سارے انبیاء اور صلحاء چلتے رہے۔ اور جس پر چلنے والا بلا ریب خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اور اس کو دائمی امن و سلامتی حاصل ہو جاتی ہے۔

اے میرے والد محترم! آپ کو واضح ہو کہ میں نے دین اسلام غور وفکر کے بعد قبول کیا ہے کیوں کہ میری تحقیق میں یہی مذہب افراط اور تفریط سے محفوظ اور اعتدال و اقتصاد کی تعلیم دینے والا ہے۔ مسیحی مذہب کو میں نے اس لئے ترک کیا۔ کہ وہ افراط تفریط میں مبتلاء اور جملہ انبیاء کی تعلیم کا نقیض واقع ہوا ہے۔ مختصراً ذیل کے تقابل سے آپ پر اصل حقیقت روشن ہو جائے گی۔

(۱) اسلام کی تعلیم ہے کہ خدا اپنی ذات وصفات میں۔ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ ہے۔ وہ بے مثل ہے اور تمام حسنات و کمالات کا جامع ہے۔ قرآن حکیم کہتا ہے کہ خدا ایک ہے جو مستغنی اور بے پرواہ ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کے کوئی بیٹا ہے۔ اس کی برابری کرنے والا بھی کوئی نہیں وہ حی اور قیوم ہے۔ سونے۔ اونگنے۔ کھانے پینے اور حاجات بشری سے پاک ہے۔ غرض اس کے محامد کہاں تک بیان کئے جائیں۔ اس کے لئے آپ قرآن حکیم کا مطالعہ فرمائیں۔

اس کے خلاف مسیحی مذہب کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا ایک نہیں تین ہیں۔ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ اور وہ بھی باپ کی طرح خالق۔ ازلی اور ابدی ہیں حالانکہ انجیل شریف میں بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت کھانے پینے۔ سونے۔ جاگنے۔ آب و ہوا سب کے محتاج تھے۔ اور تمام انسانی حاجات آپ میں موجود تھیں۔ اگر خدا بھی انسان کی طرح تمام چیزوں کا محتاج ہے تو وہ خدائی کے لائق کس طرح ٹھہرا اور خدا اور انسان میں امتیاز کیا رہا؟ قرآن نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ حضرت مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنے والے مشرک اور کافر ہیں اور عیسائی مسیح کو خدا قرار دے کر اللہ پر افترا کر رہے ہیں۔ قرآن حکیم نے بتایا کہ حضرت مسیح حضرت موسیٰ۔ داود۔ سلیمان۔ ایوب۔ ہود۔ نوح اور دیگر انبیاء کے مانند ایک نبی اور رسول تھے۔ اور انسان اور مخلوق تھے

معبود نہ تھے۔ بلکہ عابد تھے۔ اب آپ غور کیجیے کہ قرآن کا فیصلہ کس قدر صاف اور قابل تسلیم ہے۔ اور عیسائیوں کا عقیدہ کس قدر پیچ اور نا قابل قبول!

(۲) اسلام کے نزدیک ہر انسان فطرتاً پاک اور بے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر بالغ ہونے کے بعد دوسرے لوگ اس کو گمراہ کر دیتے ہیں نیز ہر انسان میں خدا نے اتنی طاقت ودیعت کی ہے کہ وہ احکام الٰہی پر عمل کر سکے اور نواہی سے بچ سکے۔ قرآن کہتا ہے کہ حضرت آدم نے کوئی گناہ نہیں کیا اور تمام پیغمبر معصوم اور بیگناہ تھے۔ اس لیے موروثی گناہ کا مسئلہ غلط اور شیطان کی ایجاد ہے۔

مسیحی مذہب کہتا ہے کہ ہر انسان پیدائش سے ہی گناہگار ہے یہاں تک کہ انبیائے کرام نے بھی گناہ کیئے اور حضرت آدم کے گناہ نے تمام انسانوں کو گناہگار بنا دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ تعلیم عقل و فطرت اور وجدانی شہادت کے کس قدر خلاف ہے کہ گناہ کریں حضرت آدم (حالانکہ یہ بھی ثابت نہیں) اور سزا بھگتنی پڑے تمام انسانوں کو پس اس باب میں بھی اسلام کی تعلیم ہی حق و صواب ہے اور اسی کا فیصلہ عقل فطرت اور منہاج نبوت کے مطابق ہے۔

(۳) قرآن حکیم نے عمل پر جس قدر زور دیا ہے۔ اور انسان کو جس قدر مکارم اخلاق سکھائے ہیں اس کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی اسلام کہتا ہے۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی انسان اپنی کوششوں

سے کامیاب ہو گا۔ اور اپنے ہی اعمال صالحہ کا ثمر پائے گا۔ وہ کہتا ہے کہ سارے انبیاء کی یہی تعلیم ہے کہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ بلکہ ہر انسان اپنے اپنے اعمال کا آپ ذمہ دار ہو گا۔ یہی وہ پاک تعلیم ہے جو انسان کو شرافت نفس کا سبق دیتی ہے۔ اور اس کو عمل کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

عیسائی مذہب کی تعلیم یہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام تمام گناہگاروں کے گناہ اٹھا کر مصلوب ہو گئے۔ اور آپ دوسروں کی خاطر کفارہ بنے گویا گناہ کیئے لاکھوں اور کروڑوں انسانوں نے مگر سزا ملی بے گناہ اور خدا کے اکلوتے بیٹے کو! یہ تعلیم جہاں انسان کو نکما ناکارہ اور اپاہج بنا دیتی ہے وہاں اس کو اپنے اوپر اعتماد بھی نہیں رہتا۔ اور اس طرح اعمال کی قدر و قیمت اس کی نظر سے گر جاتی ہے۔ نیز اس عقیدہ سے خدائے قدوس کی قدوسیت پر بھی سخت الزام آتا ہے۔

(۴) قرآن حکیم نے دنیا میں آکر تمام صداقتوں کو پیش کیا۔ وہ صداقتیں جو مدتوں سے فراموش ہو چکی تھیں۔ اور جن کے سر چشمے گندے کر دیے گئے تھے۔ اسلام نے آکر تمام انبیاء کی عظمت کو قائم کیا اور ان پر لگائے گئے الزامات کی تردید کی۔ ان کی کتابوں میں جو دجل و تحریف کا عمل کیا گیا تھا۔ اس کو نمایاں کر کے اصل حقیقت کو واضح کیا۔ اسلام سے پہلے بعض دشمنوں اور دوست نما غالبوں نے

حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر جو الزامات لگائے تھے۔ قرآن حکیم نے ان کی تردید کی۔ اور یہ اسلام ہی کا احسان ہے کہ اس نے حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کو اصل شکل میں پیش کیا اور یہود و نصاریٰ کے اتہامات سے ان کو پاک وصاف کیا۔

اس کے مقابلہ میں عیسائیوں نے انبیاء پر جھوٹ۔ زنا اور قتل تک کے الزام لگائے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی سیرت کو ایسے پیرایہ میں بیان کیا۔ کہ اگر اسلام آکر حقیقت حال و انکشاف نہ کرتا تو حضرت مسیح کو کوئی شخص با اخلاق انسان بھی ماننے کے لئے تیار نہ ہوتا۔ اسلام کا یہ وہ احسان ہے۔ جس سے مسیحی دنیا قیامت تک عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ عیسائیوں نے اپنی کتابوں کو نہ صرف محرف کیا۔ بلکہ حضرت مسیح کے نام پر سینکڑوں انجیلیں بنا ڈالیں آج ہمارے سامنے وہی موضوع جعلی اور جھوٹی انجیلیں پیش کی جاتی ہیں۔ جن کو سیدنا مسیح سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ قرآن نے آکر دعویٰ کیا کہ میرے اندر تمام آسمانی کتابیں محفوظ ہیں۔ اور ہر نبی کی پاک تعلیم مجھ میں بتمام و کمال موجود ہے۔ پس میں آپ کو اور دیگر پادریوں کو اس قرآن کی دعوت دیتی ہوں۔ جس نے عیسائیوں کی عزت باقی رکھی اور جو بیک وقت جملہ انبیاء کی تعلیمات کو ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔

(۵) اسلام نے ظاہر ہو کر عورتوں کے حقوق قائم کئے۔ غلاموں

کی آزادی کے فرمان جاری کئے۔ اخوۃ اور مساوات کی نوع انسانی میں روح پھونکی۔ اور انسان کا خدا کے ساتھ رشتہ جوڑ دیا۔ مگر عیسائیت میں عورتوں کے حقوق کی طرف کوئی اشارہ نہیں صرف مردوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ وہ زنا کرنے پر اپنی بیویوں کو طلاق دے دیں۔ یہ نہیں بتایا کہ مرد کے خراب ہو جانے پر بیوی اس کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ عیسائیت میں غلاموں کی آزادی کے متعلق ایک حرف بھی نہیں پایا جاتا۔

(۶) اسلام نے انسانی اخلاق کی آبیاری کی اور اس کے خصائل کے لئے ایک ایسا ضابطہ مقرر کر دیا۔ جس پر عمل کر کے انسان اپنے کمالات باطنی کا اعتدال کے ساتھ استعمال کر سکتا ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ کہ تم نہ تو صرف معافی پر زور دو۔ اور نہ صرف انتقام کو استعمال کرو۔ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفٰی وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ۔ برائی کا بدلہ برائی ہے۔ مگر جو شخص اصلاح کی خاطر معاف کر دے تو اس کا اجر اور ثواب اللہ پر ہے لیکن مسیح مذہب صرف ایک پہلو پر زور دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجرم کو سزا نہ دو۔ بلکہ جو کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تم اس کے سامنے دوسرا گال بھی پھیر دو۔ بھلا اس تعلیم پر دنیا میں کہاں عمل ہو سکتا ہے۔ اور دنیا کا نظام اس تعلیم سے کس طرح قائم رہ سکتا ہے اگر خدا تعالےٰ کا منشاء یہی تھا۔ کہ انسان اپنے رحم و کرم کا

ہی ہر وقت مظاہرہ کرتا رہے۔ تو اس نے انسان میں قوت غضبیہ کیوں پیدا کی۔ اور پھر انسانی درخت کی اس شاخ کو بھی خود ہی کیوں سکھا دیا!۔

یہ چند باتیں بطور نمونہ لکھی گئی ہیں۔ جن کو سمجھ کر میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ پس آپ کے لئے صحیح راستہ یہی ہے کہ آپ جلد از جلد اسلام قبول کرلیں اور عیسائیت کی ان مشرکانہ باتوں سے توبہ کریں جو خدا کی کل صفات کے منافی اور انسانی ترقی کے راستہ میں حائل ہیں۔ خدا آپ کو قبول حق کی توفیق عنایت کرے۔ آمین۔

میں ہوں آپ کی خادمہ اور کنیز

ازبلا

ستارہواں باب

ایک دلچسپ تقابل

پادریوں نے جو مخفی جلسہ کیا تھا اس کا حال مسلمانوں کو معلوم ہو گیا۔ اور ازبلا کے خط نے ان کے حوصلے پست کر دئے۔ چار پانچ روز کے بعد حضرت زیاد بن عمر کی مجلس میں اکابر داعیان اور علماء فحول جمع تھے۔ ازبلا اور اس کی سہیلیاں بھی وہاں موجود تھیں۔ ایک شخص نے کہا۔

شخص:۔ یا حضرت! عیسائی ازبلا کو فریب دینے اور اس کو مرتد کرنے کی خفیہ کوششیں کر رہے ہیں۔ مگر اب تک اسلامی

گورنمنٹ کی طرف سے کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔ جب ازبلا مسلمان ہوچکی ہے۔ تو اسلامی حکومت کا فرض تھا۔ کہ وہ عیسائیوں کے پنجہ سے اس کو نکالتی۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اب بھی عیسائیوں کی شرارتیں بدستور جاری ہیں۔ مگر اسلامی گورنمنٹ ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کرتی۔

زیاد بن عمر:۔ بات یہ ہے کہ اب تک عیسائیوں نے جو کچھ بھی کوششیں کی ہیں۔ وہ علانیہ نہیں بلکہ خفیہ طور پر انجام دی ہیں۔ اس لئے اسلامی گورنمنٹ ان کی کاروائیوں پر کس طرح احتساب کر سکتی ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ بے شک کسی غیر مسلم کے مسلمان ہو جانے پر اسلامی گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ کفار کے مظالم سے اس کو چھڑائے اور علانیہ اسلام قبول کرنے والے کی حمایت کرے۔ مگر ہم نے دانستہ اسلامی حکومت کو اس قسم کی کاروائی کرنے سے باز رکھا۔ صرف اس لئے کہ ازبلا اور اس کی سہیلیوں کو حق کے راستہ میں تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت پڑ جائے۔ اور ان کے ایمان و یقین کی بھی پرکھ ہوجائے۔ ورنہ اگر ہم چاہتے تو علانیہ ازبلا کو ان کے پنجہ سے چھڑا سکتے تھے۔

شخص:۔ مگر آئندہ کے لئے تو عیسائیوں کو اس معاملہ میں متنبہ کر

دینا چاہیے۔ مبادا کسی اسلام قبول کرنے والے کے ساتھ وہ پھر ایسا ہی سلوک کریں۔

زیاد بن عمرو:۔ آپ مطمئن رہیے آئندہ حکومت آزادی رائے کی حمایت میں سرگرمی کا اظہار کرے گی۔ اس لئے میں نے چند پادریوں کو ازبلا کی قیام گاہ اور اس کے تمام حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔ اور ان کو اطلاع دے دی ہے کہ ہم کو ازبلا کے چھپانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ حکومت اس کے مرتد کرنے والوں کی گوشمالی کرنے کی ذمہ دار ہے اگر آئندہ تم نے ازبلا کے خلاف کوئی حرکت کی تو حکومت کے سامنے جوابدہ ہوگے

عمر لخمی:۔ یا حضرت! ازبلا کی سہیلیوں کو بھی اسلام کے اصول بتا کر مشرف باسلام کر لیا جائے۔ کیوں کہ یہ انکی درخواست ہے۔

زیاد بن عمرو:۔ بہت اچھا آپ بسم اللہ کیجئے اور ان کو مشرف بتوحید کیجئے۔

عمر لخمی:۔ میرانو۔ مرتھا۔ اور حنانہ کو اسلام کے کسی مسئلہ پر کوئی شبہ تو نہیں ہے۔ مگر میرانو مزید تسلی کے لئے اعتراضات پیش کرنا چاہتی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس کو مزید تحقیق سے روکیں اور اس کو جواب نہ دیں۔ لطف اسی میں ہے کہ خوب تحقیق کر

کے اور اسلام کے ہر پہلو کو جانچ کر قبول کیا جائے۔

زیاد بن عمرو:۔ بہت خوب۔ میرانو سے کہو کہ وہ اپنے اعتراضات پیش کرے۔ میں آپ کو جواب دینے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔

میرانو:۔ یا سیدی! پہلے ہم سب کو مشرف بایمان کر لیا جائے۔ اس کے بعد میں ایک یا دو باتوں کا جواب طلب کروں گی۔ صرف اس لئے کہ میں آئندہ عیسائیوں کو جواب دے سکوں ورنہ میرے دل میں معاذ اللہ اسلام کے متعلق کوئی شک نہیں ہے

اس کے بعد تینوں سہیلیوں کو مسلمان کر لیا گیا جس پر سب حاضرین نے مبارک باد پیش کی۔ قبول اسلام کے بعد ان سب نے شرعی پردہ کیا اور میرانو نے دریافت کیا۔

میرانو:۔ عیسائیوں کے نزدیک توریت شریعت ہے اور انجیل کمال ظاہر ہے۔ کہ شریعت اور کمال کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لئے قرآن حکیم کی بھی ضرورت نہیں۔ چوں کہ قرآن حکیم نے توریت و انجیل کی تصدیق کی ہے اس لئے یہ اعتراض اور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔

عمر لخمی:۔ عیسائی اگر اپنی کتابوں کے مختلف اوصاف بیان کرنے لگیں۔ تو اس سے یہ کہاں لازم آگیا کہ فی الحقیقت وہ کتابیں ہیں بھی ان اوصاف کی مصداق؛ یہ دعویٰ ہے جس کو دلائل سے ثابت کرنا چاہیے۔ لیکن ہم تسلیم کئے لیتے ہیں کہ توریت شریعت ہے۔

اور انجیل کمال ان کے مقابلہ میں قرآن مہیمن ہے مہیمن کے معنی ہیں مشتمل جو شریعت اور کمال دونوں پر حاوی ہو یہ لفظ خود قرآن نے اپنی نسبت استعمال کیا ہے ۔ چنانچہ ارشاد باری ہے ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُھَیْمِنًا عَلَیْہِ ۔ (اے نبی ہم نے اس کتاب (قرآن) کو آپ پر برحق کے ساتھ نازل کیا ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان پر مہیمن ہے ۔)

مگر انجیل کی نسبت انجیل میں کہیں نہیں آیا کہ وہ کمال ہے ۔ پس ثابت ہوا کہ قرآن شریعت اور کمال دونوں کا جامع ہے ۔

میرانو :۔ توریت اور انجیل کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور ہر مسلمان پر ان کو تسلیم کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے ۔ پھر مسلمان اس کو کیوں نہیں مانتے ؟ ۔

عمر لحمی :۔ اس لئے کہ عیسائیوں کے پاس اصل توریت اور انجیل موجود نہیں ہے ۔

میرانو :۔ اگر اصل توریت اور انجیل موجود نہیں تو قرآن نے ان کی کیوں تصدیق کی ؟

عمر لحمی :۔ قرآن حکیم نے اصل توریت اور اصل انجیل کی تصدیق کی ہے نہ کہ محرف[1] جعلی اور بناوٹی کتابوں کی !

[1] محرف سے مراد خود ساختہ ہے نہ کہ ملاوٹ شدہ کیونکہ خدائی کلام میں (بقیہ آئندہ صفحہ

میرانو :۔ عیسائی کہتے ہیں کہ جن کتابوں کی قرآن نے تصدیق کی ہے وہ یہی توریت اور انجیل ہیں ۔

عمر لحمی :۔ بہت اچھا اب ہم قرآن حکیم سے ہی دریافت کرتے ہیں کہ وہ موجودہ توریت اور انجیل کی تصدیق کرتا ہے یا تکذیب ۔ قرآن شریف فرماتا ہے ۔ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِھِنَّ (سورہ احقاف) اللہ وہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور وہ ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں ۔

مگر توریت میں لکھا ہے "خدا نے چھ دن میں تمام چیزوں کو بنایا ۔ اور ساتویں دن آرام کیا" (کتاب پیدائش) آرام وہی کیا کرتا ہے ۔ جو تھک جاتا ہے پس توریت سے خدا کا تھکنا ثابت ہے ۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ خدا تھکا نہیں ۔ اب بتاؤ قرآن مجید نے موجودہ توریت کی تصدیق کی یا تکذیب ؟

(بقیہ ص ۱۷۶) انسان تبدیلی نہیں کرسکتا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ۔ اللہ تعالیٰ کے کلموں میں کوئی شخص تبدیلی کرنے والا نہیں یہ موجودہ اناجیل تو خدا کا کلام ایک آیت بھی نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے خدائی انجیل [illegible] ش فرمادی بعد میں عیسائی پادریوں نے حضرت مسیح کی سوانح زندگی اور ان کی ملفوظات کو انجیل کہنا شروع کر دیا ۔ اور اس میں ملاوٹیں کر دیں ۔ خدائی انجیل میں کسی پادری نے ملاوٹ نہ کی اور نہ کوئی کرسکتا ہے پادری سیال کوٹی نے اپنے رسالہ خدا اور روح ہے ۔ میں بعض علمائے کرام کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے تحریف انجیل کا انکار کیا ہے ۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے ۔ (اقتدار احمد)

توریت میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بت پرستی کی ۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ ۔ سلیمان علیہ السلام نے کفر کا ارتکاب نہیں کیا ۔ یہ موجودہ توریت کی تصدیق ہے یا تکذیب ؟

اب انجیل کو لیجئے ۔ چاروں انجیلوں میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح نے (نعوذ باللہ) صلیب پر چلا کر جان دی ۔ یعنی آپ صحیح معنوں میں مصلوب ہوئے ۔ مگر قرآن کہتا ہے ۔ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ ۔ یہودیوں نے نہ تو حضرت مسیح کو قتل کیا اور نہ ان کو صلیب دی ۔

پھر انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح نے (نعوذ باللہ) خدائی کا دعوی کیا ۔ مگر قرآن کہتا ہے ۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ جو لوگ مسیح بن مریم کے بیٹے کو خدا کہتے ہیں ۔ وہ کافر ہیں اب انصاف سے کوئی پادری بتائے کہ قرآن نے موجودہ توریت اور انجیل کی تصدیق کی ہے یا تکذیب کی ہے

عمر لحمی : یہ تو صاف ظاہر ہو گیا ۔ کہ قرآن حکیم نے موجودہ توریت اور انجیل کی ہرگز تصدیق نہیں کی بلکہ اس نے ان کی زبردست تکذیب کی ہے ۔ اور ان کے بیان کردہ واقعات و عقائد کو کفر و شرک سے تعبیر کیا ہے ۔ اب میں قرآن حکیم سے ایک عام اصول بیان کرتا ہوں جس کو پیش نظر رکھ کر ہر کتاب کو آزمایا جا سکتا ہے گویا قرآن حکیم نے ہمارے ہاتھ میں ایک کسوٹی دے دی ہے جس پر کس کر ہم ہر کتاب کے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں ۔ قرآن حکیم فرماتا ہے ۔ وَلَوْ كَانَ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۔ یعنی اگر قرآن حکیم خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں اختلافات کی بھرمار ہوتی اس آیت کریمہ سے معلوم ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب اختلافات سے خالی نہیں ہو سکتی ۔ کیوں کہ بشر سہو نسیان سے مبرا نہیں ہے ۔ انسان خواہ کیسی ہی احتیاط سے کوئی کتاب لکھے اس میں اختلاف ضرور ہو گا ۔ اور جس میں اختلاف ہو گا اس کو خدا کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا ورنہ خدا کو جھوٹا یا بھول میں مبتلا ہونے والا قرار دیا جائے گا ۔ کیا اس اصول سے کسی انسان کو انکار ہو سکتا ہے ؟

میرانو : یہ اصول تو بالکل سچا اور فطرت کے عین مطابق ہے واقعی جس کتاب میں اختلاف ہو گا ۔ اس کو خدائے واحد و قدوس کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا ۔ مگر توریت اور انجیل میں اختلافات ہیں ؟

عمر لحمی : بہت اختلافات ! اتنے اختلافات کہ ان کو دیکھ کر انسان کا دماغ چکر کھانے لگتا ہے اس کسوٹی پر عیسائیوں کی آسمانی کتابوں کو پرکھ کر دکھاتا ہوں ۔ تاکہ تم کو بھی معلوم ہو جائے کہ عیسائیوں کی موجودہ کتابوں کو الہامی قرار دینا خدا تعالیٰ کو تمام عیوب کا حامل قرار دینے کے مرادف ہے ۔ بہن میرانو تمہاری کیا عمر ہے ؟

میرانو : یہ ۲۱ اور ۲۲ سال کے درمیان ۔ بس ۲۲ سال کی عمر سمجھیے ۔

عمر لحمی : بہت خوب ! اچھا اگر تم یہ کہو کہ میری عمر اس وقت ۲۲ سال کی ہے اور ایک گھنٹہ کے بعد کہنے لگو کہ میری عمر ۴۲ سال کی ہے تو کیا دونوں

بیان صحیح ہوں گے ۔

میرانو: ۔ دونوں بیان کس طرح صحیح ہو سکتے ہیں! میرا یہ کہنا کہ میری عمر ۴۲ سال کی ہے بالکل غلط ہے ۲۲ سال کی عمر صحیح ہے ۔

عمرلحمی: ۔ اچھا اب دیکھو ۲ تواریخ ۲۲/۲ میں لکھا ہے کہ اخزیا کی عمر ۲۲ سال کی تھی ۔ جب اس نے حکومت کرنی شروع کی مگر ۲ سلاطین میں لکھا ہے کہ حکومت شروع کرتے وقت اخزیا کی عمر ۴۲ سال کی تھی کیا یہ دونوں بیان صحیح ہو سکتے ہیں؟ ۔

میرانو: ۔ ہرگز نہیں ان میں سے ایک بیان صحیح ہو گا دوسرا غلط ۔

عمرلحمی: ۔ اب یہ سوال کہ دونوں میں کونسا بیان صحیح ہے کبھی حل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خدا ہی نہ بتائے اس لئے بائیبل کی یہ دونوں کتابیں مشکوک ہو گئیں اور ایک کی کذب بیانی پر مہر لگ گئی! اچھا اب اور دیکھو ۲ سیموئیل ۲۴/۹ میں لکھا ہے کہ آٹھ لاکھ اسرائیلی اور پانچ لاکھ یہودی تھے جنہوں نے تلواروں کو ہاتھ میں اٹھایا ۔ مگر اول تواریخ ۲۱/۵ میں لکھا ہے کہ اسرائیلی گیارہ لاکھ تھے اور یہودی ۔ ۔ ۔ ۷ ۴ تھے اب بتاؤ کیا یہ دونوں اعداد و شمار صحیح ہیں

میرانو: ۔ ہرگز نہیں دونوں میں ایک بیان بالکل غلط ہے!

عمرلحمی: ۔ اور جس کتاب میں اس قسم کا غلط بیان درج ہو گیا اس کو خدا کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے؟

میرانو: ۔ ہرگز نہیں ۔ توبہ توبہ ۔ نعوذ باللہ اس سے تو خدا کی قدوسیت پر

بڑا حرف آتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ان کتابوں کو خدا کی طرف منسوب ہی نہ کیا جائے ۔

عمرلحمی: ۔ اب اور ملاحظہ کرو ۲ سلاطین ۲۴/۸ میں ہے کہ تخت نشینی کے وقت یہویکین ۱۸ برس کا تھا ۔ مگر ۲ تواریخ ۳۶/۹ میں لکھا ہے کہ وہ تخت نشینی کے وقت صرف ۸ برس کا تھا ۔ گویا تخت نشینی ایک زبردست معجزہ تھی کہ بیک وقت یہویکین کی عمر ۸ برس کی بھی تھی اور ۱۸ برس کی بھی! کیا ان اختلافات[1] کی موجودگی میں کوئی شخص بھی توریت اور زبور کو خدا کا کلام اور الہامی کہہ سکتا ہے! کیا نعوذ باللہ خدا اس قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کر سکتا ہے؟

میرانو: ۔ سبحان اللہ! مسیحی کتب کے غیر معتبر ہونے کے یہ وہ دلائل ہیں ۔ جن میں کوئی تاویل بھی کام نہیں دے سکتی ۔ بلکہ ایک بچہ بھی ان اختلافات کو دو اور دو چار کی طرح سمجھ جاتا ہے ۔

عمرلحمی: ۔ ۲ سیموئیل ۲۳/۸ میں ایک ہی واقعہ کے متعلق لکھا ہے کہ ایک شخص ابزنی نے آٹھ سو دشمنوں کو قتل کیا ۔ اس کے خلاف اول تواریخ ۱۱/۱۱ میں لکھا ہے کہ صرف تین سو کو قتل کیا ۔ لطف یہ کہ واقعہ ایک ہی ہے ۲ سیموئیل ۲۴/۱۳ میں لکھا ہے کہ اسے داؤد میں دشمنوں پر سات سال کا قحط بھیجوں گا ۔ مگر اول تواریخ ۲۱/۱۲ میں لکھا ہے کہ میں تین سال تک قحط ڈالوں گا! شاید پہلے زمانہ میں تین اور سات کے عدد میں فرق نہ کیا جاتا ہو گا ۔

[1] دروغ گورا حافظہ نباشد (مترجمہ) جھوٹے کا حافظہ نہیں ہوتا ۔

جس طرح عیسائی ایک خدا اور تین خداؤں میں کوئی فرق نہیں کرتے

حاضرین: بے شک کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

میرانو: تعجب ہے کہ عیسائیوں کو اتنی موٹی موٹی غلطیاں بھی نظر نہیں آتیں؟

عمر لحمی: ان کو یہ غلطیاں تو اس وقت نظر آئیں جب وہ تحقیق کرنے پر آمادہ ہوں اور یہ ارادہ کریں کہ غلط باتوں سے ہم علی الاعلان انکار کر دیں گے تو وہ اندھے ہیں اور لکیر کے فقیر!

اور دیکھو! اول سلاطین ۴/۲۶ میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی گاڑیوں کے گھوڑوں کے لئے چالیس ہزار تھان تھے۔ اور بارہ ہزار سوار۔ اس کے خلاف ۲ تواریخ ۹/۲۵ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت سلیمان کے گھوڑوں اور گاڑیوں کے لئے چار ہزار تھان تھے۔

خدارا غور کرو کیا چار ہزار اور چالیس ہزار میں کوئی فرق نہیں! ایک کتاب چالیس ہزار اصطبل بتا رہی ہے۔ اور دوسری کتاب نے ۳۶ ہزار اصطبل کم کر کے صرف چار ہزار رہنے دئے اور لطف یہ کہ یہ دونوں کتابیں الہامی اور خدائی تصور کی جاتی ہیں! کیا قرآن حکیم نے غلط کہا کہ خدا کی کتاب میں اختلاف نہیں ہوتا؟

انربلا: سبحان اللہ! قرآن حکیم کے کیا کہنے ہیں۔ اگر یہ مقدس اور مہیمن کتاب نہ آتی تو عیسائیوں کی کتابوں کا پول کبھی نہ کھلتا۔

عمر لحمی: ایک اور پر لطف حوالہ دیکھو! ۲ سموئیل ۱۰/۱۸ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت داؤد (علیہ السلام) نے آرامیوں کی سات سو گاڑیوں کے

لوگ اور چالیس ہزار سوار کاٹ ڈالے!" "سات سو" اور "چالیس ہزار سوار دن" کو ذرا ملحوظ رکھیے اس کے مقابلہ میں اول تواریخ ۱۹/۱۸ میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد نے آرامیوں کے "سات ہزار" گاڑی کے سواروں کو اور چالیس ہزار" پیادوں کو کاٹ ڈالا۔ دونوں کتابیں الہامی۔ دونوں من جانب اللہ۔ دونوں دخل انسانی اور شیطانی سے محفوظ مگر ایک کتاب کہتی ہے کہ سات سو گاڑیوں کے لوگوں کو اور چالیس ہزار سواروں کو کاٹ ڈالا۔ دوسری کہتی ہے۔ کہ نہیں سات ہزار گاڑیوں کے لوگوں کو اور سواروں کو نہیں بلکہ چالیس ہزار پیادوں کو کاٹ ڈالا!!! ان ہی کتابوں کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ الہامی ہیں؟ مسلمانوں کو ایسی کتابوں کی طرف دعوت دی جاتی ہے؟ کیا ان ہی کتابوں کو خدا نے انبیاء پر نازل فرمایا تھا؟

میرانو: توبہ توبہ! ان کتابوں میں اس قدر اختلافات ہیں؟ معاذ اللہ! پھر بھلا ان کو الہامی کس طرح سمجھا جا سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیوں کی عقلوں پر ضمیر فروشی اور کفر نوازی کے ایسے توبرتو[1] پردے پڑے ہوئے ہیں کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

عمر لحمی: یہ تو توریت اور کتب سابقہ کے اختلافات کا بیان تھا۔ جن میں کسی طرح بھی تطبیق نہیں دی جا سکتی۔ اب ذرا انجیل شریف

---

[1] یعنی پردہ پر پردہ۔ (اقتدار احمد)

کا حال بھی ملاحظہ ہو۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ چاروں انجیلوں کی حالت سب سے زیادہ خراب ہے اول تو انجیلیں مختلف زمانوں میں بنتی اور تصنیف ہوتی رہی ہیں۔ پہلے زمانہ میں جن انجیلوں کو خدائی کلام تسلیم کیا جاتا تھا۔ وہ آج اپاکریفل (موضوعہ اناجیل) کے نام سے پکاری جاتی ہیں۔ اور ان کے بجائے دوسری انجیلیں مروج ہو گئی ہیں۔ گویا انجیلیں کیا ہیں۔ طلباء کے لئے نصاب تعلیم ہے۔ کہ جب چاہا حالات کے مطابق بدل دیا۔ اور جب چاہا ایک نیا نصاب تجویز کر لیا۔ دوسرے ایک ہی زمانہ میں مختلف انجیلیں رائج رہی ہیں مثلاً مشرقی کلیسا کی انجیلیں اور ہیں اور مغربی کلیسا کی اور مغربی کلیسا والے مشرقی کلیسا کی انجیلوں کو تسلیم نہیں کرتے ہر زمانہ میں کونسلیں ہوتی رہی ہیں ان میں مختلف کو انتخاب کر لیا جاتا تھا۔ گویا خدا کا کلام اور الہام بھی کلیسا کے فیصلہ کا محتاج ہے۔

میرانو:۔ ہاں ہیں نے بھی ایک دفعہ اپنے والد محترم (میکا بنیل) سے سنا تھا کہ کسی کونسل نے انجیل کی بعض کتابوں کو فہرست سے خارج کر دیا تھا

عمر لحمی:۔ اچھا اب قرآنی اصول اور کسوٹی پر موجودہ انجیلوں کو پرکھ کر دیکھا جاتا ہے تاکہ موجودہ انجیلوں کی غیر پائیداری اور ان کا غیر معتمد ہونا ثابت ہو جائے انجیل متی باب ۲۷ آیت ۳ سے آٹھ تک لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک حواری (یہوداہ اسکریوتی) نے حضرت مسیح کو صرف تیس روپے رشوت لے کر حکومت وقت کے حوالہ کر دیا۔ جب

حضرت مسیح کو (نعوذ باللہ) صلیب پر مار دیا گیا تو یہوداہ اسکریوتی بہت پشیمان ہوا۔ اور وہ رشوت کے تیس روپے لے کر سردار کاہنوں کے پاس آیا۔ اور تیس روپے پھینک کر چلا گیا اور گھر جا کر اس نے خود کشی کر لی۔

لیکن انجیل اعمال باب اول آیت ۱۵ میں لکھا ہے کہ یہوداہ اسکریوتی نے رشوت کے تیس روپے کا ایک کھیت خریدا جب وہ اس کھیت میں جانے لگا۔ تو اسکا پیر پھسل گیا اور وہ گر پڑا اور اس کی تمام انتڑیاں باہر نکل پڑیں۔ پہلی انجیل میں تھا کہ (۱) یہوداہ نے تیس روپے سردار کاہنوں کو واپس کر دیئے (۲) اس نے گھر پر جا کر خود کشی کر لی۔ مگر انجیل اعمال میں ہے کہ (۱) یہوداہ نے رشوت کے روپوں سے کھیت خریدا (۲) وہ کھیت میں گر پڑا اور اسکی انتڑیاں نکل پڑیں یہ دونوں کتابوں کے دو مختلف بیان ہیں اور عیسائیوں کے نزدیک یہ دونوں کتابیں الہامی ہیں۔ اور روح القدس نے الہام سے ان کو لکھوایا ہے۔ گویا جس وقت روح القدس انجیل متی کے مصنف کے پاس گئے تو کچھ اور ہی لکھوا دیا۔ اور جب مصنف اعمال کے پاس گئے تو کچھ اور ہی فرما دیا۔ اب یا تو روح القدس کو جھوٹا اور فریبی قرار دیا۔ پھر ان انجیلوں کے الہامی ہونے سے انکار کرو بہتر یہی ہے کہ روح القدس پر الزام لگانے کے بجائے ان ساری انجیلوں کو جھوٹی اور جعلی قرار دے دیا جائے ورنہ پھر خدائے تعالیٰ کی ذات، قدسی صفات عیوب سے بری ٹھہرتی ہے۔ اور نہ روح القدس ہی۔

میرانو:۔ بے شک موجودہ انجیلیں ہی جعلی اور جھوٹی ہیں اور حضرت مسیح علیہ

السلام کے دشمنوں نے ان کو اپنے مطلب کے لئے گھڑا ہے۔

عمرلحمی: یہ تو دو انجیلوں کا اختلاف تھا اب ایک ہی انجیل کی اختلاف بیانی ملاحظہ ہو۔ پولوس رسول جس نے مسئلہ تثلیث ایجاد کر کے تمام عیسائی قوم کو مشرک بنایا اس کے عیسائی مذہب قبول کرنے کا بیان انجیل اعمال میں تین جگہ ہوا ہے۔ مگر وہ تینوں بیان آپس میں مختلف ہیں۔ تعجب ہے کہ روح القدس (نعوذ باللہ) ایک ہی کتاب میں ایک ہی واقعہ کی نسبت جھوٹ بولتا ہے انجیل اعمال ب ۹ آیت ۳ میں لکھا ہے کہ پولوس رسول جنگل میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہیں جا رہا تھا کہ یکایک اس پر آسمان سے ایک نور چمکا اور ایک آواز بھی آئی پولوس آواز کو سن کر زمین پر گر پڑا۔ اور ساتھی کھڑے رہ گئے۔ ساتھیوں نے آواز سنی مگر کسی کو دیکھا نہیں اسی انجیل کے باب ۲۲ میں لکھا ہے۔ کہ ساتھیوں نے نور دیکھا مگر آواز نہ سنی اسی انجیل میں تیسری جگہ باب ۲۶ آیت ۱۳ میں مذکور ہے۔ کہ پولوس رسول اور اس کے ساتھی سب زمین پر گر پڑے۔

اب غور کرو ایک ہی انجیل میں ایک ہی واقعہ کی نسبت اس قدر غلط بیانی! کیا ایک ہی واقعہ کے متعلق یہ تینوں باتیں صحیح ہو سکتی ہیں؟

میرانو: ہرگز نہیں تینوں باتیں غلط اگر ایک بات صحیح بھی ہو تو اس کو متعین نہیں کیا جا سکتا۔

عمرلحمی: دو انجیلوں میں اختلاف ایک ہی انجیل میں اختلافات کی بھرمار اب ایک شگوفہ اور ملاحظہ کرو کہ ایک ہی آیت میں اختلاف

انجیل لوقا باب ۲۱ آیت ۱۶ میں حضرت مسیح اپنے شاگردوں سے فرماتے ہیں۔ کہ تم کو لوگ قتل بھی کر لیں گے۔ گھروں اور شہروں سے بھی نکالیں گے مگر دشمن تمہارا بال بیکا بھی نہ کر سکیں گے۔

مطلب یہ ہوا کہ حواریوں کو دشمن قتل کر دیں گے۔ مگر ان کا بال بیکا نہ کر سکیں گے! گویا قتل کر دینا بال بیکا ہونے کی منافی نہیں ہے خبر نہیں انجیل نویسوں کو خدا نے عقل بھی دی تھی یا نہیں؟ ایک ہی آیت میں یہ مضحکہ خیز اختلاف!

ازبلا: آخر عیسائی ان تمام اختلافات کا کیا جواب دیتے ہیں؟

عمرلحمی: جواب کیا دیتے؟ صرف ادھر ادھر کی باتیں بنا کر پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ کتابت کی غلطیاں ہیں جن سے اصل مقصد میں فرق نہیں پڑتا۔ اگر اس جواب کو تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر اصل عبارت کیا تھی۔ اور کتابت کی غلطیاں کون کون سی ہیں! مثلاً جہاں لکھا ہے۔ کہ فلاں شخص کی عمر ایک ہی وقت میں ۲۲ سال اور ۴۲ سال تھی تو ان دونوں عددوں میں کتابت کی غلطی کون سی ہے اور اصل عبارت کیا ہے؟ آج کوئی عیسائی نہیں بتا سکتا کہ اصل عبارت تو یہ تھی مگر کتابت کی غلطی سے اس کی جگہ یہ عبارت آگئی جب یقینی طور پر کتابت کی غلطی بھی ظاہر نہیں ہو سکتی تو یہ عذر اور جواب ہی نامعقول ہے پس ثابت ہوا کہ خود عیسائیوں کے نزدیک بھی یہ تمام کتابیں مشکوک ہیں۔ اور جب ایک کتاب میں ایک جگہ غلطی تسلیم کر لی گئی۔ تو تمام کتاب سے امان اور اعتماد بھی اٹھ گیا۔

ازبلا: کیا کتابت کی غلطیاں اصل کو سامنے رکھ کر درست نہیں کی جاسکتیں

عمر لخمی: اگر اصل کتابیں موجود ہوتیں تو یہ مشکلات ہی کیوں پیش آتیں۔ اصل کتابیں بھی ہیں نہیں صرف ان کے ترجمہ در ترجمہ اور نقل در نقل پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ اب تک انجیلوں کے متعلق نہ تو یہ فیصلہ ہو سکا۔ کہ وہ کس زبان میں اور کس زمانہ میں لکھی گئیں اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ ان کے لکھنے والے کون تھے۔ کوئی کہتا ہے کہ اصل انجیلیں عبرانی زبان میں لکھی گئی تھیں کوئی لکھتا ہے۔ کہ یونانی زبان میں جو اس وقت عام طور پر فلسطین میں بولی جاتی تھیں کسی کا یہ قول ہے کہ عبرانی اور یونانی دونوں میں لکھی گئی تھیں خیر کسی زبان میں لکھی گئی ہوں ان کا موجود ہونا تو ضروری تھا۔ مگر اب وہ بھی کسی جگہ موجود نہیں صرف ترجمہ در ترجمہ موجود ہے جو قابل اعتماد نہیں۔

پھر اس میں بھی اختلاف ہے کہ انجیلوں کی تصنیف کا صحیح زمانہ کیا تھا۔ پھر مصنفوں کا بھی حال معلوم نہیں ہوتا۔ کوئی لکھتا ہے کہ یوحنا حواری نے اپنی انجیل کو لکھا۔ کوئی لکھتا ہے کہ یہ کسی اور شخص کی تصنیف ہے جس کا نام بھی اتفاق سے یوحنا تھا۔ مزہ کی بات یہ ہے کہ انجیلوں کی اندرونی شہادت سے بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے مصنف کون تھے متیٰ کی انجیل میں متیٰ کا ذکر غائبانہ طریقہ پر کیا ہے۔ وغیرہ

میرانو: عیسائی تو کہتے ہیں کہ کلیسا نے جس کتاب کی تصدیق کر دی بس وہ کتاب اللہ اور الہام ہے!

عمر لخمی: تو گویا کلیسا کے فیصلہ پر کسی کتاب کے الہامی ہونیکا دارو مدار

رہا خود الہامی کتاب گونگی اور بے زبان ٹھہری۔

ازبلا: عیسائی کہتے ہیں کہ کلیسا کا فیصلہ خطاؤں سے محفوظ ہوتا ہے گویا ان کا فیصلہ بھی الہامی فیصلہ ہوتا ہے۔

عمر لخمی: اگر کلیسا کا فیصلہ خطاؤں سے محفوظ ہوتا۔ تو پھر مختلف کلیساؤں کے فیصلوں میں اختلاف کیوں پیدا ہوا۔ کونسل نائس منعقدہ قسطنطنیہ میں جو کتابیں الہامی قرار دی گئی تھیں ان میں سے بعض کو کونسل ٹرنٹ اور کونسل فلاڈلفیا نے الہامی فہرست سے خارج کیا تھا انکو کونسل ٹرنٹ نے پھر الہامی فہرست میں درج کر دیا! الہامی کتاب کیا ہوئی موم بتی کی ناک ہو گئی کہ جس کلیسا نے جیسا چاہا موڑ توڑ کر رکھ دیا۔

اس مجلس کے بعد سب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں۔ ازبلا اور اسکی سہیلیوں کی تعلیم کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اور سب کی سب تعلیم دین کے حصول میں مشغول ہو جاتی ہیں چار سال کے بعد یہ تمام خواتین عربی زبان بھی بولنے لگیں۔ اور اسلام کی حقیقت سے بھی انہوں نے براہ راست معلومات حاصل کر لیں۔ ازبلا کچھ دنوں کے بعد خواتین قرطبہ کا مرجع بن گئی۔ کیوں کہ وہ تعلیم دین کے بعد اسلامی احکام کا عملی نمونہ بنی تھی۔ تمام قرطبہ میں لوگ اسے محدثہ کہتے تھے۔ کیوں کہ علم حدیث اور اس کے متعلقات میں اس نے مہارت تامہ حاصل کر لی تھی۔ زاہد و اتقاء۔ ریاضت و عبادت اور تعلق باللہ میں وہ برابر ترقی کرتی گئی۔ اور بہت سی خواتین اس کے فیوض و برکات سے اپنے دامنوں کو پر کرتی ہیں۔

اٹھارہواں باب

ایک نیا دنگل

ہدایت اور اسلام کا نور اللہ تعالےٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنے خزانہ غیب سے یہ نعمتیں عطا کر دیتا ہے۔ ازبلا کہاں تو ایک بڑے پادری کی لڑکی۔ پختہ عیسائی اور مسیحی الٰہیات کی ماہرہ تھی۔ لیکن اب وہ ایک ولیہ۔ محدثہ اور عابدہ و مرتاض ہے بڑے بڑے علماء و فقہاء کو اس کی شاگردی کا فخر حاصل ہے اور تمام اسپین میں اس کے علم فضل کی دھوم مچی ہے شریعت کا مشکل سے مشکل مسئلہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ ان سب کو حل کر کے رکھ دیتی ہے۔ اس کو مسلمان ہوئے اب دس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اور اس عرصہ میں عیسائیوں کی یورشیں ختم ہو چکی ہیں۔ اس دوران میں سینکڑوں عیسائی مردوں اور عورتوں نے اس کے ذریعے ہدایت پائی۔ اور بہت سے علمی میدانوں میں اس نے کفار پر فتح حاصل کی۔

اسی زمانہ میں مشہور ہوا کہ طلیطلہ کی ایک عیسائی عورت قرآن و حدیث اور کتب سابقہ کی بڑی ماہر ہے۔ اور اس کے پاس مسیح مذہب کی صداقت پر اس قدر دلائل۔ اور بینات موجود ہیں کہ اسپین کا بڑے سے بڑا عالم بھی ان کا جواب نہیں دے سکتا۔ علاوہ ازیں کرامتوں کی شہرت نے اس کو عیسائیوں میں وہ درجہ دے دیا ہے جو کسی پوپ کو بھی حاصل نہیں دور دور سے عیسائی مرد اور عورتیں اس کے کپڑوں کو چھونے اور برکت حاصل کرنے کے لئے

آتی ہیں۔ اور سنا ہے کہ وہ نگاہ ڈالتے ہی خطرناک سے خطرناک مریض کو بھی اچھا کر دیتی ہے۔ اس مسیحی خاتون کو معلوم تھا۔ کہ ازبلا دس سال سے پہلے مسلمان ہو چکی ہے۔ اس لئے اس نے اسپین میں عام اعلان کر دیا کہ اگر ازبلا میرے مقابلہ پر آجائے تو میں اپنی کرامتوں کے زور سے اور دلائل کی قوت سے اس کو پھر مسیحی بنا لوں گی۔ مگر وہ مقابلہ میں ہرگز نہ آئے گی۔ کیوں کہ دس سال کے عرصہ میں اس پر اسلام کی خامیاں ظاہر ہو چکی ہیں اور وہ اس دھوکہ کو محسوس کر چکی ہے۔ جس نے اس کو مسیحی مذہب سے جدا کیا تھا۔

اس اعلان نے تمام اسپین میں ایک دفعہ پھر ہلچل مچا دی اور عیسائی شوخی پر آمادہ ہو گئے آخر ایک روز حلقہ درس میں بیٹھے ہوئے کسی عالم نے ازبلا سے کہا۔

عالم:۔ آپ نے ایک نیا اعلان بھی سنا ہے۔

ازبلا:۔ وہ کیا۔

عالم:۔ ایک مسیحی عورت نے آپ کو مقابلہ پر بلایا ہے۔ اور اعلان کرا دیا ہے۔ کہ اول تو ازبلا میرے مقابلہ پر نہیں آئے گی۔ اور اگر آ گئی تو میں اس کو دلائل اور کرامتوں کے زور سے عیسائی بنا کر چھوڑوں گی۔

ازبلا:۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ! ایک عیسائی اور دلائل سے کسی سچے مسلمان کو عیسائی بنا لے! سچ تو یہ ہے۔ کہ اب مجھے ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ جس کو خدا ہدایت دیتا ہے وہ میرے پاس چلا آتا ہے اور اسلام قبول کر لیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عیسائی خاتون مشہور ہونا چاہتی ہے۔

عالم:۔ مشہور تو وہ بہت دنوں سے ہو رہی ہے۔ مگر اس کے سر پہ یہ جنون سوار ہے۔ کہ وہ آپ سے مقابلہ کر کے چھوڑے گی۔ تمام شہر میں اس کا چرچا ہو رہا ہے۔ اور عیسائی شوخیاں کر رہے ہیں۔

ازبلا:۔ خیر شوخیاں کرنے کی تو ان کی عادت ہے۔ مگر یہ بتاؤ کہ کچھ جانتی بھی ہے۔ یا نہیں؟

عالم:۔ سنا تو یہی ہے کہ وہ بڑی علامہ اور فاضلہ ہے۔ عیسائی تو یہاں تک کہتے ہیں۔ کہ قرآن و حدیث میں کوئی عالم بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ازبلا:۔ بہت خوب! بہرحال اگر خاتون کو مقابلہ ہی کا شوق ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں آجائے اور جو کچھ پوچھنا ہو پوچھے۔

اسی گفتگو کے بعد چھٹے روز ازبلا کے پاس مسیحی خاتون کی تحریر آئی جس میں لکھا تھا کہ کیا تم مجھ سے اسلام اور مسیحیت کے بارے میں کچھ گفتگو کرو گی؟ اگر مجھے حاضر ہونے کی اجازت دی جائے۔ تو میں بڑے شوق سے تمہارے شکوک کو رفع کرنے کی کوشش کروں گی۔

ازبلا نے اس کے جواب میں لکھ دیا کہ باتیں بنانے اور وقت ضائع کرنے کے لئے نہیں بلکہ احقاق حق کے لئے تم ہر وقت غریب خانہ پر آسکتی ہو۔ ازبلا کا جواب ملتے ہی مسیحی خاتون نے اس مقابلہ کی عام شہرت دے دی۔ اور دوسرے ہی روز تقریباً ایک سو مسیحی خواتین کے ساتھ ازبلا کے مکان پر جو دراصل علوم

قرآن کی درس گاہ تھی۔ پہونچ گئی۔ ازبلا نے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور پھر یوں گفتگو شروع ہوئی۔

خاتون:۔ افسوس ہے کہ تم نے خداوند یسوع مسیح اور تمام راہبوں کو چھوڑا اور اسلام جیسے (نعوذ باللہ) جھوٹے مذہب کو قبول کر لیا بہتر ہے تجربہ کے بعد مسیحی دین میں واپس آجاؤ۔

ازبلا:۔ مجھے اگر کوئی زندہ آگ میں بھی جلا ڈالے۔ تب بھی اسلام کو نہیں چھوڑ سکتی اور نہ عیسائیوں کے مشرکانہ اور شرمناک عقائد کو قبول کر سکتی ہوں۔ البتہ یہ دریافت کرنے کا حق رکھتی ہوں۔ کہ تم کس اصول سے مجھے مسیحی دین کی دعوت دینے آئی ہو تمہاری انجیل میں تو کہیں یہ نہیں لکھا۔ کہ دوسری قوموں کو عیسائیت کی دعوت دی جائے۔ بلکہ اس کے خلاف یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صرف بنی اسرائیل (یہود) کے پیغمبر تھے۔ اور ان ہی کو دعوت دینے آئے تھے۔

خاتون:۔ واہ وا! تو کیا انجیل شریف میں یہ لکھا ہے۔ کہ انسانوں پر مسیح دین کے دروازے بند کر دئے جائیں؟ بس یہی تمہاری تحقیق ہے جس کے برتے پر مسیحیت کو باطل سمجھتی ہو؟

ازبلا:۔ ہاں انجیل میں یہی لکھا ہے۔ اور قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ (حضرت مسیح) بنی اسرائیل (یہود) کے لئے رسول بن کر آئے تھے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ

(اور ہم نے حضرت مسیح کو بنی اسرائیل کے لئے نمونہ بنایا (تمام دنیا کیلئے نہیں)

خاتون:۔ ہم قرآن کو کب مانتے ہیں کہ تم اس کو ہمارے مقابلہ میں پیش کرنے لگیں؟ یہ دعویٰ انجیل سے تو ثابت کر کے دکھاؤ؟

ازبلا:۔ قرآن حکیم کا نام میں نے اس لئے لیا۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس معاملہ میں انجیل اور قرآن کا اتحاد ہے۔ اچھا سنو انجیل متی ۱۰/۵ میں لکھا ہے۔

بارہ حواریوں کو یسوع نے بھیجا اور انہیں حکم دے کر کہا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس نہ جانا۔

پھر اسی انجیل کے ۱۵/۲۱ میں اس طرح لکھا ہے۔

اور دیکھو ایک کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہا کہ اے خداوند ابن داؤد مجھ پر رحم کر۔ ایک بد روح میری بیٹی کو بُری طرح ستاتی ہے۔ مگر اس نے کچھ جواب اسے نہ دیا۔ اور اس کے شاگردوں نے پاس آکر اس سے یہ عرض کی کہ اسے رخصت کر دے۔ کیوں کہ ہمارے پیچھے چلاتی ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔

دیکھو تمہاری انجیل سے بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح ہمارے

لئے نہیں بلکہ بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے تم کو چاہیے کہ اپنے خداوند کے حکم پر عمل کرو۔ ہم کو عیسائی بنانا[۱] در اصل انجیل کی خلاف ورزی اور حضرت مسیح سے بغاوت ہے۔

خاتون:۔ انجیل کا حال تم کیا جانو؟ ان آیات کا مطلب ہم سے پوچھو کیا انجیل شریف میں یہ نہیں لکھا۔ کہ انجیل کی ہر جگہ منادی کرو؟

ازبلا:۔ ہرگز نہیں۔

خاتون:۔ اتنا سفید جھوٹ؟ ازبلا تم اس مجمع میں تو کذب بیانی سے پرہیز کرو۔ دیکھو انجیل مرقص ۱۶/۱۵ میں اس طرح لکھا ہے۔

"اور اس نے ان سے کہا کہ تم تمام دنیا میں جا کر ساری مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔

دیکھا کیسا صاف بیان ہے کہ ساری دنیا کو عیسائی بناؤ۔

ازبلا:۔ یہ آیت مرقص کی انجیل کے ۱۶ باب کی ۱۵ آیت ہے شائد تم کو یہ معلوم نہیں کہ اصل انجیل صرف ۸ آیت پر ختم ہو گئی ہے اور ۱۲ آیتیں بعد میں ملائی گئی ہیں۔ اس لئے محرف آیت کو استدلال میں پیش نہیں کیا جا سکتا[۲]۔

۱؎ اور ایسے آج کل کے تمام عیسائیوں کا بھی مسیحی ہونا بغاوت ہے اور خلاف ورزی ہے کیوں کہ موجودہ تمام عیسائی غیر بنی اسرائیل ہیں۔

۲؎ اور مرقص کی اس ۱۶/۱۵ آیت کے غلط ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ (باقی بر صفحہ آئندہ)

خاتون:۔ یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ آیات بعد میں ملائی گئی ہیں؟

ازبلا:۔ خود عیسائیوں کی تحقیقات سے کیوں کہ انجیل کے پرانے نسخوں کا مقابلہ کرنے سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ قدیم ترین نسخوں میں مرقس کے آخر یعنی باب ۱۶ کی ۱۲ آیتیں موجود نہیں ہیں۔

(آج کل بائبل کا جو ایڈیشن اردو میں موجود ہے اس میں بھی اس آیت کے حاشیہ میں اس تحریف کا اقرار کر لیا گیا ہے)

خاتون:۔ چونکہ ہمارے پاس انجیل اصل نسخے موجود نہیں ہیں۔ اس لئے تمہارے جواب میں فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتے اصل نسخوں کو دیکھ کر جواب دیا جائے گا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ قرآن کی وہ کون سی تعلیم ہے جو انجیل میں نہیں۔ پھر تم نے اسلام کو کیوں قبول کیا؟

ازبلا:۔ اس سوال پر تو میں اسپین کے تمام مشہور پادریوں سے مفصل بحث کر چکی ہوں۔ ان سے ذرا دریافت کر لینا اور پھر یہ سوال کرنا

خاتون:۔ مجھے کیا خبر تم نے پادریوں کو کیا جواب دیا؟ آخر یہ تو بتاؤ کہ تم نے اسلام میں کیا فضیلت دیکھی؟ کیا انجیل فضائل سے خالی ہے؟ کچھ تو اسلام کی فضیلت بیان کرو؟

(بقیہ صفحہ ۱۹۵) انجیل متی کی ۱۵/۲۱ آیت کا اس سے مقابلہ ہو جائے گا جس سے انجیل کی غلط بیانی ثابت ہو گی۔ ہم منسوخ کسی کو بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیوں کہ انجیل خداوندی ایک دم ساری نازل ہوتی۔ (اقتدار احمد)

ازبلا:۔ کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ میں نے اسلام کو آنکھیں بند کر کے تسلیم کیا ہے؟ کوئی بات تو ہے جس نے مجھے عیسویت سے بیزار اور اسلام کا والہ شیدا بنا دیا۔

خاتون:۔ تم اسلام کی فضیلت بیان کیوں نہیں کر دیتیں؟ مگر بات یہ ہے کہ اسلام میں کوئی بھی فضیلت نہیں ہے۔ دیکھو ازبلا! آج میرے علم کے مقابلہ میں تمام اسپین کے اندر ایک شخص بھی نہیں ہے۔ مجھے جو باتیں معلوم ہیں۔ ان کی تم کو ہوا بھی نہیں لگی اچھا اب میں تم سے ایک ایسی بات دریافت کرتی ہوں۔ جس سے حق باطل کا فیصلہ روز روشن کی طرح ہو جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ عدل اور فضل میں کس کو فضیلت حاصل ہے۔ یعنے شریعت عدل افضل ہے۔ شریعت فضل سے یا شریعت فضل۔ افضل ہے شریعت عدل سے۔

ازبلا:۔ اپنی اپنی مناسب جگہ دونوں افضل ہیں۔ غیر محل میں دونوں ناقص

خاتون:۔ تم سمجھیں بھی کہ میں نے کیا کہا؟ دیکھو توریت شریعت عدل ہے کیوں کہ اس میں ہر جرم کی سزا مقرر ہے۔ اور انجیل شریعت فضل ہے۔ کہ جس میں صرف خداوند یسوع مسیح کے کفارہ کو گناہوں کا بدلہ قرار دیا گیا ہے۔ اب بتاؤ کیا شریعت فضل سے تم کو انکار ہے۔

ازبلا:۔ میں نے تو کہا کہ اپنی اپنی جگہ دونوں صحیح ہیں۔ اگر کسی مجرم کو اس بنا پر معاف کر دیا جائے کہ درگذر سے اس کی اصلاح ہو

جائیگی تو عفو اور درگزر پر ہی عمل کرنا چاہیے اور اگر معاف کرنے سے مجرم کے دلیر ہونے کا اندیشہ ہوا اور پھر بھی اس کے جرم کو معاف کر دیا جائے تو یہ معافی جرم ہو گی۔ اور مجرم کے حق میں ظلم

خاتون: ۔ اب بتاؤ کہ قرآن شریف عدل ہے یا شریعتِ فضل؟

ازبلا: ۔ تمہارے فیصلہ کے مطابق توریت شریعت عدل ہے نہ کہ شریعت فضل اور انجیل شریعت فضل ہے نہ کہ شریعت عدل تو گویا دونوں کتابیں اپنی اپنی جگہ ناقص ٹھہریں۔ مگر قرآن عدل اور فضل دونوں کا جامع ہے اور ان دونوں کے استعمال کے صحیح طریقے بھی بتاتا ہے، مثلاً قرآن کریم نے فرمایا۔ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (برائی کا بدلہ برائی ہے) یہ شریعت عدل ہے۔ آگے فرمایا۔ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ (پس جو معاف کردے اور اسی میں اصلاح دیکھے تو وہ ماجور ہو گا) یہ شریعت فضل ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ فَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ (اگر تم پر ظلم ہو تو ظلم کے مطابق بدلہ لیلو) یہ عدل ہے۔ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ (لیکن اگر تم صبر اختیار کرو۔ تو صبر کرنیوالوں کیلئے یہ بھی بہتر ہے) یہ فضل ہے تیسری جگہ ارشاد ہے۔ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ (اگر مقروض تنگدست ہو تو آسانی کے وقت تک اسے مہلت دے

لے اس کا اقرار پولوس رسول نے حضرت مسیح کی موجودگی میں اس طرح کیا کہ ہمارا علم ناقص ہماری نبوت ناتمام (الخ) کرنتھیوں ۱۳: ۹-۱۰

دینی چاہیے) یہ عدل ہے۔ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (اگر تم قرض کو صدقہ کردو تو تمہارے لئے بہتر ہے) یہ فضل ہے پس قرآن کریم عدل اور فضل دونوں کا جامع ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ۔ (آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کردیا)۔

خاتون: ۔ قرآن میں تو ظالم سے بدلہ لینے کا بھی حکم ہے۔ مگر انجیل شریف میں تو بدلہ لینے کی ممانعت اور معاف کرنے کا حکم ہے۔ پس انجیل شریف کی فضیلت ثابت ہو گئی

ازبلا: ۔ فضیلت نہیں بلکہ نقص ثابت ہو گیا۔ اگر ہر جگہ بدمعاشوں اور مجرموں کو معاف کر دیا جایا کرے تو دنیا میں فساد مچ جائے اور کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ لیکن قرآن کریم نے مصلحت اور حکمت کے ماتحت عفو و انتقام دونوں پر عمل کرنا جائز قرار دیا۔ نیز انجیل کی تعلیم سے تو خدا پر بھی اعتراض پیدا ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب خدا نے انسانوں کو صبر اور معاف کرنے ہی کا حکم دیا ہے۔ تو پھر اس نے انسان میں غضب اور جوش کیوں پیدا کیا؟ کیا قوت غضبی بالکل بیکار پیدا کی گئی ہے؟ ہرگز نہیں خدا نے انسانی قوتوں میں سے ایک قوت بھی بیکار اور غیر مفید پیدا نہیں کی۔ اسی لئے قرآن کریم نے رحم و غضب اور عفو و انتقام کو استعمال کرنے کے صحیح طریقے بتائے اور انسانی درخت کی کسی شاخ کو بھی خشک ہونے نہیں دیا۔

خاتون: ۔ دیکھو! یہ تمہارا کتنا بڑا ظلم ہے کہ ہر خوبی کا انکار کرتی چلی جا

رہی ہو۔ ہمارے خداوند نے کبھی کسی سے جنگ نہیں کی اور دشمنوں کو معاف کر کے ان کی اذیتوں پر صبر کیا۔ مگر تمہارے پیغمبر نے دشمنوں سے بدلہ لیا۔ اور کسی کو معاف نہیں کیا۔ پس ثابت ہوا کہ انجیل اور خداوند کا نمونہ ہی ہمارے لئے نجات کا ذریعہ ہے۔

ازبلا: صبر۔ عفو۔ استقلال۔ شجاعت۔ عدالت وغیرہ ایسے اوصاف ہیں جن کی خوبی سے ہر انسان واقف ہے۔ لیکن ان کی حقیقت بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ ہر اخلاقی قوت اپنے موقعہ کے استعمال سے اچھی اور بری بنتی۔ ورنہ فی نفسہٖ صبر و عفو وغیرہ اپنے اندر کوئی خوبی نہیں رکھتے۔ دیکھو! عفو اور درگزر کو اس وقت کمال کے درجہ میں رکھا جائے گا جب معاف کرنے والا انتقام کی بھی طاقت رکھتا ہو۔ اگر کسی مجبور اور کمزور انسان میں بدلہ لینے کی قوت نہیں ہے۔ تو اس کی چشم پوشی اور درگزر کو خوبی پر نہیں۔ بلکہ مجبوری پر محمول کیا جائے گا۔ یہ عفو و درگزر کی اخلاقی خاتم المرسلین میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد جب ظالم کفار آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان کو یہ کہہ کر آزاد کر دیا۔ کہ[1] لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ (آج تم پر کوئی الزام نہیں) حالانکہ حضور اگر چاہتے تو ان کفار کی بوٹی بوٹی کر ڈالتے۔ کیونکہ آپ بادشاہ تھے۔ اور صحابہ کی فوج

[1] سبحان اللہ یہ ہے آقائے دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ اللعالمین جس کی مثال ابتدائے مخلوق تا قیامت کوئی پیش نہیں کر سکتا (اقتدار احمد)

آپ کے ... کی منتظر!

لیکن یہ تو بتاؤ کہ آپ کے خداوند نے جو دشمنوں کو معاف کیا تھا۔ اس کی کیا صورت تھی؟ ظاہر ہے کہ آپ مظلوم تھے کوئی آپ کا ساتھی نہ تھا۔ نہ بدلہ لینے کی آپ میں قوت تھی پھر اگر معاف نہ کرتے تو کیا کرتے؟ ہاں اگر صاحب اقتدار ہوتے اور پھر دشمنوں کو معاف کرتے تو تمہارے لئے کوئی فخر کی بات ہوتی مجبوری کا نام صبر اور عفو نہیں ہو سکتا۔

خاتون: توبہ توبہ ازبلا! خونیوں کو تم خلیق کہتی ہو اور اس شخص کو کوئی درجہ ہی نہیں دیتیں جس نے کبھی خون کا ایک قطرہ بھی نہیں گرایا؟

ازبلا: یہ آپ کی سمجھ کا پھیر ہے کہ صاف بات کو بھی الٹا ہی سمجھتی ہو۔ میں دریافت کرتی ہوں کہ شجاعت آپ کے نزدیک کوئی خوبی ہے یا نہیں؟ اور عدل کو اچھا سمجھتی ہو یا برا؟

خاتون: یہ دونوں صفتیں بہت اچھی ہیں ان سے کس کو انکار ہو سکتا ہے

ازبلا: بہت ٹھیک! اب یہ بتاؤ۔ شجاعت کا کامل ظہور بغیر جنگ کے ممکن ہے؟ کیا عدل کی صفت بغیر قیام حکومت درجۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے؟ ہرگز نہیں اس لئے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے یہ دونوں موقع عنایت فرمائے یعنی آپ نے کفار سے جنگ بھی کی اور تخت شاہی کو بھی حاصل کیا تا کہ ایک طرف جنگ کے موقعہ پر آپ کی شجاعت و شہامت کما ظہور ہو

اور دوسری طرف قیام حکومت کے بعد صفت عدل کی تکمیل ہو جائے
کیا تم یہ دونوں صفتیں اپنے خداوند میں دکھا سکتی ہو؟

خاتون: گویا ہمارے نزدیک لڑنا جھگڑنا بھی کوئی بڑی خوبی ہے ہمارے خداوند صلح وسلامتی کا پیغام لے کر آئے تھے نہ جنگ کا۔

ازبلا: مگر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں دونوں باتیں جمع تھیں ایک طرف تو آپ رحمۃ اللعالمین اور رؤف الرحیم تھے۔ اور دوسری طرف مجاہد اکبر اور پہلوان رب جلیل تاکہ آپ انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے نمونہ عمل اور اسوہ حسنہ بن سکیں۔

خاتون: ازبلا! تم کیسی اُلٹی اُلٹی باتیں کرتی ہو۔ بھلا ایک لڑاکو آدمی ایک صلح پسند کی برابری کس طرح کر سکتا ہے۔

ازبلا: اگر دشمنوں سے لڑنا اور ان کی شرارتوں کا سد باب کرنا کوئی بڑا جرم ہے۔ تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کی تمام زندگی دشمنوں سے لڑنے میں گزری اور جس پر توریت گواہ ہے؛ بے شک حضرت مسیح علیہ السلام صلح وسلامتی کے پیغمبر تھے اور انھوں نے کبھی اپنی عمر میں جنگ نہیں کی۔ لیکن خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔ اگر ایک طرف آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح کفار سے جنگ کی تو دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ نے دنیا کو امن وسلامتی کا پیغام دیا۔ گویا آپ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما

السلام کے مظہر اتم تھے۔

خاتون: معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑی ہوشیار[1] ہو گئی ہو۔ مگر میں تم کو پوری طرح شکست دے کر چھوڑوں گی ہیں تم سے صاف صاف بات کرنا چاہتی ہوں تاکہ یہاں جو خواتین موجود ہیں وہ بھی دو اور دو چار کی طرح سمجھ لیں۔ ذرا قرآن اور انجیل شریف کا مقابلہ کر کے دیکھو کہ حقیقت کتنی جلدی ظاہر ہوتی ہے۔

ازبلا: آپ جو بات دریافت کریں گی۔ اس کا جواب فوراً پیش کر دوں گی۔

خاتون: دیکھو جب تک تمہارے پیغمبر کی نبوت ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک یہ تمام باتیں فضول ہیں۔ پہلے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت ونبوت ثابت کرو اور پھر سلسلہ کلام آگے بڑھاؤ۔

ازبلا: آپ کے نزدیک نبوت کا معیار کیا ہے؟

خاتون: اگر تم دو باتیں حضرت محمد (علیہ السلام) میں ثابت کر دو تو اسلام سچا ورنہ جھوٹا۔ کیونکہ ہر نبی کے لئے دو باتوں کا ثبوت ضروری ہے اوّل یہ کہ کسی سابق رسول نے اس کی آمد کی پیشین گوئی کی ہو۔

---

[1] هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ۔ یہ سب جرأت ہمت اللہ کی طرف سے ہے۔ جو ہر نیک متقی مسلمان کو بارگاہ ذی الجلال سے عطا ہوتی۔ اے پروردگار ہم سب مسلمانوں میں بھی اسی طرح استقلال وجرأت عطا فرما۔
(اقتدار احمد)

دوم یہ کہ اس نے معجزات دکھائے ہوں۔ پس یہ دونوں[1] باتیں تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ثابت کر کے دکھاؤ۔

ازبلا:۔ تمہارے نزدیک حضرت آدم نبی تھے؟

خاتون:۔ کیوں نہیں؟

ازبلا:۔ ان کے متعلق کسی سابق پیغمبر نے کوئی پیشگوئی کی تھی

خاتون:۔ ان سے پہلے دنیا ہی موجود نہ تھی۔ پھر کوئی پیغمبر ان کے حق میں کس طرح پیشگوئی کرتا؟

ازبلا:۔ معلوم ہوا کہ آپ کا یہ اصول غلط ہے۔ کہ ہر نبی کے لئے کسی سابق نبی کی پیشگوئی کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ حضرت آدم دائرہ نبوت سے خارج ہو جاتے ہیں۔ رہا معجزات کا صدور تو یہ بھی نبوت کے لئے ضروری نہیں۔ کیونکہ خود تمہاری انجیلوں میں لکھا ہے۔ کہ جھوٹے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی بڑھ کر معجزے دکھائیں گے۔

خاتون:۔ تم کسی بات کو تسلیم نہیں کرتیں! آخر کسی طرح تم اپنے پیغمبر کی پیغمبری ثابت بھی کرو گی یا نہیں؟

ازبلا:۔ یہی چیز تو میں آپ سے دریافت کر رہی ہوں کہ عیسائیوں نے حضرت موسیٰ۔ داؤد۔ سلیمان۔ یعقوب۔ یوسف۔ ایوب

[1] یہ دونوں صفات حبیب پاک میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اس کا ثبوت یوحنا کی انجیل باب سولہ آیت ۱۳ میں ملاحظہ کرو۔ (اقتدار احمد)

نوح۔ ابراہیم علیہم السلام کو کس دلیل سے تسلیم کیا؟ وہ دلیل ذرا پیش کرو اسی پر انشاء اللہ خاتم المرسلین کی نبوت بدرجہ اتم ثابت کر دی جائے گی اور آپ کو انکار کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔

خاتون:۔ ہم نے ہر نبی کو اس کے کاموں سے شناخت کیا ہے!

ازبلا:۔ کون سے کام؟ ذرا تشریح کر کے بتاؤ۔ تاکہ دلیل قائم کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

یہاں مسیحی خاتون ذرا سوچ میں پڑ گئی اور بہت دیر تک سر جھکائے بیٹھی رہی۔ جو خواتین اس مجلس میں شریک تھیں۔ انہوں نے محسوس کر لیا کہ ازبلا کی زبردست گرفت سے اس کا چھوٹ جانا محال ہے اور یہ یقیناً عیسائیوں کی ذلت اور رسوائی کا باعث بنے گی اتنے میں خاتون نے سر اٹھا کر کہا۔

خاتون:۔ ہم اور پیغمبروں کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ ہمیں صرف اپنے خداوند مسیح سے سروکار ہے اور انہیں کی وجہ سے ہم تمام رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔

ازبلا:۔ تو آپ اپنے خداوند کی صداقت کا کوئی معیار پیش کیجئے تاکہ اسی پر پیغمبر اسلام کی نبوت کو بھی ثابت کر دیا جائے۔

خاتون:۔ ہمارے خداوند کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے مردوں کو زندہ کیا۔ اندھوں کو آنکھیں بخشیں۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کیا اور لوگوں کو شیطان کے چنگل سے چھڑایا۔

ازبلا:۔ کیا ثبوت ہے کہ آپ کے خداوند نے یہ سب کام کئے؟ وہ مردے کہاں ہیں جن کو حضرت مسیح نے زندہ کیا تھا؟ وہ اندھے اور کوڑھے کس جگہ

رہتے ہیں۔ جو آپ کے خداوند کے وسیلہ سے شفایاب ہوئے تھے۔
مگر اس کے مقابلہ میں میں آپ کے سامنے اپنے پیارے رسول کا ایک معجزہ پیش کرتی ہوں جو آج بھی ایسا ہی زندہ معجزہ ہے جیسا کہ حضور کے زمانہ میں تھا۔ اور قیامت تک زندہ رہے گا۔ وہ معجزہ قرآن پاک ہے۔ قرآن کریم نے ساری دنیا کو للکارا۔ کہ اگر یہ کلام انسانی۔ اختراع ہے تو اس جیسا کلام تم بھی بنا کر پیش کردو۔ دس آیتیں۔ چند آیتیں بلکہ صرف ایک آیت ہی اس کے مقابلہ پر بنا کر لا دو۔ مگر آج تک عیسائیوں۔ یہودیوں۔ بت پرستوں۔ مجوسیوں اور صابیوں سے اس کا مقابلہ نہ ہو سکا یہ ہے زندہ معجزہ جو تمام دنیا کو قیامت تک عاجز کرتا رہے گا اس کے مقابلہ میں دیگر انبیا کے معجزات وقتی اور فانی تھے جن کا آج سوائے نقل کے اور کوئی ثبوت نہیں[1]

خاتون:۔ تم نے تو اِدھر اُدھر کی باتیں بنانی شروع کر دیں! بھلا

[1] ایک یہ معجزہ بھی آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تا قیامت باقی رہے گا کہ عیسائیوں کے موجودہ انجیل میں بھی نبی کریم کی پیشینگوئی کئی جگہ موجود ہے اور باوجود حضرت عیسےٰ کی ان ملفوظات میں عیسائیوں کے تحریف کے اور کئی اچھی باتوں کو مٹا کر غلط باتیں شامل کرنے کے۔ پھر بھی نبی کریم کی پیشینگوئی کی آیات کوئی پادری نہ مٹا سکا۔

(اقتدار احمد)

وہ کتاب بھی کہیں معجزہ ہو سکتی ہے۔ جس میں چار چار شادیاں کرنے کا حکم ہو؟ دیکھو ہمارے خداوند نے فرمایا کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں اور بغیر میرے وسیلہ کوئی شخص خدا باپ کے پاس نہیں جا سکتا۔"

ازبلا:۔ قرآن کریم نے چار چار شادیوں کا حکم ہرگز نہیں دیا۔ اس نے تو بعض شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دی ہے۔ اگر تعدد ازدواج کوئی جرم ہے۔ تو آپ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان جیسے پیغمبروں کے متعلق کیا کہیں گی۔ جنہوں نے بقول توریت کئی کئی سو عورتوں سے شادیاں کیں؟ رہا آپ کے خداوند کا یہ قول کہ "راہ حق اور زندگی میں ہوں" سو اس سے قرآن کریم معجزہ کی تردید کس طرح ہو گئی؟ ہر نبی راہ حق اور زندگی لے کر ہی دنیا میں آتا ہے اس کے مقابلہ میں ذرا ہمارے پیارے رسول کا عمل بھی ملاحظہ ہو۔ آپ کے خداوند تو فرماتے ہیں کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں۔ لیکن قرآن کریم نے حضور کے متعلق فرمایا۔ کہ آپ نہ صرف خود راہ حق پر ہیں بلکہ دوسروں کو بھی راہ حق دکھاتے ہیں۔ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (اے پیارے نبی آپ تمام کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں)

قرآن کریم کہتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ خود ہی زندگی تھے۔ بلکہ آپ تمام دنیا کو زندہ کرنے آئے تھے۔ یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ (اے ایمان والو! اللہ اور اس کے

رسول جب تم کو بلائیں۔ تو ان کی دعوت کو قبول کرو تاکہ وہ تم کو زندہ کر دے[1] اس کا ثبوت یہ ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ وسلم نے عرب کے وحشی ظالم۔ مشرک اور بت پرستوں کو خلیق۔ عادل خدا پرست اور متقی بنا دیا۔ اور لاکھوں صحابہ آپ کے جھنڈہ تلے جمع ہو گئے گویا آپ نے اپنی زندگی ہی میں تمام عرب کو زندہ کر دیا! اس کے خلاف تمہارے خداوند نے اپنی ساری عمر میں بارہ حواریوں کو اپنا پیرو بنایا مگر ان کو کامل زندگی عطاء نہیں فرمائی۔ کیوں کہ خود حضرت مسیح نے ان میں سے کسی کو شیطان کسی کو بے ایمان کسی کو ملعون اور کسی کو چور کہا

خاتون:۔ باتیں تو بناتی چلی جا رہی ہو۔ مگر اب تک یہ ثابت نہ کیا۔ کہ تمہارے پیغمبر نے کونسا معجزہ دکھایا تھا۔

ازبلا:۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ دلائل سے گفتگو کرنا چھوڑ دیں اور اپنی کرامت سے مجھ کو قائل کر دیں۔ کیوں کہ آپ کی کرامتوں کا بڑا شہرہ ہے اور دور دور سے لوگ آپ سے برکتیں حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ دلیل سے گفتگو کرنا آپکے بس کا روگ نہیں۔

خاتون:۔ تم اس لائق کہاں ہو کہ تم کو کرامتیں دکھائی جائیں۔ اس

[1] یہ مناظرہ کا طریقہ ہے اسی لئے زیادہ معجزات اور ثبوت نبوت نبی کریم پیش کرنے کی ازبلا (خدانما) رحمت اس پر) نے ضرورت محسوس نہ کی ورنہ نبی پاک کے بیشمار معجزات ہیں اگر کسی پادری کو ضرورت ہو تو میری طرف یا کسی عالم اسلام کی طرف رجوع کریں۔

کے لئے دل کی صفائی کی ضرورت ہے اور تم پر تو شیطان نے اپنا پورا قبضہ جما لیا ہے۔

ازبلا یہ فقرہ سن کر خاموش ہو گئی اور تمام مجلس میں ایک سناٹا چھا گیا۔ مسیحی خواتین نے مارے شرم وندامت کے اپنے سر جھکا لئے اور مسلم خواتین روحانی خوشی سے بھرپور ہو گئیں خود مسیحی خاتون خاموش بیٹھی ہے۔ اور کوئی بات بنائے نہیں بنتی۔ جب ازبلا نے اس خاتون کی بےکسی اور بے مائیگی کو دیکھا تو کہا۔

ازبلا:۔ اچھا اب آپ تھک گئی ہوں گی آج کی بحث کل پر اٹھا رکھئے فرمائیے اب آپ کب تشریف لائیں گی۔

خاتون:۔ میں تو حق وباطل کا فیصلہ ابھی کر کے اٹھوں گی۔ ہاں اگر تم خود تھک گئی ہو تو بات دوسری ہے۔

ازبلا:۔ میری طرف سے تو آپ کو اجازت ہے کہ رات دن گفتگو کیجئے اور اس وقت تک یہاں سے نہ جائیے جب تک کہ حق باطل کا فیصلہ نہ ہو جائے مجھے تو صرف آپ کی پریشانی کا خیال ہے۔

خاتون:۔ بس میں بھی گفتگو آخری حد تک پہونچانا چاہتی ہوں۔ اب یہ بتاؤ کہ عیسوی مذہب کی موجودگی میں اسلام کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟

ازبلا:۔ اگر اسلام نہ آتا تو سچائی دنیا پر کبھی ظاہر نہ ہوتی۔ اسلام ہی نے آکر انبیاء اور ان کی تعلیمات کو از سر نو زندہ کیا اور دنیا کو گندگی

اور طہارت کی تلقین کی۔ یہاں میں مختصر طور پر اسلام کے آنے کی غرض بتاتی ہوں۔

(۱) اسلام نے آکر دین کو کامل کیا۔ کیونکہ کتب سابقہ کی تعلیمات اپنے زمانوں کے لئے تو مناسب تھیں مگر ان کو عالمگیر درجہ حاصل نہ تھا۔ اس لئے قرآن کریم نے آکر اس نقص کو پورا کیا۔

(۲) انبیاء کی صحیح تعلیمات کو ان کے متبعین نے بگاڑ ڈالا تھا۔ قرآن کریم نے آکر اس کی اصلاح فرمائی۔ مثلاً عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مان کر شرک کی عمارت کھڑی کر دی اور توحید کے سرچشمہ کو مردم پرستی سے گندا کر دیا۔ اسلام نے آکر الٰہی توحید کے آفتاب کو از سر نو چمکایا اور خدا کی ربوبیت و جلال کا صحیح نقشہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔

(۳) اہل کتاب نے انبیاء کرام پر شرمناک الزامات لگائے کسی کو بت پرست کہا۔ کسی پر زنا کا الزام عائد کیا۔ کسی کو جھوٹا اور فریبی قرار دیا اور تمام نبیوں کو گنہگار ٹھہرایا۔ اسلام نے آکر ان الزامات کی تردید کی اور انبیاء کی حقیقی عزت و عظمت کا اظہار فرمایا۔

(۴) اہل کتاب نے اپنی اپنی کتابوں میں تحریف کر کے کلام الٰہی کو بگاڑ ڈالا تھا۔ جس کی وجہ سے صحف سماویہ پر سے اعتماد اٹھ گیا تھا۔ قرآن کریم نے آکر اہل کتاب کے دجل و فریب کا پردہ چاک کیا اور کتب سابقہ کی جملہ تعلیمات کو از سر نو پیش کر دیا اب ہم کو سوائے قرآن کے اور

کسی کتاب کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس میں تمام انبیاء کے صحائف شامل ہیں۔ فیہا کتب قیمۃ۔

(۵) چونکہ انبیاء اور ان کی کتابیں خاص زمانوں اور خاص قوموں سے متعلق تھیں اس لئے ان میں وہ قوانین موجود نہ تھے۔ جو قیامت تک انسانوں کے لئے ضروری ہوتے اسی کمی کو قرآن کریم نے پورا کیا اور تکمیل دین کے بعد اعلان کر دیا کہ تمام نوع انسانی کی ضروریات اس میں مہیا کر دی گئی ہیں جن سے تا قیام قیامت تمام انسان فیضیاب ہوتے رہیں گے اب تو آپ نے سمجھ لیا کہ اسلام دنیا میں کیوں آیا؟

خاتون: یہ سب دعوے ہی دعوے ہیں۔ دلیل کوئی بھی نہیں۔ نہ تو تم نے اپنے پیغمبر کا کوئی معجزہ[1] پیش کیا اور نہ ان کی نبوت کو ثابت کیا۔ حالانکہ تعلیمات کا درجہ ان امور کے فیصلہ کے بعد ہے۔

ازہلا: آپ نے ہی فرمایا تھا کہ اسلام کے آنے کی ضرورت بیان کرو میں نے چند ضرورتیں گنوا دیں۔ اب آپ کا فرض ان دلائل کا جواب دینا ہے۔ معجزہ کا ثبوت میں دے چکی ہوں اور ایک ایسا زندہ معجزہ پیش کر چکی ہوں۔ جس کا آج بھی تمام دنیا مشاہدہ کر رہی ہے یعنی قرآن مجید کا مقابلہ اور اس کا جواب اگر قرآن کلام الٰہی نہیں ہے تو مقابلہ میں ایک ہی

[1] یہ خاتون صاحبہ کی ضد اور گھبراہٹ ہے ورنہ ازہلا نے اتنا بڑا زندہ معجزہ قرآن کریم دکھایا جس کی مثال نہیں۔ (اقتدار احمد)

آیت پیش کر دو۔ مگر یہی وہ بات ہے جو ساری دنیا سے بھی حل نہیں ہو سکتی۔ رہا پیغمبر خدا کی نبوت کا ثبوت تو وہ اس معجزہ میں مضمر ہے یعنی جب قرآن کی آیت کا بھی جواب نہیں ہو سکتا تو ثابت ہوا کہ وہ کلام الٰہی ہے اور اس کے لانے والے خدا کے سچے رسول۔

دوسرا ثبوت یہ ہے کہ پیغمبر خدا نے مبعوث ہو کر جس طرح دنیا کی اصلاح فرمائی اور اپنی ہی زندگی میں تمام عرب کو خدا کے دربار میں لا کر جھکا دیا کیا؟ اس کی نظیر کسی جھوٹے انسان میں پائی جاتی ہے؟ کسی ایک فریبی انسان کا تو نام لو جس نے اصلاح کا یہ عظیم الشان کام انجام دیا ہو؟

خاتون:۔ کچھ ہی کہو مگر تمہارے پیغمبر اس قابل نہیں کہ ان کی پیروی کی جائے بھلا جس شخص نے ساری عمر خونریزی کی ہو اور کئی کئی عورتوں سے شادیاں کی ہوں۔ وہ کبھی مطاع بن سکتا ہے دیکھو ہمارے خداوند کی پاکیزگی کہ انہوں نے ساری عمر شادی نہیں کی۔

ازبلا:۔ خیر آپ کے خداوند تو خدا ہی تھے ان کو شادی کی کیا ضرورت! اس کی ضرورت تو انسان کو پیش آتی ہے۔ چونکہ ہمارے پیارے رسول انسان کامل تھے۔ اس لئے انہوں نے شادیاں بھی کیں۔ البتہ کسی اور نبی کا حوالہ دو۔ جس نے انسان ہونے کے باوجود شادی نہ کی ہو۔

خاتون:۔ کامل انسان وہی ہے جو دوسروں سے ممتاز ہو۔

ازبلا:۔ مگر آپ تو اپنے خداوند کو خدا اور ابن خدا مانتی ہو؟

خاتون:۔ مگر اس کے ساتھ ہی خداوند کامل انسان بھی تھے۔

ازبلا:۔ تو کیا وہ کھاتے پیتے بھی تھے۔

خاتون:۔ کیوں نہیں ان کا کھانا پینا خدا ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ انسان ہونے کی حیثیت سے تھا۔

ازبلا:۔ تو پھر آپ کے خداوند دوسروں سے ممتاز کہاں رہے؟ اچھا کامل انسان کی تعریف کیا ہے؟

خاتون:۔ کامل انسان وہ ہے جس کی اتباع کرنے میں انسانوں کو کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے

ازبلا:۔ بہت ٹھیک۔ اب معاملہ آپ نے خود ہی صاف کر دیا سوال یہ ہے کہ ایک عیسائی جو بیوی اور بچوں والا ہے وہ اپنی تاہلی زندگی میں اپنے خداوند کی پیروی کس طرح کر سکتا ہے؟ اس طرح جو عیسائی مسلمانوں اور بت پرستوں سے جنگ کرتے رہتے ہیں ان کو جنگی معاملات میں اپنے خداوند کی پیروی کس طرح کرنی چاہیئے

خاتون:۔ ہمارے خداوند نے نہ تو کوئی جنگ کی اور نہ شادی اس لئے یہ سوال ہی فضول ہے۔

ازبلا:۔ آپ نے کامل انسان کی تعریف یہ کی تھی۔ کہ جس کی پیروی اور اتباع میں کسی انسان کو دشواری پیش نہ آئے مگر یہاں سخت دشواری پیش آگئی۔ اس لئے کہ ایک بیوی بچوں والے انسان کے لئے آپ

کے خداوند میں کوئی نمونہ نہیں کیونکہ وہ ساری عمر خود مجرد رہے۔ علیٰ ہذا القیاس ایک جنگ میں سر فروشی کرنے والے انسان کے لئے بھی حضرت مسیح نمونہ نہیں بن سکتے۔

خاتون: (تھوڑی دیر خاموش رہ کر) خداوند ہماری روحانی زندگی میں نمونہ ہیں جسمانی زندگی سے ان کو کیا تعلق؟

ازبلا: بہت ٹھیک! حضرت مسیح روحانی زندگی میں تو نمونہ بن سکتے ہیں مگر جسمانی زندگی میں نہیں گویا جسمانی زندگی کے لئے کسی اور رہبر کو تلاش کرنا چاہیئے۔ اس حصہ میں آپ کے خداوند ناقص ہیں۔ سچ ہے روحانی اور جسمانی دونوں زندگیوں کے لئے ایک ہی ذات ہے جو نوع انسانی کے لئے نمونہ بن سکتی ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (اے انسانو! محمد رسول علیہ السلام ہی تمہارے لئے اچھا نمونہ ہیں) اسی واسطے میں نے کہا تھا کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی جلالی اور حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی جمالی رنگ کی تھی تو رحمۃ للعالمین اور خاتم المرسلین کی زندگی کمالی رنگ کی ہے یعنی جامع جلال و جمال صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایک تاجر کے لئے نمونہ ہیں۔ کیونکہ آپ نے تجارت بھی کی تھی آپ ایک جنگی سپاہی کے لئے بھی اسوہ ہیں۔ کیونکہ آپ نے جنگ بدر و احد۔ حنین اور احزاب میں بذات خود شرکت فرمائی۔ اور دنیا کو اولین سیاست کا سبق دیا آپ ایک گوشہ نشین ایک عابد۔ ایک جج ایک صلح پسند ایک واعظ

ایک مہاجر۔ ایک فاقہ کش۔ ایک مزدور۔ ایک مسافر اور ایک گھر بار والے کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ کیونکہ آپ نے غار حرا میں گوشہ نشینی گھر میں عبادت اور بازاروں میں وعظ و تلقین کی تھی اور آپ نے مقدمہ کا فیصلہ مکہ کے ہجرت اور ایک یہودی کے ہاں مزدوری کی تھی۔ آپ نے کفار سے حدیبیہ کے مقام پر صلح کا معاہدہ کیا تھا۔ آپ نے کئی کئی روز کے فاقے کئے تھے اور شادیاں کر کے اور بچوں کی تربیت فرما کر دنیا کو زندگی کے ہر شعبے کے لئے ایک عملی سبق دیا تھا! پس اگر کوئی رسول جلالی ہے تو کوئی جمالی مگر حضور علیہ السلام رسول کمالی ہیں۔ یعنی روحانی اور جسمانی نظام کے مرکز اور جلال و جمال کے جامع۔

ازبلا کی اس تقریر کے بعد تمام مجلس پر سکوت اور خاموشی چھا گئی۔ اور مسیحی خاتون باوجود ادعائے کرامت مسحور ہو گئی۔ جب دیکھا کہ خاتون شرم و ندامت کے دریا میں غرق ہے تو ازبلا نے معذرت کرتے ہوئے سب مہمانوں کو رخصت کیا۔ ابوحفص کا بیان ہے کہ اس گفتگو کا اثر یہ ہوا کہ مجلس میں ہونے والی اکثر مسیحی خواتین کچھ عرصہ میں مسلمان ہو گئیں اور خود مسیحی خاتون نے بھی چند سال کے بعد ازبلا کے دست حق پرست پر اسلام قبول کر لیا۔ مگر یہ کام جلدی انجام نہیں پایا۔ بلکہ تین چار سال میں سفید روحیں خدا کی رحمت سے سرفراز ہوئیں۔

ازبلا جب تک زندہ رہی اسلام کی وقیع خدمات انجام دیتی رہی ایک طرف عیسائیوں کا ناطقہ بند کیا دوسری طرف علم تفسیر و حدیث کا دریا بہا دیا

اور ہزاروں علماء اسلامی علوم سے فیضیاب ہوئے۔

ازبلا ۸۷ سال کی عمر پائی اور عمر طبعی کے قریب پہونچ کر وصال کیا۔ تمام اسپین میں مرحومہ کے انتقال سے ایک کہرام مچ گیا اور لاکھوں انسانوں نے اس کے جنازہ میں شرکت کی۔

آخر میں ہم بھی مرحومہ کی نامعلوم قبر پر عقیدت و مغفرت کے پھول چڑھاتے ہیں۔ اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ مرحومہ پر اپنی رحمتوں اور بخششوں کی بارش کرتا رہے۔ آمین

---

[1] اور ان کے طفیل سے آج کل کے وہم پرست عیسائیوں کو بھی راہ مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق بخشے۔ اور ناقص مسلمانوں کو کامل اور مضبوط مومن بنائے۔ آمین۔ (اقتدار احمد)

تمت بالخیر

کاتب محمد علی مخدوم کوٹ ستار

ٹریکٹ ۱

قرآن اور انجیل

از جناب حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب گجرات

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے دو چیزیں بھیجیں۔ کتاب الہٰی اور رسول انہیں کی تعلیمات پر بندوں کی ہدایت موقوف ہے چونکہ انجیل ایک خاص مدت کے لئے ہادی تھی۔ اس لئے دنیا سے فنا ہوگئی۔ اور قرآن مجید ہمیشہ کے لئے ہدایت ہے۔ اس لئے یہ ہمیشہ کے لئے لفظ بہ لفظ باقی و محفوظ رکھا گیا۔ اسی طرح جناب مسیح یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ایک خاص زمانہ کے لئے تھی۔ اسی لئے ان کی تعلیمات اور ملفوظات ختم ہوگئے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے ہادی ہیں۔ اس لئے ان کے کام و کلام تعلیمات و ہدایات حدیث کی شکل میں محفوظ کردی گئیں یہ بہ قدرتی نظام ہے۔ گویا۔ توریت۔ انجیل تارے یا شمعیں تھیں۔ جو قرآن کا سورج چمکنے پر گل ہوگئیں۔ آج تھوڑی سی سمجھ رکھنے والا انسان بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ انجیل فنا ہو چکی اور قرآن باقی ہے ہم اس کے چند دلائل بطور نمونہ پیش کرتے ہیں

انجیل اصل انجیل وہ تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو ملی اور جس کی تبلیغ جناب مسیح نے فرمائی وہ زبان عبرانی میں تھی وہ ہی کلام الہٰی تھی۔ اب اس انجیل کا ایک لفظ بھی باقی نہیں۔ یہ اردو انگریزی ترجمے انسانوں کے کئے ہوئے ہیں آسمان سے نہیں اترے یہ انسانی کلام ہے۔

خدا کا کلام نہیں نہ معلوم یہ ترجمے کس نے کئے۔ اور نہ معلوم صحیح کئے یا غلط۔ جب اصل کتاب ہی ہمارے سامنے نہیں تو ان ترجموں کا صحیح ہونا کیسے معلوم ہو۔ لہذا آسمانی انجیل کا ایک لفظ بھی آج دنیا میں نہیں۔

قرآن مگر قرآن وہ ہی اصل عبارت و زبان میں موجود ہے۔ جو آسمان سے آیا۔ اس کے زیر و زبر میں فرق نہیں ہوا۔ وہ ہی زبان باقی ہے وہ ہی زیر و زبر طریقہ قرأت ہے۔ جس کا جی چاہے قرآن کے ترجموں کو اصل عبارت سے ملا کر درست ہونا معلوم کرے

انجیل انجیل عبرانی زبان میں آئی۔ قدرت نے اس زبان کو دنیا سے ایسا فنا کیا کہ صدیوں سے اس کا جاننے والا، سمجھنے والا کوئی نہ رہا۔ نہ یہ زبان کہیں بولی جاتی ہے نہ کوئی اس کی گرائمر ہے۔ اسکولوں کالجوں بلکہ روئے زمین سے یہ زبان نکال دی گئی۔ اب اصل انجیل سمجھنے کا کیا ذریعہ رہا۔

قرآن قرآن شریف عربی میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے عربی زبان کو محفوظ رکھا۔ بلکہ قرآن کی وجہ سے تمام دنیا میں عربی جاننے والے پیدا کر دیئے۔ شام مصر وغیرہ ممالک جہاں کی زبان عبرانی تھی قرآن کی وجہ سے وہاں عربی نے قبضہ کر لیا کہ اب وہاں ان ممالک کی زبان بجائے عبرانی کے عربی ہو گئی۔ گویا انجیل تو کیا باقی رہتی اس کی زبان بھی باقی نہ رہی کیا کوئی پادری صاحب مہربانی فرما کر ہم کو اصل انجیل عبرانی زبان والی دکھلانے سمجھانے کی تکلیف گوارہ فرما سکتے ہیں۔

انجیل خود عیسائی بھی دل سے موجودہ انجیل کو خدائی کتاب نہیں مانتے کیونکہ ان کے ہاں چار انجیلیں مروج ہیں جنہیں نیا عہد نامہ کہا جاتا ہے۔ لوقا۔ متی رسول۔ یوحنا۔ مرقس تمام عیسائی ان کو لوقا اور یوحنا وغیر کی انجیل کہتے ہیں

خدا کی انجیل نہیں کہتے اور لوقا۔ یوحنا النسان تھے حضرت مسیح کے حواری تھے اسی نسبت سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیلوں کے بنانے والے یہ لوگ ہیں نہ کہ رب تعالیٰ۔

قرآن مسلمانوں کا بچہ بچہ قرآن کو خدا کا قرآن، خدا کا کلام۔ کتاب اللہ کہتا ہے۔ کوئی شخص بھی اسے ابوبکر صدیق کا قرآن یا جناب علی کا یا حضرت عثمان کا قرآن نہیں کہتا۔ معلوم ہوا کہ مسلمان قرآن کو اللہ کی کتاب مانتے ہیں۔ مگر عیسائی انجیلوں کو لوقا اور یوحنا کی کتابیں مانتے ہیں

انجیل ان انجیلوں میں سے کسی انجیل نے کسی جگہ اعلان نہیں کیا کہ ہم خدا کی کتاب ہیں۔ یا ہم آسمان سے آئی ہیں۔ جب خود یہ انجیلیں اپنے کو خدا کی کتاب نہیں کہتیں تو کسی عیسائی کو انہیں کتاب الٰہی کہنے کا کیا حق ہے یہ تو ایسا ہی ہے کہ مدعی سست اور گواہ چست۔

قرآن مگر قرآن نے جگہ جگہ اپنے کلام اللہ ہونے کا اعلان کیا بلکہ شک کرنے والے کو مقابلہ کا چیلنج دیا ذرا قرآنی اعلانات سنو اور انصاف کرو فرماتا ہے۔

(۱) ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ اس کتاب کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں

(۲) تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے اتارا ہوا ہے

(۳) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ اگر تم اس کتاب سے کچھ تردد میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری تو تم اس جیسی ایک سورۃ ہی بنا لاؤ اور اپنے سارے معبودوں کو حمائتوں کو ملا لو۔

(۴) لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ اگر یہ قرآن غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو یہ اس میں بہت سے اختلاف پاتے

(۵) اَلرَّحۡمٰنُ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ۔ رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ۔

کوئی عیسائی صاحب کسی انجیل میں ایسے اعلانات دکھادیں ۔ ایک آیت ہی ایسی دکھادیں جس میں اس کے کلام الٰہی ہونے کا اعلان ہو

انجیل کسی پادری کسی عیسائی نے ان چھوٹی چھوٹی انجیلوں کو حفظ کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ حالانکہ بغیر حفظ کتاب صحیح طور پر محفوظ نہیں رہتی ۔ کہ محض کاغذی کتاب میں ردو بدل ترمیم و تبدیلی کا قوی احتمال ہوتا ہے مگر کوئی عیسائی انجیل کا حافظ نہیں

قرآن مگر مسلمانوں نے حفظ قرآن میں ایسا کمال کر دیا کہ گاؤں گاؤں میں اس کے حافظ موجود ہیں ۔ اتنا بڑا قرآن شریف مسلمانوں کے بچہ بچہ کو یاد ہوتا ہے یہ قدرتی انتظام کسی انسان کا اپنا کام نہیں ۔

انجیل خود موجودہ انجیل کی روش کلام بتارہی ہے کہ انسانی کتاب ہے نہ کہ ربانی کلام اول سے آخر تک کوئی سی انجیل پڑھو ۔ اس میں جناب مسیح کے واقعات یا حالات ہی ملیں گے کہ وہ وہاں گئے تو لوگوں سے یہ کہا اور فلاں جگہ یہ کام کیا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا سفرنامہ ہے جو ان کے خادموں نے لکھا ہے جیسے مسلمانوں میں بعض مرید اپنے پیر کے حالات لکھتے ہیں ۔ عقائد ۔ عبادات ۔ معاملات ۔ تعزیرات ملکی انتظام وغیرہ کے قوانین کا کہیں ذکر نہیں حالاں کہ کتاب الٰہی تو یہی چیزیں سکھانے کے لئے آتی ہے ۔

قرآن مگر قرآن کریم کا انداز گفتگو بتاتا ہے کہ یہ کلام الٰہی ہے قرآن میں جہاں حضرات انبیاء و اولیاء کے نصیحت آمیز قصے ہیں وہاں اس میں عقائد یعنی توحید رسالت ذات و صفات اور عبادات نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ ۔ تجارت ۔ تعزیرات ۔ ملکی انتظام حتیٰ کہ مرنے کے بعد تقسیم میراث ۔ نکاح ۔ شیر خوارگی بچوں کی پرورش وغیرہ کے قوانین بہت وضاحت

سے جگہ جگہ بیان فرماتے ہیں کتاب الٰہی کا جو مقصد ہے ۔ پورا پورا ادا کیا ۔

لطیفہ ۔ ایک مسلمان نے کسی پادری صاحب سے پوچھا جیسے اسلام میں نماز ۔ زکوٰۃ ۔ وغیرہ عبادات ہیں ۔ جو قرآن نے سکھائی ہیں آپ کے ہاں انجیل نے بھی کوئی عبادت سکھائی ہے ۔ پادری صاحب بولے ہاں ہمارے ہاں دعا ہے اور خیرات کرنے کا بھی حکم ہے ۔ مسلمان نے کہا کہ پادری صاحب برائے مہربانی اپنی دعا کے اوقات اور اس کے مسائل نیز زکوٰۃ کے مسائل کہ کون دے کس مال پر کتنی دے کیسے دے کب دے از روئے انجیل شریف بتائیے پادری صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ہاں ایسے قوانین کوئی نہیں دعا کرے کچھ خیرات کردے مسلمان نے پوچھا کہ فٹ بال ۔ کرکٹ ہاکی وغیرہ کے لئے کچھ قاعدے ہوتے ہیں یا نہیں ۔ پادری صاحب نے فرمایا کہ ہاں بہت سے قاعدے ہیں مسلمان نے کہا جب کھیل کے لئے قواعد ہیں تو تعجب ہے کہ عبادات کے لئے قواعد نہیں ۔ عبادات تو کھیلوں سے کہیں اہم ہیں ۔

قرآن کا انجیل پر احسان

محترم بزرگو آپ کو معلوم ہی ہو گا کہ اللہ تعالےٰ نے قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں بھیجے اور سو سے زیادہ صحیفے اور چار آسمانی کتابیں بھیجیں مگر ان تمام میں سے ان ہی پیغمبروں کے نام دنیا کو کتابوں سے دنیا خبر وار ہے جن کا ذکر قرآن شریف نے یا اسلام کے پیغمبر نے کر دیا باقی کے نام دنیا سے غائب ہو گئے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل شریف پر قرآن کے احسانات ہیں کہ قرآن نے انجیل کا نام دنیا میں چمکایا حضرت عیسےٰ کے فضائل و درجات دنیا کو بتائے جناب مریم کے دامن سے لوگوں کے لگائے ہوئے اتہامات کو دھو دیا ۔ اس کنواری بتول پاک دامن مریم کے فضائل

کے لئے پوری سورہ مریم اتاری اور جگہ جگہ ان کی پاک دامنی کی گواہی دی جس پر آج دنیا ان کے گیت گانے لگی اگر انجیل یا عیسیٰ و مریم علیہما السلام کا قرآن اعلان نہ کرتا تو دوسرے نبیوں اور دوسری کتابوں کی طرح دنیا انہیں بھی بھول چکی ہوتی۔ قرآن تو جناب عیسیٰ و مریم کا گواہ ہے اور مدعی کو گواہ بڑا پیارا ہوتا ہے مدعی اپنے گواہ کو جھوٹا کہے تو خود اپنا مقدمہ کمزور کرتا ہے۔ اس لئے ہم تمام عیسائی صاحبان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قرآن و اسلام کو دل سے قبول کریں اور وہ بھی اسی سمندر سے سچے موتی حاصل کریں کہ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

ٹریکٹ ۲

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور انجیل

از جناب شیخ الحدیث مفتی احمد یار خاں صاحب مدرسہ جامع غوثیہ گجرات

قرآن مجید:۔ قرآن شریف نے جگہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم کا ذکر کیا۔ بلکہ قرآن کی ایک سورت کا نام سورہ مریم ہے اسی وجہ سے آج حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم بتول کا نام دنیا پر روشن ہے ان بزرگوں کے نام ان کے فضائل ان کی تعلیم قرآن کریم میں بہت جگہ موجود ہے۔ **انجیل۔** موجودہ انجیل جس کی اشاعت آج بائیبل سوسائٹیاں کر رہی ہیں ان میں بھی حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں بہت جگہ موجود ہیں جس کے چند حوالہ ہم پیش کرتے ہیں انصاف والے ان کا مطالعہ کریں اور اسلام قبول کر کے دونوں جہانوں میں سرخ روئی حاصل کریں (۱) یوحنا کی انجیل پہلا باب آیۃ ۱۹ تا ۲۲ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے کیا تو ایلیاہ ہے اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے اس نے جواب دیا کہ

ناظرین غور کریں کہ جب یوحنا سے یروشلم کے یہودیوں نے تین سوال کئے پہلا یہ کہ اے یوحنا کیا تم عیسیٰ مسیح ہو تو انہوں نے انکار کیا کہ نہیں دوسرا یہ کہ کیا تم نبی ایلیا ہو تو انہوں نے کہا نہیں تیسرا یہ کہ کیا تم وہ نبی ہو بتاؤ وہ نبی سے کون سا نبی مراد ہے۔ دوستو وہ صرف دنیا کا آخری نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں جس کے معلوم ہو کہ اس وقت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار تھا کیونکہ حضرت انبیاء نے انکی بشارت دی ہوئی تھی (۲) یوحنا کی انجیل باب ۱۴ آیت ۱۶ جناب مسیح نے فلپس سے فرمایا "اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے یعنی سچائی کی روح اس میں حضرت مسیح نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کیں مددگار ہونا ہمیشہ دنیا کے ساتھ رہنا غور کرو کہ وہ سچائی کی روح جو جناب عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آئیگا وہ کون ہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو ہیں جن کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا یعنی وہ خاتم النبیین ہوگا۔ اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہوگا۔ جب عیسیٰ کا یہ فرمان دیکھو اور قرآن شریف کی یہ آیات پڑھو۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ۔ آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی یہ آیتیں جناب مسیح کے اس فرمان کے بالکل مطابق ہیں (۳) یوحنا کی انجیل باب ۱۴ آیۃ ۲۵ لیکن مددگار (یعنی روح القدس) جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہ تمہیں بہت باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔

تمام ناظرین خصوصاً پادری صاحبان انجیل شریف کی یہ عبارت غور سے پڑھیں اور انصاف سے سوچیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ پیش گوئی کس کے لئے ہے اور ان کے بعد مددگار جس کا ترجمہ خود پادری صاحبان نے روح القدس کیا یعنی پاک روح کون آیا اور پھر جناب مسیح کا فرمانا کہ وہ سب باتیں سکھائے گا۔ وہ کون ہے؟ دوستو! یہ وہ ہی تو محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے متعلق قرآن شریف نے فرمایا۔ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ۔ وہ تم کو ساری نہ جانی ہوئی باتیں سکھاتے ہیں جناب مسیح کی بشارت دیکھو اور اس آیتہ میں غور کرو۔ اگر پادری صاحبان کہیں کہ وہ تو روح القدس کی بشارت دے رہے ہیں نہ کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ کی۔ روح القدس اور چیز ہے تو ہم پادری صاحبان سے حسب ذیل باتیں پوچھتے ہیں (الف) روح القدس ترجمہ کرنے والے نے بڑھایا اسی لئے یہاں لفظ یعنی موجود ہے حضرت مسیح علیہ السلام نے نہیں فرمایا۔ آپ نے مددگار فرمایا۔ وہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں (ب) اگر خود جناب مسیح نے روح القدس فرمایا بھی ہو تو دوستو! روح القدس کون ہے؟ اور وہ کب اور کہاں پیدا ہوئے اور اس روح القدس نے یہ کارنامے کب کئے دنیا کو اس نے کیا سکھایا۔ چراغ لے کر ڈھونڈو خدا کی خدائی میں اس شان کے صرف محمد مصطفٰے ہی ملیں گے۔ وہ ہی پاک روح ہیں اور مددگار ہیں وہ ہی سب کچھ سکھا گئے ؎

معلم خدائی کے وہ بن کے آئے ؏ جھکے اُن کے آگے سب اپنے پرائے

(۴) یوحنا کی انجیل باب ۱۴ آیتہ ۲۹ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔ کیوں کہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

دوستو! اس پیش گوئی پہ غور کرو کہ جناب مسیح نے حضور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی بشارت کس شان سے دی۔ کہ فرمایا دنیا کا سردار آتا ہے جس کا ترجمہ ہے سید عالم یہ حضور انور ہی ہیں اور فرمایا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں یعنی ان میں مجھ سے زیادہ کمالات ہیں۔ وہ شفیع المذنبین ہیں۔ وہ خاتم النبیین ہیں۔ وہ رحمۃ للعالمین ہیں یہ کمالات میرے اندر نہیں۔ سوچو اور غور کرو کہ ان صفات کا مالک جناب مسیح کے بعد دنیا میں کون آیا۔ بیشک وہ ہی آیا ہے جسے دنیا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہے ؎

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا ؏ دعائے خلیل اور نوید مسیحا

(۵) یوحنا کی انجیل باب ۱۶ آیتہ ۷ "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔

دوستو! انصاف کرو کہ اس آیت میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی کیسی کھلی بشارت ہے کہ ان کا آنا حضرت مسیح کے جانے پر موقوف ہے۔ کیوں کہ وہ خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں۔ وہ دین کا مکمل کرنے والا ہے۔ وہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ ہے۔ وہ گلشن رسالت کی آخری بہار ہے۔ وہ درخت نبوت کا آخری پھول ہے۔ آخر ہوتا ہی وہ ہے جو سب کے پیچھے ہو نہ کسی سے پہلے نہ کسی کے ساتھ اسی لئے حضرت مسیح فرما رہے ہیں۔ کہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ نہ آئے گا

اس آیت میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اور آپ کی بہت سی صفات کا ذکر ہے۔

(۶) یوحنا کی انجیل باب ۱۶ آیتہ ۱۳ "لیکن جب وہ سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم تمام کو سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہ ہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا

تمام صاحبان عموماً اور پادری صاحبان خصوصاً غور کریں اور سوچیں کہ اس آیتہ میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئی کی۔ آپ کی صفات عالیہ کا ذکر کیا۔ سچائی کی روح روح القدس کا ترجمہ ہے۔ عربی میں آپ کا نام شریف صادق الوعد الامین ہے۔ اس کا ترجمہ بھی یہ ہے کہ تمام سچائی کی راہ دکھانے والے حضور ہی ہیں آپ کا نام ہادی اسی کا ترجمہ ہے جناب مسیح نے فرمایا کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ قرآن شریف آپ کی شان میں فرماتا ہے۔ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ وہ محبوب اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ صرف وحی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔ جناب مسیح کی بشارت دیکھیں۔ اور قرآن شریف کی یہ آیتیں پڑھیں۔ بالکل مطابق ہیں۔ جناب مسیح نے فرمایا وہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ۔ وہ محبوب غیب کی باتیں بتانے پر بخیل نہیں۔

ہماری گزارش اے عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والو! جناب مسیح کی باتوں کو قبول کرو۔ ان کے حکم پر عمل کرو۔ اس جناب نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم دیا لہذا تم عیسائی صاحبان حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور جناب عیسیٰ علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کریں۔ تعجب ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت یعنی مسلمانوں کو حکم دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں۔ تو دنیا میں کوئی مسلمان ایسا نہ ملے گا۔ جو حضرت عیسیٰ و مریم علیہما السلام اور انجیل پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ نبی نے فرمایا ساری امت نے مانا مگر حیرت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کو حکم دیا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں۔ ان پر ایمان لانا لیکن کوئی عیسائی اس جناب کی بات نہیں مانتا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کا اپنی امت پر بہت ازبردست کنٹرول ہے۔ خیال رکھو کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے رسول تھے۔ دوسری قوموں کے رسول نہ تھے۔ نہ دوسری قوموں پر آپ کی اطاعت ضروری تھی۔ چنانچہ ملاحظہ کرو متی رسول کی انجیل باب ۵ آیتہ ۲۴ اس نے جواب میں کہا کہ میں بنی اسرائیل کے گھرانوں کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا دیکھو جناب مسیح نے اعلان کردیا کہ

میں صرف بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا ہوں قرآن شریف نے یہ ہی مضمون اس طرح ادا کیا کہ حضرت مسیح نے فرمایا تھا۔ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ - اور میں بنی اسرائیل کا رسول ہوں۔ مگر یہ ہی حضرت مسیح یوحنا کی انجیل میں حضرت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتے ہیں "کہ دنیا کا سردار آتا ہے یعنی محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص قوم کے نبی نہیں بلکہ عالمگیر نبی ہیں۔ تمام دنیا کے رسول ہیں اور قرآن شریف حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یوں فرماتا ہے۔ (۱) نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا - اللہ نے اپنے بندے پر قرآن اتارا کہ وہ تمام جہانوں کو ڈرانے والے ہوں۔ (۲) اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ کَافَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا - ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ (۳) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ - اور نہیں بھیجا ہم نے مگر تمام جہانوں کے کے لئے رحمت۔ (۴) اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا - اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (۵) رَحْمَۃً وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ - یہ قرآن تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت ہے۔

خلاصہ۔ یہ ہے کہ اللہ تعالٰے جس کا رب ہے۔ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نبی اس کے لئے رحمت

اس کے لئے ہدایت اور اس کے لئے بشیر و نذیر ہیں۔ یہ پانچوں آیتیں یوحنا کی انجیل کی مذکورہ آیت کی تفسیر ہیں۔

عیسائی دوستو

از روئے متی رسول کی انجیل تم کو عیسائیت کی عام تبلیغ کا حق نہیں کیوں کہ جناب مسیح خود فرما رہے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کے گھرانوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ جب حضرت مسیح سب کے لئے رسول ہی نہیں تو تم سب کو مسیح بنانے کی کوشش ہی کیوں کرتے ہو۔ ہاں اسلام ہی وہ عالمگیر دین ہے جس کے سایہ میں سارے انسان آ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو حق ہے کہ عالمگیر تبلیغ کریں۔ بجلی گیس لالٹین کتنی ہی تیز روشنی دیں۔ مگر ایک خاص ایریئے کے لئے ہیں لیکن سورج ساری دنیا کے لئے ہے۔ حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سورج ہیں اسلام اس کی دھوپ۔ عیسائی دوستو! تم بھی اس سچے سورج سے روشن دن میں چراغ نہ جلاؤ۔

ہمارا اعلان اور مطالبہ

تمام روئے زمین کے مسیحی صاحبان سے ہمارا مطالبہ ہے کہ کوئی صاحب براہ مہربانی کسی انجیل کی کوئی ایسی آیت یا حضرت مسیح علیہ السلام کا فرمان دکھا دیں جس میں بتایا گیا ہو کہ انجیل شریف تمام جہان کے لئے اور سب لوگوں کے لئے آئی اور ہمیشہ کے لئے آئی اب کوئی نبی یا آسمانی کتاب نہ آوے گی۔ جیسے قرآن شریف کے اعلانات

ہیں۔ ویسے ہی انجیل شریف کے اعلان پیش فرمائیں۔ ہم بہت مشکور ہوں گے۔

ہماری دردمندانہ اپیل

اگر انجیل کے ایسے اعلان نہ مل سکیں تو دوستو! تم اسلام کی نعمت سے کیوں محروم رہتے ہو۔ آؤ۔ اس دولت اسلام سے مالا مال ہو جاؤ۔ اور دین دنیا کی سرخروئی حاصل کرو۔ دوستو! پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی روح القدس اور جہان کے سردار ہیں۔ جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اور جو بشارت آج تک انجیل شریف میں موجود ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے انجیل شریف کی یہ آیات بھی سچی ہو گئیں۔ اور جناب عیسیٰ علیہ السلام کی بشارتیں بھی درست ہو گئیں۔ دوستو! آؤ اسلام کے دامن میں پناہ لو۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرو۔

فہرست مضامین

- سبب اشاعت ۲
- پہلا باب ۶
- دوسرا باب ۱۰
- تیسرا باب ۱۵
- چوتھا باب ۲۴
- پانچواں باب ۳۷
- چھٹا باب ۵۶
- ساتواں باب ۶۷
- آٹھواں باب ۷۵
- انجیل موجودہ میں انبیاء کرام کی توہین۔ ۸۳
- نواں باب ۸۸
- ازبلا کا باپ سے مناظرہ اور باپ لاٹ پادری کا لاجواب ہونا ۹۲
- دسواں باب ۹۷
- گیارہواں باب ۱۰۴
- آج کل کوئی شخص عیسائی نہیں ہو سکتا۔ ۱۰۷
- بارہواں باب ۱۱۴
- ازبلا کا مسلمان ہونا ۱۱۸
- تیرہواں باب ۱۲۲
- ازبلا کی گرفتاری ۱۲۳
- عیسائیوں کی عبادت ۱۲۵
- ازبلا کی دلیری ۱۲۹
- چودہواں باب ۱۳۳
- پندرہواں باب ۱۴۴
- ازبلا کی رہائی ۱۵۴
- سولھواں باب ۱۵۵
- مسلمانوں کی جاسوسی ۱۶۱
- ازبلا کا خط ۱۶۶
- ستارہواں باب ۱۷۲
- ازبلا کی سہیلیوں کا اسلام لانا ۱۷۵
- موجودہ اناجیل کی حقیقت ۱۷۸
- اٹھارہواں باب ۱۹۰
- ازبلا اور مسیحی خاتون کا مناظرہ ۱۹۳
- اسلام میں تعدد ازواج کا مسئلہ ۲۰۷
- خاتون کی شکست اور اور اسلام لانا ۲۱۵
- ازبلا کی وفات اور عمر ۲۱۶
- ٹریکٹ ۱
- قرآن اور انجیل ۲۱۷
- قرآن کا انجیل پہ احسان ۲۲۱
- ٹریکٹ ۲: پیغمبر اسلام اور انجیل ۲۲۲
- ہماری دردمندانہ اپیل ۲۳۰

ناشر

نعیمی کُتب خانہ

۵۔ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ ۴۰ اُردو بازار۔ لاہور